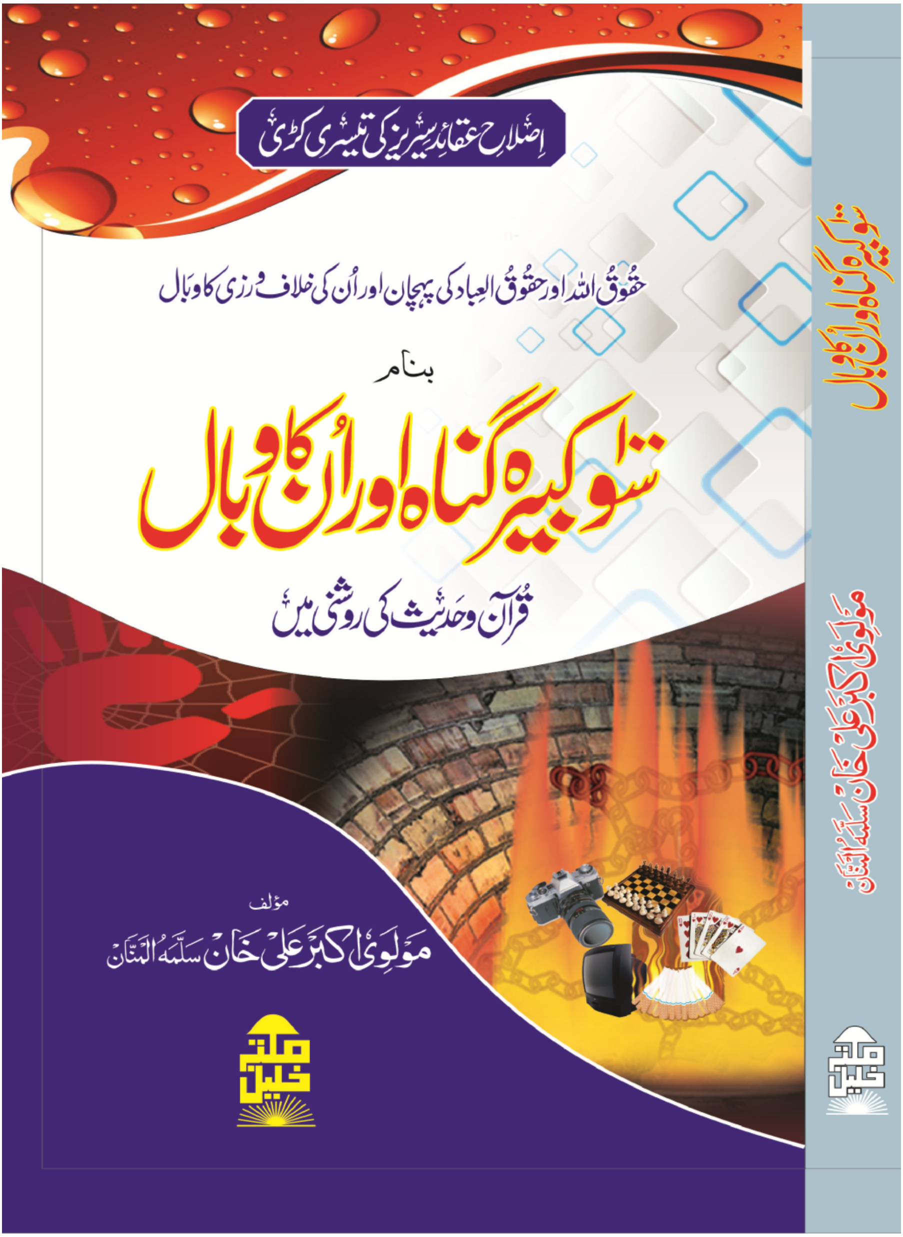
اِصلاحِ عقائد سیریز کی تیسری کڑی
حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پہچان اور اُن کی خلاف ورزی کا وبال
بنام
سو کبیرہ گناہ اور اُن کا وبال
قرآن وحدیث کی روشنی میں
مؤلف
مولوی اکبر علی خان سلمہ المنان
سو کبیرہ گناہ اور اُن کا وبال
مولوی اکبر علی خان سلمہ المنان

''اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔''(القرآن)

اصلاحِ عقائد سیریز کی تیسری کڑی

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پہچان اور اُن کی خلاف ورزی کا وبال

بنام

100 کبیرہ گناہ... اور اُن کا وبال

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مئولف: مولوی اکبر علی خان سَلَّمَہ' المنّان

مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

{جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں}

}ناشر کو ہر بار نیا ایڈیشن چھپوانے سے پہلے مصنف کی پیشگی اجازت لینا ضروری ہے{

نام کتاب: ....100کبیرہ گناہ... اور اُن کا وبال

نام مصنف: ....مولوی اکبر علی خان غَفَرَلہُ المنّان

ایڈیشن: .... اوّل

تاریخِ اشاعت: ....اکتوبر 2014ء

تعداد: 1100

تعداد صفحات: 176

ناشر: ....مکتبہ خلیل ، اُردو بازار لاہور

قیمت: ....

ملنے کے پتے

☆مکتبہ خلیل،یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

☆ادارہ نورِ سُنّت کراچی03005860955

☆مکتبہ بیت العلم بالمقابل جامع مسجد شبقدر بازار

☆یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

وی پی(VP) منگوانے اورکتاب کے بارے میں اپنے مفید مشوروں سے نوازنے کیلئے 03109804145

فہرست عنوانات

نمبر شمار عنوانات صفحات

... تمہید۔۔۔شیطان جب مردود ہوا تو۔۔ 11

... شیطان جب زمین پر اُتارا گیا تو۔۔11

...گناہِ کبیرہ کی تعریف:۔۔12

...توبہ......کبیرہ گناہوں کی بخشش کا علاج۔۔13

...توبہ کا فائدہ۔۔14

... اس لئے کہ جب شیطان نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی تو۔۔14

...سات ہلاکت خیز گناہ۔۔15

.1☆شرک... اور اس کی قسمیں۔۔15

.2☆ شرکِ اصغر...ریائ...20

.3☆جادو کرنا۔۔22

.4☆ناحق قتل کرنا۔۔24

...کسی کے قتل میں مدد کرنا۔۔25

...اسقاطِ حمل(Abortion)کرانا۔۔26

.5☆کسی معاملہ ، دینی ہو یا دنیاوی ، میں ناحق طرفداری کرنا۔۔28

.6☆کسی چیز پر ناحق دعوی کرنا کہ یہ میرا ہے حالانکہ اس کا نہ ہو۔۔28

...جھوٹی قسم کھاکر کسی مسلمان کا حق مارنا ۔۔ 29
.7☆سود کھانا۔۔29
...سود لینے اور دینے والا گناہ میں برابر ہیں۔۔31
...سود کا معاملہ لکھنے اور اس پر گواہ بننے کا وبال۔۔32
.8☆یتیم کا مال ہڑپ کرجانا۔۔33
.9☆میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔۔34
.10☆پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔۔35
.11☆والدین کی نافرمانی۔۔36
.12☆جوا بازی، قمار بازی...جوا کیاہے؟۔۔42
...جوئے کی چند صورتیں۔۔42
.13☆شراب پینا۔۔43
...جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔۔44
...جو چیزکا زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔۔44
.14☆دوسروں کو نشے کا عادی بنانے والے کی سزا۔۔45
... شراب پینے والا جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔۔45
...گھاس، افیون ، بھنگ ،عنبر،زعفران جیسی نشہ آور چیز کھانا ۔۔46
.15☆رشوت لینا اور رشوت دینا،، یا کسی بھی صورت میں اس میں حصہ دار ہونا۔۔48
... رشوت خوروں کا ایک لولا لنگڑا خودساختہ بہانہ۔۔48

.16☆احسان جتلانا۔۔49
.17☆زنا کرنا۔۔50
...زناکار بد ترین لوگ ہیں۔۔51
...اجنبی عورت کو شہوت کے ساتھ دیکھنا۔۔52
...پڑوسی کی بیوی سے زناکرنا۔۔52
...زنا قرض ہے جو زناکار کے گھر سے وصول کی جاتی ہے۔۔53
.18☆باوجود قدرت و ضرورت کے شادی نہ کرنا۔۔54
.19☆سدومیت(Sodomy) کا مرتکب ہونا۔۔55
...قومِ لوط پر اس فعل وجہ سے اجتماعی عذاب آیا۔۔56
...اس فعلِ بد کی سزااب بھی یہی ہے ۔۔۔56
.20☆نماز نہ پڑھنا۔۔57
.21☆رمضان کے روزے بلا عذر نہ رکھنا۔۔۔59
.22☆زکٰوۃ نہ دینا۔۔۔59
...زکوۃ نہ دینے کا دنیاوی وبال ۔۔ 61
...خواتین کیلئے بڑی وعید اور مقامِ عبرت۔۔۔61
...زکاۃ سونے چاندی کے کتنی مقدار پر زکاۃ فرض ہے؟۔۔۔62
.23☆استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا۔۔۔63
.24☆ناپ تول میں کمی کرنا۔۔۔64
.25☆تکبر کرنا۔۔65

.26،،.27☆-☆کسی کے پیغامِ نکاح کے اُوپر پیغام دینا... کسی کے سودے کے پر سودا کرنا۔۔66

.28☆تصویر سازی۔۔67

.29☆منافقت کرنا۔۔68

.30☆گالی دینا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔۔69

.31☆عالم یا خطیب کا اپنی کہی ہوئی بات پر خود عمل پیرا نہ ہونا۔۔70

.32☆حصولِ دنیا کیلئے علمِ دین سیکھنا۔۔71

.33☆کِتمانِ حق یعنی حق بات چھپانا۔۔۔72

.34☆اشیاء میں ملاوٹ کرنا۔۔۔74

... ملاوٹ کی ایک عام صورت جسے لوگ گناہ نہیں سمجھتے، نعوذ باللہ۔۔۔76

.35☆سودا مہنگا بیچنے کیلئے روک رکھنا۔۔۔77

.36☆ملک الاملاک(شہنشاہ) نام رکھنا۔۔۔77

.37،،.38☆۔☆مردار اور سور کا گوشت کھانا...بہنے والا خون پینا۔۔۔80

.39☆چغلی کھانا۔۔۔81

.40☆شارع عام یا نہر کے کنارے اور سایہ دار جگہوں میں پیشاب کرنا۔۔۔ 83

.41☆بدن یا کپڑوں میں پیشاب سے احتیاط نہ کرنا۔۔۔83

.42☆ غیبت کرنا۔۔۔84

.43☆تجسس کرنا، ٹوہ میں لگا رہنا ، لوگوں کی باتیں چوری چھپکے سننا۔۔۔86

44.☆جھوٹ بولنا۔۔86
45.☆جھوٹا خواب بیان کرنا۔۔87
46.☆جھوٹی افواہیں پھیلانا ،،،خلافِ واقع پرپیگنڈہ کرنا۔۔88
47.☆سودا بیچنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا۔۔89
48.☆جھوٹی گواہی دینا۔۔89
49.☆نبی کریمﷺ پر جھوٹ بولنا۔۔90
...نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا ہر حال میں حرام ہے۔۔91
...نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والوں کو قتل کی سزا دی گئی۔۔92
50.☆مخلوق کی قسم کھانا۔۔۔93
51.☆کینہ اور حسد کرنا۔۔۔94
52.☆چوری کرنا۔۔94
53.☆راہزنی کرنا۔۔95
54.☆کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کرنا۔۔۔98
...کرید کرید کر راستہ چوری کرکے اپنی زمین میں شامل کرنا۔۔ 99
55.☆خودکشی کرنا۔۔100
56.☆بغیر رکاوٹ والی چھت کے اُوپر سونا۔۔100
57.☆ پڑوسی کے حقوق کا خیال نہ رکھنا،،،اسے ایذا دینا۔۔101
58.☆ اندھے کو راستے سے بھٹکانا۔۔103

... ایک لطیف نکتہ---103
59.☆کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا،یا چوری چپکے جھانکنا---104
... کسی کے دروازے کر قریب کیسے کھڑا ہوناچاہیئے؟---104
60.☆راہ چلتے لوگوں پر آوازیں کسنا---104
61.☆حلقہ یا مجلس کے بیچ بیںآکر بیٹھ جانا---105
62.☆یہ بات پسند کرنا کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہوجائے---106
63.☆دیوث صفت(بے غیرت)بننا---106
64.☆مرد وعورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا---107
65.☆ڈاڑھی منڈانا---108
66.☆سیاہ خضاب لگانا---110
67.☆مرد کا سونا یا ریشم استعمال کرنا---111
...ایک اہم نکتہ---111
... چند ضروری باتیں جن کو لوگ گناہ نہیں سمجھتے---112
...دولہا ، دوست یا کسی اور رشتہ دارکو سونے کی انگوٹھی،لاکٹ وغیرہ پہنانا---112
68.☆عورت کا بال کاٹنا---113
69.☆بالوں میں بال ملانا اور جسم گدوانا---113
70.☆پردہ نہ کرنا، نظر کی حفاظت نہ کرنا---114

...پردے کا عملی مظاہرہ بھی دربارِ نبیﷺ سے ---116
...عورت کو اگر غیر محرم پرائے مردوں کے ساتھ بات کرنا ناگزیر ہوجائے تو ؟---117
.71☆عورت کا غیر محرم مرد (جیسے منہ بولے بیٹے ، بھائی)کے ساتھ تنہائی میں ہونا ---119
... پردہ کے بارے میں اُصولِ کلی---121
...نام نہاد روشن خیالی----- ایک بے حیاء مرض---122
...حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان میں ہم سب کیلیئے لازوال درسِ عبرت---122
...مخنّث سے بھی پردہ کرنا فرض ہے---123
.72☆عورت کاباریک لباس پہننا---124
...عورت کا مسنون لباس---126
.73☆عورت کا سر پر بال جوڑ کرچوٹی بنانا---126
.74☆عورت کا اپنی سنگھار کی نمائش کرنے کیلیئے بن ٹھن کر گھر سے نکلنا---127
.75☆شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا---128
.76☆بیوی کا شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا ----129
.77☆بغیر عذر بیوی کا شوہر سے طلاق مانگنا---129
.78☆عیدالفطر اور عیدالاضحی کے دن روزہ رکھنا---130

79.☆بیوی کو شوہر سے بدظن کرنا ،شوہر کے خلاف بھڑکانا۔۔۔130
80.☆شوہر کی نافرمانی کرنا۔۔۔130
...شوہر کی فرمانبرداری کی وجہ سے عورت کو نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ خوشخبری ۔۔۔133
81.☆بیوی کے ساتھ زیادتی کرنا،، بیوی کے حقوق پورا نہ کرنا۔۔۔133
... اگر بیوی خود سر ہوجائے اور اس کی نافرمانی حد سے بڑھے تو۔۔
134
82.☆ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں ایک کو ظلماً ترجیح دینا۔۔۔134
83.☆تین طلاق کے بعد نکاح کیلئے حلالہ کرنا اور کروانا۔۔135
...طلاق کا مسنون طریقہ۔۔۔138
84.☆پہلی شوہر کیلئے حلال کرنے کی نیت سے عدت میں نکاح کرنا۔۔۔
139
85.☆عدت کے ایام میں سوگ نہ کرنا یعنی عدت کی پابندیاں پورا نہ کرنا۔۔۔140
... جس عورت کا شوہر وفات پاجائے اس کیلئے عدت میں ممنوع چیزیں۔۔۔141
86.☆خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا۔۔۔142
87.☆میاں بیوی کا اپنے خاص اوقات کی باتیں دوسروں کو بتانا۔۔143
88.☆ظلم کرنا۔۔جگا ٹیکس وصول کرنا۔۔۔143
89.☆غیراللہ کے نام جانور ذبح کرنا،غیراللہ کے نام قربانی کرنا۔۔143

.90☆عراف ، کاہن اور نجومی کے پاس جانا۔۔145
... کاہن ،نجومی اور عَراف کے پاس جانے کی سزا۔۔149
.91☆وعدہ پورا نہ کرنا۔۔ امانت میں خیانت کرنا۔۔150
.92☆حائضہ عورت سے جماع کرنا۔۔۔150
.93☆تہبند یا کپڑا یا آستین یا پگڑی کا شملہ تکبراً لمبا کرنا۔۔151
.94☆بدفالی اور نحوست کی وجہ سے سفر وغیرہ نہ کرنا۔۔۔151
... بدفالی اور نحوست کی مثالیں۔۔۔152
...کیا عورت کا منحو س ہے؟۔۔۔154
... ظلم کے اُوپر ظلم ،،...اور وہ بھی عورت پر ،عورت کی طرف سے۔۔۔156
...آندھی /طوفان کے وقت جھاڑ چارپائی کے نیچے رکھنا۔۔۔156
.95☆قبروں پر چراغ جلانا۔۔۔157
.96☆قبروں پر تعمیر حرام ہے۔۔158
...فقہائے احناف سے قبورپر گنبد اور ان کو پختہ بنانے کی ممانعت۔۔۔158
...امام ابوحنیفہ متوفی 150ھ ہجری کا فتوی:۔۔158
.97☆رقص، سرود۔۔159
...رقص کو بعض نے کفراور بعض نے فسق کہاہے۔۔162
...شیطانی آلات یعنی ڈھول ، باجے سرود ، طبلہ مٹانے کا حکم۔۔۔163

98.☆انسان کا یہ کہنا کہ ہم پر بارش فلاں ستارہ طلوع ہونے سے ہوتی ہے۔۔۔۔165
99.☆میت پر ماتم کرتے وقت منہ پر طمانچے مارنا، گریبان پھاڑنا۔۔۔۔166
100.☆اللہ کا واسطہ دے کر مانگنے والے کو نہ دینا۔۔۔۔ اللہ کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ اور مانگنا۔۔168
صلوۃ تسبیح کی فضیلت۔۔۔۔169
صلوۃ تسبیح کا طریقہ۔۔۔۔169
استخارہ کا طریقہ اور اس کی دعاء۔۔۔۔171
صلوۃ حاجت اور اس کا طریقہ۔۔۔۔172
بد نظری سے حفاظت کے لئے دم۔۔۔۔173

تمہید

شیطان جب مردود ہوا ۔۔۔۔۔

شیطا ن نے جب اللہ کا حکم نہ مان کر آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین پر اُترنے کا حکم دیا ، اس وقت شیطان نے کہا کہ اے اللہ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے مہلت دے دی، پھر شیطان ملعون نے کہا کہ اے اللہ تو نے مجھے آدم علیہ السلام کی وجہ سے مرودود کیا اس لئے میں بھی تیرے عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کی اولاد کو گمراہ کرنے اور جہنم پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔ان کو دائیں بائیں، آگے پیچھے ہر طرف سے دھوکہ دینے کیلئے آئوں گا اور ان کو گمراہ کروں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے ملعون اُترجا یہاں سے ، میں بھی تجھ سے اور تیری بات ماننے والوں سے جہنم بھر دوں گا۔"(سورت الاعراف:18,17)

پھرشیطان جب زمین پر اُتاراگیا۔۔۔۔۔۔

☆...☆حضرت ابو اُمامۃ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان جب زمین پر اُتاراگیا تو عرض کیا : اے اللہ ! تو نے مجھے زمین پر اُتارااور مجھے لعنتی ٹھہرایا تو...میرے لئے گھر بھی مقرر کیجئے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایاکہ تمہارا گھر بیت الخلاء ہے،...پھر عرض کیا کہ میرے لئے مجلس مقرر کیجئے۔ فرمایاکہ تمہارا مجلس بازار اور راستوں میں بیٹھے لوگوں کے مجمع ہیں ، ...پھر عرض کیا کہ میری خوراک کیا ہوگی ؟ فرمایاکہ جس کھانے پر اللہ کانام نہ

لیا جائے وہ تیرا خوراک ہے،...پھر عرض کیا کہ میرا پینا کیا ہوگا ؟ فرمایاکہ ہر نشہ آور چیز تیرا پیناہے،...پھر عرض کیا کہ میرے لئے ایک اعلان کرنے والا مقرر کیجئے ۔ فرمایاکہ ڈھول باجے (آلاتِ موسیقی) تیرا اعلان کنندہ(اور لوگوں کو تیری طرف بلانے اور جمع کرنے والا) ہے ، ... پھر عرض کیا کہ میرے لئے قرآن(پڑھنے کی چیز) مقرر کیجئے۔ فرمایاکہ (برے عشقیہ) اشعار تیرا کتاب ہے ، ...پھر عرض کیا کہ میرے لئے ایک تحریر مقرر کیجئے۔ فرمایاکہ جسم میں داغ لگاکر نشان بنانا(جسم میں سبز سیاہی سے نشان لگانا،یا نام لکھنا) تیری تحریرہے،...پھر عرض کیا کہ میرا حدیث (کلام) کیا ہوگا ؟ فرمایا کہ جھوٹ تیرا کلام ہے،...پھر عرض کیا کہ میرا جال(شکار کرنے کی جگہ) کیا ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتیں تیرا شکار(اور تیرا شکار گاہ)شکار ہو گا۔"(طبرانی فی الکبیر)

قارئین! دیکھئے کہ آج یہ تمام کام مسلمان کرنے لگے ہیں ۔معلوم ہوتاہے کہ آج کا مسلمان شیطان کی جال میں بری طرح پھنسا ہواہے۔

گناہِ کبیرہ کی تعریف:

شریعت میں گناہِ کبیرہ اس گناہ کو کہتے ہیں ...جس کو شریعت میں حرام کہاگیاہو، ...اور اس کے کرنے پر کوئی عذاب مقرر کیاگیاہو،...یا اور طرح سے اس کی مذمت کی گئی ہو، ...اور یہ وعید وحرمت اور عذاب قرآنِ مقدس یا کسی حدیث سے ثابت ہو۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی وجہ سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ} (ھود: 114)

"اور دن کے آغاز و اختتام پر نماز کرتا رہ ،اور رات کے ایک حصے میں بھی،بیشک نیکیاں گناہوں کو زائل کر دیتی ہے۔"

یہاں { حَسَنَات} سے مراد فرائض کا اہتمام ہے،جن سے صغیرہ گناہوں کے معاف ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں،ان کیلئے نا سمجھی اور غفلت میں کیئے گئے صغیرہ گناہوں کی معافی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

{اِنْ تَجْتَنِبُوا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَ نُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا} (النساء ،آیت:31)

"اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔"

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پانچوں وقت کی نمازیں ،اور ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسری رمضان تک (یہ اعمال) تمام گناہوں کا کفارہ ہے ،اگر کبیرہ گناہوں سے بچاجائے تو۔" (مسلم، کتاب الطھارۃ ، باب الصلوۃ الخمس والجمعۃ الی جمعۃ والرمضان الی رمضان مُکَفِّرَات ما بینھُنَّ)

...اگر چھوٹے چھوٹے گناہ بھی ہمارے کھاتے میں رہ جاتے ،اور ان کی معافی کی یہ رعایت ہمیں اللہ کی طرف سے نہ ملتی تو سوچو ہمارے گناہوں کا ڈھیر کہاں تک پہنچتا۔

توبہ......کبیرہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

کبیرہ گناہ صرف توبہ سے معاف ہوسکتے ہیں۔ توبہ کے بغیر ان کی معافی نہیں ہوتی۔توبہ کی قبولیت کیلئے بھی کچھ شرائط ہیں ،ان شرائط میں سے ایک بھی کم ہوتو توبہ قبول نہیں ہوتا ۔

امام نووی رحمہ اللہ متوفی 671ھ ہجری لکھتے ہیں:

”علماء فرماتے ہیں کہ ہر گناہ سے توبہ فرض ہے ۔پھر اگر گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے ، کسی بندہ کا حق اس سے متعلق نہیں تو اس توبہ کی تین شرائط ہیں:گناہ کو ترک کرنا،...گناہ پر نادم ہونا،...آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔اگر ان تین شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پایاجائے گا تو توبہ صحیح نہ ہوگی۔ اور اگر گناہ کا تعلق کسی بندہ کے حق سے ہے تو پھر توبہ کی چار شرائط ہیں: مذکورہ تین شرائط ۔اور چوتھی شرط یہ ہے : حق والے کے حق سے انسان بری الذمہ ہو ۔اگر وہ حق مال وغیرہ کی قسم سے ہے ، تو اس کو واپس کر دے ۔ اوراگر وہ بندے کا حق تہمت وغیرہ کی قسم سے ہے تو اس کو اپنے اُوپر اختیار دے (کہ اس کو سزا دو) ، یا اس سے معافی مانگے ۔اور اگر غیبت وغیرہ ہو تو پھر بھی اس سے معافی مانگے ۔“ (ریاض الصالحین، باب التوبۃ)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ سے بہت خوش ہوتاہے

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کا توبہ کتنا پیارا ہے؟اس کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے لگائیے:

"اللہ اپنے بندے کی توبہ سے ،جبکہ وہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرے ، اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا وہ آدمی جس نے کسی صحرا میں اپنی سواری کو گُم کردیاہو ۔وہ سواری اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی جبکہ اس کا کھانا پینا اس پر لداہواتھا۔وہ شخص اس کی تلاش میں مایوس ہوکر ایک درخت کے سایہ کے نیچے آکر لیٹ گیا۔اس دوران وہ سواری اس کے پاس آکر کھڑی ہوئی ،وہ اس کی نکیل تھام کر انتہائی خوشی میں یوں کہہ اُٹھتاہے: {اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِی وَاَنَارَبُّکَ} " اے اللہ تُو میرا بندہ اور میں تیرارب ہوں۔" گویا خوشی کے جوش میں وہ غلطی کر گیا۔"

(صحیح مسلم ،کتاب التوبۃ، باب فی الحضِ علی التوبۃِ والفَرَحِ بِھا)

توبہ کا فائدہ

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

{اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ} (سنن الکبری للبیہقی،،، طبرانی فی الکبیر)

"گناہ سے توبہ کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتاہے گویا کہ گناہ کیا ہی نہ ہو۔"

اس لئے کہ جب شیطان نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی۔۔۔۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب آدمی گناہ کرتاہے اور اس کے بعد نادم ہوکر کہتاہے کہ اے رب! مجھ سے گناہ سرزد ہواپس مجھے معاف کیجئے تو اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب بھی ہے جو اسے بخشتا بھی ہے اور گناہوں پر اس کو پکڑتا بھی ہے؟ پس میں نے اپنے بندے کو یہ گناہ معاف کردی۔پھر جب تک اللہ نے چاہا گناہوں سے باز رہا۔ پھرنادم ہوکر کہتاہے کہ اے رب! مجھ سے گناہ سرزد ہواپس مجھے معاف کیجئے تو اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب بھی ہے جو اسے بخشتا بھی ہے اور گناہوں پر اس کو پکڑتا بھی ہے؟ پس میں نے اپنے بندے کو یہ گناہ معاف کردی۔پھر جب تک اللہ نے چاہا گناہوں سے باز رہا۔پس اب جو چاہے کرے۔" یعنی جتنی بار اس سے گناہ سرزد ہو ، اور وہ توبہ کرتا رہے گا میں اُسے معاف کرتارہوں گا۔"

(مشکوۃ ،ص:204)

سات ہلاکت خیز گناہ

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِجۡتَنِبُوا السَّبۡعَ الۡمُوبِقَاتِ: اَلشِّرۡکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحۡرُ وَ قَتۡلُ النَّفۡسِ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَکۡلُ الرِّبَا وَ اَکۡلُ مَالِ الۡیَتِیۡمِ وَالتَّوَلِّیۡ یَوۡمَ الزَّحۡفِ وَ قَذۡفُ الۡمُحۡصَنَاتِ الۡمُؤۡمِنَاتِ الۡغَافِلَاتِ}

(بخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ: ان الذین یاکلون اموال الیتامی۔۔۔)

"سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو: ... اللہ تعالیٰ کے ساتھ (اس کی ذات، صفات اور افعال میں کسی مخلوق کو) شریک کرنا... جادو کرنا... ناحق کسی کو قتل کرنا، ... سود کھانا... یتیم کا مال ہڑپ کر جانا... میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، ... پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ "

شرک،،،، اور اس کی قسمیں

کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ شرکِ اکبر اور کفر ہے۔شرکِ اکبر سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوکر ملتِ کفر میں داخل ہوتاہے۔اگر کوئی مسلمان ساری عمر اسلام میں گزارے مگرعمر کے آخری دن، اللہ نہ کرے، اس سے شرکِ اکبر سرزد ہوجائے اور اسی حالت میں اسے موت آجائے تو مسلمان ہونے کی حالت میں اس کے کئے گئے اعمال اس کو فائدہ نہیں دیں گے، بلکہ وہ اصلی کافر کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں عذاب جھیلے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَ هُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ}

(انعام:82)

"جو لوگ ایمان لائے اور ایمان کے بعد اپنی ایمانوں کو ظلم سے خراب نہ کرے تو ایسے لوگ امن میں ہوں گے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔"

☆...☆حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام آپس میں کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جس سے ظلم کا ارتکاب نہیں ہوجاتا؟تو اللہ تعالٰی نے (سورت لقمان کی) آیت : اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ نازل فرماکر (ظلم کی)وضاحت فرمائی (کہ ظلم سے مراد دراصل وہ ظلم ہے جس کی وضاحت سورت لقمان کی آیت میں آئی ہے، ظلم سے مراد اللہ کے ساتھ مخلوق کو اس کی ذات یا صفات میں شریک کرنا ہے)۔"

(بخاری،کتاب الایمان ،باب ظلم دون ظلم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان،اللہ نہ کرے ،اگر شرک کرے تو اس کی مسلمانی ختم ہوجائے گی اور مشرک بن جائے گا اور اسے مشرک کہنا مناسب ہوگا۔اور اس بات کا امکان یقینا موجود ہے اس لئے کہ:

☆...☆ سیّدناحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

{لَا تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضۡطَرِبَ اَلۡیَاتِ نِسَاۤءِ دَوۡسٍ عَلٰی ذِی الۡخَلَصَۃِ وَذُو الۡخَلَصَۃِ: طَاغِیَۃُ الَّتِیۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَہَا فِی الۡجَاہِلِیَّۃِ}

" اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی ،جب تک بنی دوس قبیلے کی عورتوں کے سرین ذی الخلصۃ پر حرکت نہ کریں گے ۔ذوالخلصۃ دوس قبیلے کا بت تھا جس کی وہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔"

سرین ہلنے کا مطلب یہ ہے کہ اس بت کا طواف اور اس کی بندگی کریں گی ،معلوم ہوا کہ بت پرستی اُمتِ مسلمہ میں قیامت سے پہلے ایک بار پھر داخل ہوجائے گی ۔

☆...☆ان حقائق کی روشنی میں آیئے قارئین کو اس حدیث کا صحیح مطلب بتادیں جس میں فرمایاگیا ہے کہ :" مجھے تم پرشرک کاخوف نہیں۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی 852ھ ہجری ،علامہ حافظ بدرالدین عینی حنفی متوفی 855ھ ہجری اور احمد بن محمد قسطلانی رحمھم اللہ متوفی 911ھ ہجری اس کی شرح میں لکھتے ہیں(ترجمہ فتح الباری سے ہے):

"نبی کریم ﷺ کے اس فرمان (کہ مجھے تم پر شرک کا ڈر نہیں) کا مطلب یہ ہے کہ تم مجموعی طور پر(پوری اُمت ِ مسلمہ) شرک نہیں کروگے، اس لئے کہ اُمتِ مسلمہ میں سے بعض افراد سے شرک کا وقوع ہو ا ہے ، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔"

(فتح الباری ،کتاب الجنائز ،باب دفن الرجلین والثلاثۃ فی قبر واحد ،،،،عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری،،،،،ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری)

شرک ناقابلِ معافی جرم ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ اعلان فرماتاہے:

{اِنَّ اللہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ} (النساء : 116)

"بلاشک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک کے سوا جس گناہ کو جس کیلئے چاہے معاف فرما دے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بلیغ مثال کہ جس کو پڑھ کر کم فہم سے کم فہم انسان بھی یہ سمجھ سکتاہے کہ اس مثال کے بیان کے بعد کسی کافر کی مغفرت کی بات کرنے والا خود بہت بڑا بلکہ ابو جہل سے بھی بڑا اور بدتر کافر ہو سکتا ہے کوئی مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا:

{إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ، لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ}

(سورت اعراف، آیات:41,40)

"بالیقین وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل کرائے جائیں گے یہاں تک کہ اُونٹ کو سوئی کے ناکے سے نہ گزاراجائے۔اور ہم ایسے مجرموں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔ان کیلئے جہنم کا اوڑھنا بچھوناہے، اور ہم ظالموں کو ایساہی سزا دیتے ہیں۔"

☆...☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کر مال ہو تو اس کو دے کر تو اپنے جان چھڑا لینا چاہے گا؟ وہ کہے گا : بے شک۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تو اس سے بھی بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی ، جب تو آدم

کی پشت میں تھا یعنی یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائو۔ تو نے یہ نہ مانا، اور شرک پر ہی اَڑا رہا۔"
(بخاری،کتاب احادیث الانبیائ، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ و ذریتہ)

شرک کی اقسام

1. شرک فی الذات:

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک بنانا مثلاً ایک سے زیادہ اِلٰہ ماننا۔

2. شرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک بنانا،...اس کی بہت ساری قسمیں ہیں:

3. شرک فی العلم:

مخلوق میں سے کسی نبی، ولی یا فرشتہ کیلئے اللہ تعالیٰ جتنا علم ثابت کرنا،اگر چہ ساتھ یہ بھی کہتاہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ علم عطاکیاہے، ایسا شخص مشرک ہے۔مثلاً کسی بزرگ ،پیر یا نبی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ اُسے دور قریب سے یکساں ہر وقت ہماری حال کی خبر ہے۔کسی ولی یا نبی کیلئے علمِ غیب کا عقیدہ رکھنا ۔ نجومی کاہن وغیرہ سے غیب کی خبریں پوچھنا اور ان پر یقین کرنا ۔ یہ تمام شرک فی العلم کہلاتے ہیں۔

4. شرک فی التصرف:

مخلوق میں سے کسی کو مافوق الاسباب نفع و نقصان دینے کا اختیار مند سمجھنا ، کسی سے مراد یا حاجت مانگنا، رزق یا اولاد مانگنا۔

5. شرک فی السمع اور شرک فی البصر:

کسی نبی، شہید یا ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ دور نزدیک سے اللہ تعالیٰ کی طرح دیکھتا اور سنتا ہے ۔شرک فی السَّمع وَالبصر ہے۔

...مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ سمع وبصر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"شرک کی ایک قسم شرک فی السَّمع وَالبصر ہے ،یعنی خداتعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ "(تعلیم الاسلام،ناشر مکتبۃ البشریٰ کراچی،ص:143)

"... سمع کے معنی سنننااور ...بصر کے معنی دیکھنا۔یعنی اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتااور ہر چیز کو دیکھتاہے،لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں،نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل و صورت ہے،ہلکی سے ہلکی آواز سنتاہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتاہے،اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک،دور، اندھیرے، اُجالے کا کوئی فرق نہیں۔"

نیز شرک فی السمع کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یعنی اللہ تعالیٰ کی صفتِ سمع و بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں، یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں ؛ سب شرک ہے۔"

(تعلیم الاسلام،ناشر مکتبۃ البشریٰ کراچی،ص:143)

...علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب [عقائدِ اسلام] میں لکھا ہے:

"تیسری قسم شرک فی السمعیے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح نزدیک و دور کی بات سنتا ہے اور کسی کو بھی یوں ہی سمجھا مشرک ہو گیا۔" (عقائدِ اسلام حقانی، ص:333)

قارئین! جس طرح اللہ تمام دنیا کو دیکھتا ہے، اور ہر چھوٹی بڑی اور خفیہ سے خفیہ آواز سننے پر قادر ہے بلکہ رات کی تاریکی میں سیاہ پتھر پر چلنے والے چیونٹی کے پائوں کی آہٹ کو سن لیتا ہے، اگر اسی طرح کسی ولی کو بھی ساری دنیا کفِ دست کی طرح نظر آئے اور اس طرح وہ بھی سننے لگے تو پھر خالق اور مخلوق میں فرق ہی ختم ہو جائے گا، پھر تو ولی کو بھی اللہ کی طرح سمیع اور بصیر ماننا لازم آتا ہے، اور یہی سب سے بڑا الحاد، سب سے بڑی شرک اور سب سے بڑا زندقہ ہے۔

6. شرک فی الحکم:

مخلوق میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرح حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرح قابلِ تعمیل سمجھنا، یا اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی پیر، ولی مرشد کے حکم کو پسند کرنا شرک فی الحکم کہلاتا ہے۔ مثلاً کسی پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نمازِ عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس کی اس حکم کی تعمیل کو اس طرح ضروری سمجھنا کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جائے، یا نماز قضا ہو جائے اس کی پرواہ نہ کرے اور پیر کے اس حکم کو پورا کرے، یہ بھی شرک ہے۔

7. شرک فی العبادۃ:

مخلوق میں سے کسی نبی، پیر ،مرشد اور درویش کو عبادت کا مستحق سمجھنا، یا ان کیلئے عبادت کے اقسام میں سے کسی قسم کا کوئی کام کرنا، مثلاً کسی زندہ پیریا قبر کو سجدہ کرنا،کسی نبی، ولی یا شہید کے نام کا روزہ رکھنا، مخلوق میں سے کسی کے نام کی نذر ومنّت ماننا،کسی کے سامنے جھکنا،کسی ولی یا شہید کے قبر پر چڑھاوا چڑھانا ، کسی ولی یا شہید کے قبر کے گرد طواف کرنا،کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا،کسی مخلو ق کے نام جانور زندہ چھوڑنا،یہ تمام شرک فی العبادۃ کہلاتے ہیں۔

(مکمل و مدلّل مسائل شرک و بدعت، ناشر مکتبہ خلیل لاہور ، ص:19,18… کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات مع گناہِ کبیرہ و صغیرہ کا بیان ، ناشر مصباح العلم لاہور ،ص: 29,28,27)

شرکِ اصغر…ریائ…

شرکِ اصغر نیک اعمال میں ریاکاری اور دکھلاوے کو کہتے ہیں۔

☆…☆محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:

{اِنَّ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ اَلرِّیَائُ۔ یَقُوْلُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اِذَا جُزِیَ النَّاسَ بِاَعْمَالِھِمْ اِذْھَبُوا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْیَا، فَانْظُرُوْاھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ جَزَائً} (مسند احمد)

’’میں تمہارے بارے میں سب سے زیادہ شرکِ اصغر ۔ریاء ۔ سے ڈرتاہوں۔اللہ تعالٰی قیامت کے دن ، جب لوگوں کے اعمال کے بدلے دئے جائیں گے،فرمائے گا جائو ان لوگوں کے پاس جن کو دکھانے کیلئے تم نیک اعمال

کیاکرتے تھے ، اور دیکھو کہ ان کے پاس تمہارے ان نیک اعمال کا کوئی بدلہ ہے ؟''

☆...☆زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یک بار مسجدِ نبوی میں آئے تومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ کے پاس روتاہوادیکھا ۔ پوچھا: یا معاذ! کس چیز نے تم کو رلایا ؟جواب دیا کہ اس بات نے جو میں اس قبر والے یعنی رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے ۔پوچھا: وہ کونسی بات ہے ؟ فرمایا:میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سناکہ:

{اِنَّ یَسِیرًا مِنَ الرِّیَائِ شِرْکٌ}

'' معمولی ریا بھی شرک ہے ۔''(شعب الایمان للبیہقی،رقم:6544)

☆...☆اورحضرت ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ لِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ لِیَوْمٍ لَارَیْبَ فِیْہِ نَادَی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِی عَمَلٍ عَمِلَہُ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہُ مِنْ عِنْدِ غَیْرِاللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَائِ عَنِ الشِّرْکِ } (ترمذی ،کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الکھف)

''قیامت کے دن ،جس کا آنا یقینی ہے،جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو حساب کیلئے جمع فرمائے گاتو ایک پکارنے والا پکار لگائے گا کہ جس نے دنیا میں کوئی عمل اللہ کیلئے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا، وہ اپنا ثواب بھی اسی غیراللہ سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے ۔''

☆...☆اور شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَ مَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَ مَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ}

''جس نے ریا کیلئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا،جس نے ریا کیلئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کیلئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔''

(مسند احمد، حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

☆...☆اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''شرک کے معاملہ میں ، میں سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔اگر کسی نے نیکی کرتے وقت میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کردیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتاہوں۔(مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ۔''

(صحیح مسلم،کتاب الزھد والرقاق ، باب من اشرک فی عملہ غیراللہ)

☆...☆اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا:

{یَاأَیُّھَاالنَّاس اِتَّقُوا ھَذَا الشِّرکَ فَاِنَّہٗ اَخْفَی مِنَ دَبِیبَ النَّمْلِ}

(مصنف ابن ابی شیبۃ)

''اے میری اُمت کے لوگو!شرک سے اپنے آپ کو بچاؤاس لئے کہ شرک اتنا چھپاہواہے جس طرح چیونٹی کی رینگنے کی چال۔''

☆...☆اور فرمایا:

{اَلشِّرْکُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ الذَّرِّ عَلَی الصَّفَا فِی لَیْلَۃِ الظَّلْمَائِ}

''میری اُمت میں شرک اتنا چھپاہواہے جس طرح تاریک رات میں مہین پتھر پر چیونٹی کی رینگنے کی چال ۔ ''(مستدرک حاکم)

☆...☆اور شرک کی مذکورہ بالا تعریف بھی آپ ﷺ ہی نے کی ہے، فرمایا:

{اَلشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَعْمَلَ الرَّجُلُ لِمَکَانَ الرَّجُلِ}(مستدرک حاکم)

''شرکِ خفی یہ ہے کہ نیک عمل کو لوگوں کو دکھانے کیلیۓ کیاجائے۔''

جادو کرنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے جادو کو سات ہلاکت خیز گناہوں میں شمار کیاہے۔حدیث اُوپر گزری۔

جادو ایک شیطانی عمل ہے ،اس کے حرام ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے،بد بخت لوگ بالخصوص خواتین اپنے رشتہ داروں کو نقصان پہنچانے کیلیۓ شیطان صفت اور شیطانی عمل کرنے والے کسی جادو گر کے پاس جاتے ہیں اور پھر وہ جادو گر جو عمل بتاتاہے یہ بد بخت خاتون اسے کر لیتی ہے۔ حالانکہ اسے خوب معلوم ہے کہ جادو حرام ہے، اور حرام کو حلال اور جائز سمجھنا کفر ہے جس کے نتیجے میں اس کا نکاح ٹوٹ جانے کا قوی احتمال ہے ۔ مگر پھر بھی حسد کی آگ بجھانے کیلیۓ اس کفر سے بھی باز نہیں آتی ،حالانکہ جادو گر کے عمل سے شیطان ان لوگوں کو،جن پر جادوکیاجاتاہے، تنگ تو کرسکتاہے، میاں بیوی میں اختلافات تو پیدا کرسکتاہے مگر ان کی رزق کو کم یا ختم نہیں

کرسکتا، نہ ان کو موت دے سکتاہے ، نہ اللہ کی طرف سے ان کو ملنے والی عزت کو ذلت ، اور ترقی کو تنزلی میں تبدیل کر سکتاہے۔ ایسے لوگوں کے پاس جانے کے کیا نقصانات ہیں؟ خود پڑھئے:

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

{مَن اَتٰی کاھِنا اَو سَاحِرًا فَصَدَّ قَہ' بِما یَقُول فقَد کَفَرَ بِما اُنزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ} (مسندالبزار،مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن(نجومی) اور جادو گر کے پاس کوئی سوال پوچھنے گیا۔اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی (اوراس کی بات کوسچ مانا) تو اس نے شریعت محمدی کا انکار کیا۔ "

☆...☆اور فرمایا:

{لیسَ مِنَّا مَنۡ تَطَیَّرَ اَوۡ تُطیَّرِ لَہ' اَوۡ تَکَھَّنَ اَوۡ تُکُھِّنَ لَہٗ اَوۡسَحَرَ اَوۡ سَحِرَ لَہ'}

(مسندالبزار،مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

"ہم میں سے نہیں وہ : ...جس نے بدشگونی کی،... اور جس کیلئے کی گئی ،...اور جس نے کہانت کی ...اور جس کیلئے کی گئی ،... اور جس نے جادوکیا ...اور جس کے کہنے پر جادو کیا گیا۔"

☆...☆حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات سے ایک سال پہلے فرمایاکہ:

" ہر جادوگر ، مرد وعورت ،کو قتل کرو۔"

(ابودائود،کتاب الخراج ،باب فی اخذ الجزیۃ من المجوس)

☆......☆اُم المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا پر اس کی لونڈی نے جادو کیاتھا تو اسے قتل کیاگیا۔" (بخاری)

☆...☆امام زہری رحمہ اللہ متوفی 124ھ ہجری فرماتے ہیں کہ مسلمان جادوگر کو قتل کیاجائے۔"

☆...☆ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوائے کافر کے اور کوئی جادو سیکھنے کی جرأت نہیں کرتا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورت البقرہ،آیت:102)

سحر ، جادو کا اثر ختم کرنے کیلئے شرعی علاج

جادو کا اثر ختم کرنے کیلئے جنّات والی ڈرامہ باز خواتین اورجھوٹے } بد نظر اور بدکار{ عاملوں اور پیروں کے پاس جاناسخت گناہ ہے بلکہ شریعت نے ہمیں سحراور جادو کا اثر ختم کرنے کیلئے یہ عمل بتایاہے:

1. علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تفسیر قرطبّی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جس پر جادو کیاگیاہو ،وہ بیر کے سات پتے کوٹ کر پانی میں ملائے ،پھر اس پر{ آیۃ الکرسی} پڑھ کر دَم کرے،اور... جادو کیاگیا شخص اس سے تین گھونٹ پی لے ،...اور باقی سے غسل کرے ،تو اللہ کے فضل سے جادو کا اثر جاتارہے گا۔یہ اس بندے کیلئے بھی مجرَّب اور تیر بہدف ہے جو بیوی سے(جادو کے ذریعے) بند کیاگیاہو۔

میں(ابن کثیررحمہ اللہ)کہتاہوں کہ جادو کا اثر ختم کرنے کیلئے وہ دو سورتیں بھی مجرب ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائے ہیں یعنی]سورت الفلق[اور] سورت الناس[۔"

(تفسیر ابن کثیر، البقرہ:102)

دوسرا طریقہ

2. سورت یونس ، آیات:82,81،سورت اعراف، آیات:118تا 122، سورت طٰہٰ، آیت :69 ۔

ایک برتن میں پانی پر ان آیات کو پڑھو،اور جس پر جادو کیا گیاہو اس کے سر پروہ پانی ڈال دو۔اللہ کے حکم سے ان آیات میں جادو سے شفاء ہے۔
(تفسیرابن کثیر، سورت یونس،آیت:82)

بطورِ احتیاطی تدبیر۔۔۔۔روزانہ عمل

...جو مسلمان ہر روز صبح و شام]آیۃ الکرسی[ایک بار اور آخری تین سورتیں تین، تین بار پڑھ کرہاتھوں میں پھونک کر اپنے بدن پر ہاتھ پھیر دیں وہ، اللہ کے فضل سے، جادواور جادو گروں کی شرسے محفوظ رہے گا ، اسی طرح اس عمل کی برکت سے جنّات،شیاطین اور بد خواہ دشمنوں کی شر سے بھی محفوظ رہے گا۔

ناحق قتل کرنا

ایک انسانی جان کی قیمت ،،، اللہ تعالٰی کے نزدیک کیاہے؟ارشادِ ربّانی ہوا:

{مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا}
(المائدۃ:32)

””جس نے کسی کو ناحق اور زمین پر فساد پھیلانے کیلئے قتل کیا گویا کہ اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا ۔‘‘

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ}

(ترمذی،کتاب الدیات،باب ماجاء فی تشدید قتل المؤمن)

" البتہ دنیاکا تباہ وبرباد ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتلِ ناحق سے آسان تر ہے۔"

☆...☆اور یہ بھی آپ ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

{لَوْ اَنَّ اَہْلَ السَّمَاءِ وَ اَھْلَ الْاَرْضِ اِشْتَرَکُوا فِی دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِی النَّارِ} (ترمذی،کتاب الدیات،باب الحکم فی الدماءَ)

" اگر آسمان والے اور زمین والے (یعنی ساری مخلوق)ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوجائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ اُن کو اُوندھا کرکے دوزخ میں ڈالے گا۔"

کسی کے قتل میں مدد کرنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ اَعَانَ عَلَی قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ لَقِیَ اللّٰہُ عَزَّ وجلَّ مَکْتُوبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ :آیِسٌ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ}

(ابن ماجہ ،کتاب الاحکام، باب من ادَّعی مالیس لہ و خاصم فیہ)

"جس نے کسی مسلمان کی قتل میں ایک کلمہ برابر حصہ لیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھاہوگا: اللہ کی رحمت سے نااُمید۔"

☆...☆اور فرمایا:

{مَنْ اَعَانَ عَلَی خُصُومۃٍ بِظُلْمٍ اَوْ یُعِینُ عَلَی ظُلْمٍ لم یَزَلْ فِی سَخَطِ اللہِ حَتّٰی یَنْزِعَ } (ابن ماجہ ،کتاب الاَحکام، باب من ادّعی مالیس لہ و خاصم فیہ)

"جس نے ناحق کسی جھگڑے میں مدد کی، یا ظلم میں ظالم کا ساتھ دیا،تو ایسا شخص اس وقت تک اللہ کی غضب میں رہے گا جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے۔"

☆...☆اور یہ بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُونَ حد مِنْ حُدُودِ اللہِ فَقَدْ ضَادَّ اللہَ وَ مَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَ ھُوَ یَعْلَمُہٗ لم یَزَلْ فِی سَخَطِ اللہِ حَتّٰی یَنْزِعَ عنہ}

(ابوداؤد،کتاب الاقضیۃ، باب فیم یعین علی خصومۃ من غیر ان یعلم امرھا)

"جس کی سفارش اللہ کے حدود نافذ ہونے میں حائل ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی مول لی ، اور جو ناحق کسی جھگڑے میں طرفدار ہوا ، حالانکہ اسے معلوم بھی ہو کہ وہ حق پر نہیں ،تو ایسا شخص اس وقت تک اللہ کی غضب میں رہے گا جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے۔"

اسقاطِ حمل کرانا(حمل گراناAbortion)

اسقاطِ حمل (Abortion) حرام اور گناہِ کبیرہ ہے ۔

اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

...ایک یہ کہ حمل میں روح ڈالی گئی ہو،...اور دوسری یہ کہ روح ابھی نہ ڈالی گئی ہو۔

پہلی صورت میں یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ حمل ٹھہرجانے کے چار مہینے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک کا مادہ(نطفہ) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے۔ پھر چالیس دن تک وہ خون کا لوتھڑا رہتاہے۔پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتاہے: اس کے... اعمال،... روزی، ...عمر اور ...یہ کہ یہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت۔پھروہ اس میں روح پھونکتاہے۔" (بخاری،کتاب بدء الخلق، باب ذکرالملائکۃ)

اس صورت میں یعنی حمل پر چار ماہ گزرجانے کے بعد حمل گرانابالاتفاق حرام ہے،لیکن اگر ماں کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو اور اس کو گرانے کے بغیر ماں کی زندگی بچاناممکن نہ ہوتو اس وقت اسقاط کی اجازت ہے ، اس لئے کہ ان دو نقصانات میں ماں کا مرجانا بڑا نقصان ہے اور بچے کا مرجانا کم اور یہ بھی کہ ماں کا وجود موجود ہے اور بچے کا وجود مظنون اور موہوم ہے ۔اور قران و سنت سے فقہاء نے یہ قاعدہ وضع کیاہے کہ:

{اذا تعارض مَفْسَدَتَان رُوعِیَ اعظمھماضررًا بارتکاب اَخَفِّھُمَا}

(الاشباہ والنظائر)

"اگر دو برائیوں میں آپس میں ٹکراؤ پیدا ہوجائے یعنی دونوں میں سے ایک کا کرنا ناگزیر ہوجائے تو ان میں سے کمتر برائی اختیار کی جائے۔"

اور اس سے یہ اُصول بھی اخذ کیاگیاہے جیسا کہ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ متوفی 761ھ ہجری نے لکھاہے کہ :

{ان من ابتُلیَ ببلیتین وھماتساویتان یاخذ بایھما شاءَ۔و ان اختلفا یختارُ اھونھما} (غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر)

"اگر کوئی دو آزمائشوں میں مبتلاہوجائے،اور شدت کے لحاظ سے دونوں برابر ہوتو ان میں سے جو چاہے اختیار کیاجائے، لیکن اگریہ دونوں شدت میں مختلف ہو تو پھر ان میں سے جو آسان ہو وہی اختیار کرے ۔"

...دوسری صور ت یہ ہے کہ روح ابھی نہ ڈالی گئی ہوتو اس صورت میں عذر کی بناپر اسقاط جائز ہے۔مگر یہ بات یاد رہے کہ جوانی جلد ڈھل جانے کا ڈر،یا کم بچے پیدا کرنے کا شوق کوئی عذر نہیں ان باتوں کی وجہ سے بھی اسقاط بالاتفاق حرام ہے۔

جائز عذریں یہ ہیں کہ... بچے میں کوئی خلقی(جسمانی) نقص ہو،... یا ماں کی موت، ... یا دماغی حالت خراب ہونے کا ڈر ہو،... یا ماں کا جسمانی یا دماغی طور پر معذور ہوجانے کی صورت میں ماں بچے کی پرورش کی اہل نہ ہو،اور بچے کی پرورش کیلئے کوئی قریبی رشتہ دار بھی نہ ہو، ... یا زنابالجبر کا حمل ہوتو ان تمام صورتوں میں اس شرط پر اسقاط جائز ہے کہ ابھی روح نہ ڈالی گئی ہو، یعنی ابھی حمل پر چار مہینے نہ گزرے ہو ۔(اگر چار مہینے پورے ہوئے ہو تواس صورت میں بھی اسقاط حرام ہے)۔"(تفصیل کیلئے: حلال اور حرام (پشتو ترجمہ) ،ص:338تا 341مصنف خالد سیف اللہ رحمانی مدرس دارالعلوم دیوبند،ناشر اشاعت اکیڈمی پشاور)

کسی معاملہ میں ، دینی ہو یا دنیاوی ، ناحق طرفداری کرنا

کسی معاملہ میں ، دینی ہو یا دنیاوی ، ناحق طرفداری کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُومَۃٍ لاَ یَعْلَمُ اَحَقٌ اَمْ بَاطِلٌ فَھُوَ فِی سَخَطِ اللہِ حَتّٰی یَنْزِعَ}

''جس نے کسی جھگڑے میں مدد کی حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر،تو ایسا شخص اس وقت تک اللہ کی غضب میں رہے گا جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے۔''

(شعب الایمان)

☆...☆اور یہ بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُونَ حَدٍ مِنْ حُدُودِ اللہِ فَقَدْ ضَادَّ اللہَ وَ مَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَ ھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِی سَخَطِ اللہِ حَتّٰی یَنْزِعَ عَنْہُ}

(ابوداؤد،کتاب الاقضیۃ، باب فیم یعین علی خصومۃ من غیر ان یعلم امرھا)

''جس کی سفارش اللہ کے حدود نافذ ہونے میں حائل ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی مول لی ، اور جو ناحق کسی جھگڑے میں طرفدار ہوا ، حالانکہ اسے معلوم بھی ہو کہ وہ حق پر نہیں ،تو ایسا شخص اس وقت تک اللہ کی غضب میں رہے گا جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے۔''

...اس سے اندازہ کیجئے کہ جب معاملہ دین کا ہو، حق اور باطل کا ہو، اللہ کی شریعت اور]مُلا ساخت شریعت[کا ہو ، اور ایسے میں کوئی بدبخت کسی

بدبخت اور دنیا پرست مولوی کے دھوکے میں آکر اس کی مدد کرتاہو تو ایسے نا سمجھ شخص کا کیا انجام ہوگا؟

کسی چیز پر ناحق دعوی کرنا کہ یہ میرا ہے حالانکہ اس کا نہ ہو

☆...☆حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{ مَنِ ادَّعٰی مَالَیسَ لَہٗ فَلَیسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ}

(ابن ماجہ ،کتاب الاحکام، باب من ادَّعی مالیس لہ و خاصم فیہ)

”جس نے ناحق کسی چیز پر دعوی کیا کہ یہ میرا ہے حالانکہ اس کا نہ ہو تو ایسا شخص ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔“

☆...☆اور حضرت اُمِّ سَلَمۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”بے شک میں بشر ہوں ،تم لوگ میرے پاس جھگڑے فیصلے کیلئے لاتے ہو۔اور تم میں سے بعض اپنی بات خوب بیان کرنے والے یعنی چرب زبان ہوتے ہیں اور اپنی بات ثابت کرتے ہیں (چرب زبانی سے) ۔ پس میں تو جو سنتاہوں اسی کے مطابق فیصلہ دیتا ہوں ۔ پس اگر میں نے کسی کو اس کے بھائی کا حق دیا(جو حقیقیاًاُس کا نہ ہو)تو اس کو مت لینااس لئے کہ فی الحقیقت یہ اس کیلئے (ناحق ہونے کی بنا پر) دوزخ کا ٹکڑاہے۔“

(بخاری،کتاب الاحکام،باب موعظۃ الامام للخصوم)

جھوٹی قسم کھاکر کسی مسلمان کا حق مارنا

☆...☆حضرت ابو اُمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَن اقتطعَ حَقَّ امرِیٔ مُسلمٍ بِیَمِینِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللہُ لَہُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَیہِ الْجنۃَ۔ فقَالَ لَہُ رَجُلٌ: وَ اِنْ کاَنَ شَیئًا یَسیرًا یَا رَسُولَ اللہِ! قَالَ: وَ اِنْ قَضِیبًا مِنْ اَرَاکٍ} (مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار)

''جو شخص کسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم کے ذریعے مار لے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ کو واجب اور جنت کو حرام فرماتاہے۔یہ سن کر ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہﷺ اگر وہ ذراسی چیز بھی ہو تب بھی؟ آپﷺ نے فرمایا:اگر چہ ایک ٹہنی ہو پیلوکی۔''(پیلوایک درخت کانام ہے جس سے مسواک بنائے جاتے ہیں) ۔

سود کھانا

ہر وہ قرض جو نفع لائے، سود کہلاتا ہے، اور سود حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{اَلذِیْنَ یَاْ کلونَ الرِّبَالَا یَقُومونَ اِلَّا کمَایَقُومُ الذِی یَتَخَبَّطُہُ الشَّیطَانُ مِنَ الْمَسِّ} (سورت بقرہ،آیت:275)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں ،وہ اس طرح اُٹھیں گے جیسے کہ شیطان نے اس کو چھوکر خبطی بنایاہو۔''

جس طرح دنیا میں پیسے کے جنون میں ہر کسی کامال ہڑپ کرنے والا انسان قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا رہتا ہے ،اور بعض اوقات دوسروں کامال

ہڑپ کرنے کا سوچ سوچ کر ذہنی توازن کھو بیٹھتا ہے ۔ اسی طرح قیامت میں بھی اس کا یہی حال ہوگا۔اللہ ہم سب کو سود کی لعنت سے بچائے۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

{اَلرِّبَا ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ بَابًا اَيسَرُهَا مِثلَ اَنْ يَنكِحَ الرَّجُلُ اُمهُ}

"سود کے تہتر درجے (گناہ کے)ہیں اور ان میں سب سے کمتر درجہ کسی کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے ۔" (مستدرک حاکم، کتاب البیوع ، امام ذہبی نے اس حدیث کو صحیح کہاہے)

☆...☆حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

"آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص(جبریل اور میکائیل علیہما السلام) میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک پاکیزہ زمین میں لے گئے ،خیر ہم تینوں مل کر چلے، ایک خون کی ندی پر پہنچے ،دیکھا تو اس میں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے بیچ میں ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی میں کھڑاتھا آنے لگا، اس نے ندی سے باہر نکلنا چاہا، وہیں اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا ، وہ جہاں سے چلا تھا وہیں پلٹ گیا اس طرح ہر بار وہ نکلنا چاہتا، یہ اس کے منہ پر پتھر مارتا وہ جہاں سے تھا وہیں پلٹ جاتا ۔میں نے پوچھا : یہ کیا ہورہاہے؟ انہوں نے کہا کہ نہر میں جو شخص کھڑا ہے وہ سود خور ہے ۔" (بخاری ، کتاب البیوع، باب آکل الربا و شاہدہ و کاتبہ۔۔۔۔۔)

☆...☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے پیٹ میں سانپ تھے جو باہر سے دکھائی دے رہے تھے، میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا: یہ سود کھانے والے ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا)

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس علاقے میں زنا اور سود کا کاروبار ہونے لگے تو اس علاقے کے لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے لئے حلال کرتے ہیں۔''(مستدرک حاکم، امام ذہبی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

☆...☆اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ:

''سود کا ایک درہم (روپیہ) کھانا 33 بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔''
(ابن عساکر،،،،، کنزالعمال)

قارئین! اللہ تعالیٰ کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہوتا ہے جس کا علم ہمیں نہیں، مگر اس حکم کے نتائج دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کو اس حکمت کی بناپر حرام یا حلال ٹھہرایا۔ سود ہی کو لیجئے، اس کو حرام اس لئے ٹھہرایا کہ اس طرح سود خور امیر سے امیر تر اور سود کے شکنجے میں پھنسا ہوا شخص غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور پھر بات معاشرے میں فساد تک پہنچ جاتی ہے، اس کی ایک جھلک یہ ہے:

سود در سود نظام کے شکار ایک خاندان نے ایک ہی رات میں پیپل منڈی پشاور میں خودکشیاں کیں۔ رات سب بھائی ایک کمرے میں بیٹھ گئے ،اس بات پر اتفاق کیا کہ ایک ان میں سے سب کے سر میں گولی مار کر آخر میں خود کو بھی گولی مار دے،اور عملاً یہی کیا بھی۔

...یہ سب سود کی وجہ سے،کیونکہ سودخور نے پیسے بروقت ادا نہ کرنے پر ان کو کچھ ایسے ناقابل برداشت الفاظ کہے تھے جس سے ان لوگوں نے زندگی ختم کرنے کو بھی آسان سمجھا۔

سود لینے اور دینے والا گناہ میں برابر ہیں

☆...☆حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

{الآخِذُ وَالْمُعْطِی سَوَائٌ فِی الرِّبَا}

''سود لینے اور دینے والا سود کے گناہ میں برابر ہیں۔''(مستدرک حاکم،امام ذہبی نے اس کو صحیح کہاہے)

قارئین!سود نے معاشرے میں ایک وبائی مرض کی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔میں نے ایک بار ایک افغانی مولوی، جو پشاور میں کسی مسجد میں پیش امام بھی تھے ،سے سنا کہ میں فلاں کے گھر میں رہتاہوں ۔کسی نے پوچھا گھر کا کرایہ کتناہے، کہا کہ کرایہ تو نہیں اس لئے کہ میں نے اسے کچھ رقم دی ہوئی ہے ۔ میں نے پوچھا رقم سے کوئی کٹوتی (بصورتِ کرایہ)ہوگی، یا جوں کا توں آپ کو ملے گا اس نے کہا مجھے پورا رقم واپس ملے گا ، میں نے کہا باباجی! یہ تو پھر سود ہوا۔ اس نے کہا نہیں ،میں نے گھر سے فائدہ اُٹھایا، اور

مالکِ مکان نے پیسوں سے ، پھر جب وہ مجھے اپنے پیسے واپس کرے گا تو میں یا تو مکان خالی کروں گا، یا کرایہ دوں گا۔

قارئین! جب ایسے لوگ مسند امامت پر براجمان ہو تو اُمتِ محمدی کا اللہ حافظ۔ اس لئے کہ اس نے ایک خودساختہ منطق سے حرام کو اپنے لئے حلال کیا۔

☆...☆ اس بات کی پیش گوئی نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں دی ہے:

”جب اس اُمت کے لوگ شراب کو نبیذ کا نام دے کر حلال سمجھے، سود کو خرید و فروخت کا نام دے کر حلال جانے ، حرام یعنی رشوت کو تحفے کا نام دے کر حلال سمجھے اور زکاۃ کو تجارت بنائے تو اس وقت ان کی تباہی ہے ۔“(کنزالعمال، حدیث نمبر:38497)

اس]مولوی جی [کو یہ بھی پتہ نہیں تھا ، یا شائد مطلب کا اندھا بن گیاتھا، کہ رہن کیاہے اور یہ کہ سود کی تعریف کیاہے۔سود تو ہر اس قرض کو کہاگیاہے جو اپنے ساتھ فائدہ لائے۔

رہن (گروی رکھنا) کیاہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{اِنۡ کُنۡتُمۡ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمۡ تَجِدُوۡا کَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ} (البقرة:283)

” اگر تم سفر پر ہواور (قرض کی) دستاویز لکھنے کیلئے کوئی لکھنے والا نہ ملے توکوئی چیز (قرض دینے والے لے ساتھ) گروی رکھ کرمعاملہ کرو۔“

... گروی رکھنے یا رہن کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی سے قرض لیناچاہتاہے اور قرض دینے والے کے ساتھ رقم واپس ملنے کی اطمینان کیلئے کوئی چیز گروی رکھ لیتے ہیں ، اسے رہن یا گروی رکھنا کہتے ہیں۔رہن یا گروی رکھنا اس رقم کی ضمانت ہے کہ اگر رقم مقررہ وقت تک نہ ملی تو مرتہن اس چیز سے اپناقرض پورا کرے گا۔ اس سے فائدہ اُٹھانا بھی سود کہلائے گا۔علماء کرام نے اس آیت کی ضمن میں لکھاہے کہ گروی رکھنا صرف سفر اور کاتب نہ ملنے تک مخصوص نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ایسا کرنا جائز ہے۔کسی کے پاس جب کوئی چیز گروی رکھی جاتی ہے تو وہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا،اور اگر فائدہ اُٹھائے گا تو سودکا گناہ ہوگا۔

سود کا معاملہ لکھنے اور اس پر گواہ بننے کا وبال

... سود کرنے والا، ... سود پر چیز لینے والا،... اس معاملے کو لکھنے والا ... اور اس پر گواہ بننے والا سب یکساں گناہ گار ہیں ، اور سب پر یکساں لعنت کی گئی ہے۔

☆...☆حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایانبی کریم ﷺ نے:

"اللہ کی لعنت ہو... سود کرنے والے پر ،... اور جو سود پر کسی سے کوئی چیز لیتاہے اس پر ،... اور اس کے گواہ پر ، ... اور اس کے لکھنے والے پر، اور وہ سب اس لعنت میں برابر ہیں۔" (صحیح مسلم،کتاب المساقاۃ ، باب لعن آکل الربا و موکلہ)

یعنی ایسا نہیں کہ سود پر پیسے دینے والے پر زیادہ لعنت ہو اور باقی تینوں پر اس سے کم بلکہ سب پر یکساں لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس لعنت سے بچائے، آمین۔

☆...☆فرمایانبی کریم ﷺ نے:

”لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ کوئی سود کی گناہ سے نہیں بچے گا۔ اگرکوئی سود نہ بھی کرے تو اس کو بھی اس کی غبار ضرور پہنچے گی۔“ (مستدرک حاکم،امام ذہبی نے اس کو صحیح کہاہے)

آج دیکھا جائے تو ایسے معاملات لکھنے اور اس پر گواہ بننے کو کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتا بلکہ کہتے ہیں کہ جی اصل گناہ گار تو لینے اور دینے والے ہیں جبکہ اس حدیث میں سود کا غبار پہنچنے کا یہی مطلب بھی ہوسکتاہے اور سود خور کے ہاں کھانا بھی مراد ہوسکتاہے۔

یتیم کا مال ہڑپ کرجانا

ارشادِ ربّانی ہے:

{اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا} (النسائ:10)

”جو لوگ یتیموں کامال ناحق ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر تے ہیں،اور جلد ہی بھڑکتی آگ میں جھونک دئے جائیں گے۔“

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو: 1. اللہ تعالیٰ کے ساتھ (اس کی ذات ،صفات اور افعال ہیں کسی مخلوق کو) شریک کرنا،2. جادو کرنا،

3 ناحق کسی کو قتل کرنا،.4 سود کھانا،.5 یتیم کا مال ہڑپ کر جانا،.6 میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا ، .7 پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا ۔"

(بخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ: ان الذین یاکلون اموال الیتامی۔۔۔)

میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا

ارشادِ ربّانی ہے:

{وَ مَنۡ یُّوَلِّهِمۡ یَوۡمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاۡوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ} (الانفال:16)

"اور جو کوئی اس دن (جہاد کے دوران) پیٹھ پھیرے ،ماسوائے اس کے کہ جنگ کیلئے کوئی چال چل رہا ہو ، یا کسی دوسری فوج کی طرف پناہ لے رہاہو،تو (جہاد میں ایسے پیٹھ پھیر کر) بھاگ جانے والے کیلئے اللہ کا غضب ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم بہت بری جگہ ہے۔ "

☆...☆ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

{اَلۡجِهَادُ مَاضٍ مُنۡذُ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنۡ یُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِیَ الدَّجَّالَ}

(ابوداؤد کتاب الجهاد ،باب فی الغزو مع ائمه الجور)

"جہاد میری بعثت سے لے کر اس وقت تک رہے گا جب اس اُمت کا آخری شخص دجال سے لڑے گا۔"

قارئین! جہاد ظلم کا نتیجہ ہے۔اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب تم بلی کو بھی تنگ کروگے تو بالآخر کاٹنے کو دوڑے گی، اسی طرح مذکورہ حدیث کا

مطلب بھی یہ ہے کہ جب مسلمانوں کو ہتھیار اُٹھانے پر مجبور کیا جائے گا اس وقت جہاد کی ضرورت ہوگی ۔

...جہاد کے نام سے ڈرنے کی کسی کو کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے ، کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر جب اس کے اُوپر ظلم ہونے لگے تو اس وقت میدانِ جہاد سے پیٹھ پھر کر بھاگ جانا بہت بڑی گناہ ہے۔اس لئے جہاد کے وجود سے انکار کرنے والا قطعی کافر ہے، اور ضرورت کے وقت اس سے منہ موڑنے والا سخت گناہ گار اور فاسق ہے۔

...مسلمانوں کا جہاد اسلام کی سربلندی کیلئے ہوتاہے ، کسی کے وسائل پر ناجائز قبضہ کرنے کیلئے نہیں۔ دوسروں کے وسائل پر ملتِ کفر کی اس ناجائز قبضہ کی اسی منفی سوچ کی وجہ سے دنیا جل رہی ہے، اور ظلم کے اُوپر ظلم یہ کہ اس کیلئے مسلمانوں کو موردِ الزام ٹھہرارہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ۔اس لئے کہ جب تک ہر ملک }کھیلو اور کھیلنے دو{کی پالیسی پر عمل نہیں کرے گا مختلف جہادی تنظیمیں اسلام اور مسلمانوں کی دفاع میں اُٹھ کھڑے ہوں گے۔اسرائیل کئی دہائیوں سے کیا کرتارہاہے؟ان غیر مسلم عالمی بدمعاشوں اور دنیا سے دہشت گردی ختم کرنے کے خودساختہ ٹھیکیداروں کوغزہ کے نہتے مسلمانوں پر اسرائیلی ظلم و بربریت کیوں نظر نہیں آتی ؟کیاکشمیر کے مسلمانوں پر جارحیت نہیں ہورہا؟ ان]اندھے غیر مسلم عالمی بدمعاش[کو یہ کیوں نظر نہیں آتا؟

پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا

پاکدامن عورت پر تہمت لگانابہت بڑی گناہ ہے۔اس لئے اس کی سزا بھی سخت ہے اور وہ یہ کہ اگر تہمت لگانے والا اپنی بات پر چار گواہ پیش نہ کرسکے تو اس کو اسّی درّے مارے جائیں، اور اس کی گواہی آئندہ کسی کام میں قبول نہیں کی جائے گی۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ﴾ (النور:23)

"بے شک جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو پاک دامن ہیں ،ایسی ویسی باتوں سے بے خبر ہیں ، ایمان والیاں ہیں ان لوگوں پر دنیا وآخرت میں لعنت ہے اور ان کو بڑا عذاب ہوگا۔"

{وَ الذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَ لَا تَقۡبَلُوۡا لَہُمۡ شَہَادَۃً اَبَدًا وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ} (النور:4)

"وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائے ، اور پھر چا رگواہ پیش نہ کرسکے تو ان کو اسّی کوڑے مارے جائیں اور آئندہ ان کی گواہی قبول نہ کیاجائے ،اور یہی لوگ فاسق ہیں۔"

☆...☆اور فرمایانبی کریم ﷺ نے:

"سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو: .1 اللہ تعالیٰ کے ساتھ (اس کی ذات، صفات اور افعال میں کسی مخلوق کو) شریک کرنا۔.2 جادو کرنا. 3 ناحق کسی کو قتل کرنا، .4 سود کھانا،.5 یتیم کا مال ہڑپ کر جانا ،.6 میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، .7 پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا ۔ "

...اس گناہ کی ہلاکت اور معاشرتی تباہی کا اندازہ بھی ہر ذی شعور انسان آسانی سے لگا سکتاہے۔

والدین کی نافرمانی

والدین کی نافرمانی اور اُن کو تکلیف دینا بہت بڑی گناہ اور آخرت میں سخت عذاب کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{وَ قَضٰی رَبُّکَ اَنۡ لَاَ تَعۡبُدُوا وَ بِالوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا} (بنی اسرائیل،آیت: 23)

"اور تمہارے ربّ کا قطعی حکم ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور (یہ بھی تمہارے رب کا قطعی حکم ہے کہ) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک، اچھا برتائو اور ان کی خدمت کرو۔"

سورت لقمان میں ماں باپ کا حق بیان کرتے ہوئے یہاں تک فرمایاکہ:

{وَ اِنۡ جَاھَدَاکَ عَلَیٰ اَنۡ تُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡھُمَا وَ صَاحِبۡھُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا} (سورت لقمان،آیت:15)

"(اگر بالفرض کسی کے ماں باپ کافر ومشرک ہو) اور وہ دونوں تم کواللہ کیساتھ کفروشرک پر ،جس کا تمہیں علم نہیں،کیلئے مجبور کریں توان کی یہ بات مت مان۔لیکن دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کی خدمت پھر بھی کرتا رہ۔"

☆...☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اکبرالکبائر(یعنی کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑی گناہ) کے بارے میں پوچھا گیاتوآپ ﷺ نے فرمایا:

{اَلشِّرْکُ بِاللہِ وَ عُقُوقُ الوَالِدَینِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ شَہَادَۃُ الزُّورِ}

”...اللہ کے ساتھ شرک کرنا،...والدین کی نافرمانی،...کسی کا ناحق قتل،... اور جھوٹی گواہی۔“ (بخاری، کتاب الشھادات، باب ماقیل فہ شہادۃ الزور)

☆...☆اور حضرت عبداللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{رِضَا الرَّبِّ فِی رِضَی الوَالِدِ وَ سَخَطُ الرَّبِّ فِی سَخَطِ الوَالِدِ}

(ترمذی،کتاب البر واصلۃ ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین)

”اللہ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔“

☆...☆بلکہ والدین کے حقوق کے بارے میں ایک شخص کے پوچھنے پر یہاں تک آپ ﷺ نے فرمایا :

{مَا حَقُّ الوَالِدَینِ عَلَی وَلَدِھِمَا؟ قَالَ: ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ}

(ابن ماجہ ،کتاب الادب، باب بر الوالدین)

”پوچھاگیا کہ اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو تمہاری جنت اور دوزخ ہیں ۔ “

یعنی ان کی خدمت جنت جانے کا سبب اور ان کی نافرمانی اور ان کو تکلیف دینا دوزخ جانے کا سبب ہے۔

☆...☆اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تین قسم کے لوگ جنت نہیں جائیں گے :.1 احسان کرکے اس کا جتانے والا،.2 والدین کا نافرمان ، اور.3شراب خور۔"

(نسائی،کتاب الاشربۃ ، باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر)

والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک مغفرت کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{رَغِمَ اَنفُہُ رَغِمَ اَنفُہُ قِیلَ مَنْ یَا رَسُولَ اللہِ؟قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیہِ اَوْ اَحَدَھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ}

(مسلم ،کتاب البر واصلۃ والادب، باب رَغِمَ اَنْف مَنْ اَدْرَکَ۔۔۔)

"وہ آدمی ذلیل ہو، وہ آدمی خوار ہو،رسوا ہو۔عرض کیاگیا: کون یا رسول اللہ ﷺ؟آپ ﷺ نے فرمایا:وہ بد بخت جو ماں باپ کو ،یاان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور(پھر ان کی خدمت کرکے) جنت حاصل نہ کرے۔"

ماں باپ کی خدمت بعض حالات میں جہاد سے بھی افضل ہے

...جب ماں باپ اولاد کی خدمت کے محتاج ہو تو ایسے حالات میں اولاد کیلئے جہاد سے افضل ان بوڑھے والدین کی خدمت ہے ۔

☆...☆حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد میں جاناچاہتاہوں (اس وقت یہ بات آپ ﷺ پر شائد منکشف ہوئی کہ اس کے والدین بوڑھے اور اس کی خدمت کے محتاج ہیں،اس لئے)آپ ﷺ نے پوچھا : ”کیا تمہارے ماں باپ(زندہ) ہیں؟اس نے کہاں: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ان کی خدمت اور ان کو راحت پہنچانے میں جدوجہد کر، یہی تمہارا جہاد ہے۔“(ابوداؤد، کتاب الجھاد، باب فی الرجلِ یغزو و ابواہ کارہان)

☆...☆اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے؟اس نے کہا: ہاں میرے والدین ہیں۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا انہوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟اس نے عرض کیا : نہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس لوٹ جا،ان سے اجازت مانگ ، اگر انہوں نے اجازت دی تو جہاد کرو اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو ان کی خدمت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے رہو۔“(ابوداؤد، کتاب الجھاد، باب فی الرجلِ یغزو و ابواہ کارہان)

☆...☆اور معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں جہاد کرنے آیاہو، اور اس بارے میں آپ ﷺ کا مشورہ چاہیئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟اس نے عرض کیا: ہاں۔آپ ﷺ

نے فرمایا: اس کے پاس رہو (اور اس کی خدمت کیاکرو) اس لئے کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔"(نسائی،کتاب الجھاد باب الرخصۃِ فی التخلف لمن لہ والدۃ)

☆...☆عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو نیک بخت اولاد اپنے والدین کو پیار کی نظر سے دیکھے تو اس طرح دیکھنے پر اللہ تعالیٰ اسے ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے ۔پوچھاگیاکہ اگر دن میں سو بار دیکھے بھی تب بھی(سو حجوں کا ثواب ملے گا) ؟ فرمایا : اللہ بہت ہی بڑا ہے اور بہت ہی مہربان ہے۔"(شعب الایمان للبیہقی)

☆...☆حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہر گناہ ، اگر اللہ چاہے تو معاف فرمادے، مگر والدین کی نافرمانی معاف نہیں فرماتا۔اس لئے کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے اس دنیا میں دی جاتی ہے۔"

(شعب الایمان)

مرنے سے پہلے سزا دینے میں دو احتمال ہیں:

... ایک یہ کہ والدین کی زندگی میں نافرمان اولاد کواُن کی نافرمانی کی سزا ملے،،،

اور دوسرا یہ کہ نافرمان اولاد کو اُن کی زندگی میں ان کی نافرمانی کی سزا ملے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے

اللہ تعالیٰ والدین اور بالخصوص ماں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے ہوئے فرماتاہے:

{وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ وَہۡنًا عَلٰی وَہۡنٍ وَّ فِصٰلُہٗ فِیۡ عَامَیۡنِ} (سورت لقمان،آیت:14)

"اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا ۔اس کی ماں نے کمزور ی پر کمزور ی برداشت کر کے اس کو اپنی پیٹ میں رکھا ،اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ دو سال کا ہے ۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

{وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ کُرۡہًا وَّوَضَعَتۡہُ کُرۡہًا وَ حَمۡلُہٗ وَ فِصٰلُہٗ ثَلٰثُوۡنَ شَہۡرًا} (سورت احقاف،آیت:15)

"اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔اس کی ماں نے اس کو تکلیف برداشت کرکے اپنے پیٹ میں رکھا ،اور تکلیف برداشت کرکے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔"

ماں چونکہ بچے کے حمل سے لے کر پیدائش اور پیدائش سے لے کر کئی سالوں تک اس کی پرورش میں بہت ہی زیادہ تکلیف سہتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے ماں کے حق کے بارے میں چار مرتبہ تاکید فرمایا اور اس کے بعد باپ کے حق کو ایک بار دہرایا۔اس سے ثابت ہواکہ 75%حق ماں کا ہے اور25%حق باپ کا ہے۔

☆…☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھایا:

{مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صحَابَتِی قَالَ ثُم مَنْ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ ثُم مَنْ اُمُّکَ ثُمَّ اَبُوکَ۔ و فی روایۃ۔ ثُمَّ اَدْنَاکَ فاَدْنَاکَ}

(بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

"مجھ پر خدمت اور حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا: …تمہاری ماں کا، … پھر کہتا ہوں : تمہاری ماں کا،…پھر تاکید کرتاہوں: تمہاری ماں کا۔اس کے بعد …تمہارے باپ کا حق ہے۔اس کے بعد… تمہارے قریبی رشتہ دار، …پھر جو ان کے بعدقریبی رشتہ دار ہو۔"

والدین کی فرمانبرداری دعائوں کی قبولیت اور اللہ کی رحمت کا سبب ہے

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ہوایوں کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ رات گزارنے کیلئے ایک غار میں داخل ہوئے ۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار کے منہ کو بند کردیا۔اُنھوں نے آپس میں کہا کہ اس پتھر سے ایک ہی صور ت میں نجات مل سکتی ہے ،اور وہ یہ کہ ہم ،تم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں ۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے یوں دعاکی:

"اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے ،میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہ پلاتاتھا۔ایک دن میں لکڑی کی تلاش میں میں بہت دور نکل

گیا۔جب شام کو واپس لوٹا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔میں نے ان کیلئے دودھ نکالا اور اُن کی خدمت میں لے آیا۔مگر میں نے ان کو سویاہواپایا۔میں نے ان کو نیند سے جگانا بھی پسند نہیں کیااور ان سے پہلے اہل وعیال و خدام کو کودودھ دینا بھی پسند نہیں کیا۔میں پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے انتظار میں طلوعِ فجر تک کھڑا رہا ۔حالانکہ میرے بچے میرے قدموں میں بھوک سے بلبلاتے تھے ۔ اسی حالت میں فجر طلوع ہوگئی،وہ دونوں بیدار ہوئے اور اپنا شام کے حصے کا دودھ نوش کیا۔اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیرے رضاکیلئے کیاہو تو تُو اس چٹان والی مصیبت سے ہمیں نجات عطا فرما۔‘‘

چنانچہ چٹان تھوڑی سی اپنی جگہ سے سرک گئی۔مگر ابھی غار سے نکلبا ممکن نہ تھا۔دوسرے نے کہا :

’’اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی ،وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔میں نے اس سے نفسانی خواہش پورا کرنے کا اظہار کیا ،مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئی یہاں تک کہ قحط سالی کا ایک سال پیش آیا۔جس میں وہ میرے پاس آئی ، میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اپنے نفس پر مجھے قابو دے گی۔ اس نے آمادگی ظاہر کی اور مجھے اپنے نفس پر قابو دیا ۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہے کہ جب میں اس کے دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر ! اور اس مہرِ (پردہ بکارت)کو ناحق وناجائز طور پر(بغیر نکاح) مت توڑ ۔چنانچہ میں اس فعل سے باز آگیاحالانکہ مجھے اس سے بہت محبت بھی تھی۔ اور میں نے وہ سونا اس کو ہبہ

کردیا۔ یااللہ اگر میں نے یہ کام تیری خالص رضا کیلئے کیاتھاتو تُوہمیں اس مصیبت سے نجات عنایت فرماجس میں ہم مبتلا ہیں۔"

چنانچہ چٹان کچھ اور سرک گئی مگر ابھی تک اس سے نکلبا ممکن نہ تھا ۔تیسرے نے کہا:

"یا اللہ ! میں نے کچھ مزدور اُجرت پر لگائے،اور ان تمام کو ان کی مزدوری دے دی۔مگر ایک آدمی ان میں سے اپنا مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔میں نے اس کی مزدوری کاروبار میں لگادی ۔یہاں تک کہ بہت زیادہ مال اس سے جمع ہوگیا۔ایک عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا،اے اللہ کے بندے میری مزدوری مجھے دیجیئے۔میں نے کہا تم اپنے سامنے جتنے اُونٹ، گائیں، بکریاں، غلام دیکھ رہے ہو یہ تمام کی تما م تیری مزدوری ہے۔اس نے کہا اے اللہ کے بندے میرا مذاق مت اُڑائو۔میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔چنانچہ وہ سارا مال لے گیا اور اس میں ذرہ بھی نہ چھوڑا۔اے اللہ! اگر میں نے یہ تیری رضا مندی کیلئے کیاتوتُو اس مصیبت سے جس میں ہم مبتلا ہیں ،ہمیں نجات عطا فرما۔وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ تینوں باہر نکل آئے ۔"

(بخاری ،کتاب الاجارۃ،باب من استاجر اجیراً فترک اجرہ فعمل فیہ المسیاجر فنزاد ،،،کتاب احادیث الانبیائ،باب حدیث الغار)

جوا بازی، قمار بازی

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

{یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ} (المائدۃ:90)

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے اور شیطانی کام ہیں، پس تم ان بچے رہو تاکہ تم فلاح پائو۔''

جوا کیاہے؟

ہر وہ معاملہ جو نفع و نقصان کے درمیان دائر ہو(یعنی یا تو کچھ مال مل جائے یا اصل مال بھی جائے) اور مبہم ہو، شریعت کی اصطلاح میں اس کو قمار اور میسر کہتے ہیں۔اور اُردو زبان میں اس کو جوا کہاجاتاہے۔ مثلاً دو شخص آپس میں بازی لگائیں کہ تم آگے بڑھ گئے تو میں تم کو ایک ہزار روپیہ دوں گا ،اور اگر میں بڑھ گیا تو تم مجھے ایک ہزار روپیہ دوگے۔یا کوئی بازی لگائے کہ اگر آج بارش ہوگئی تو تم ایک ہزار روپیہ مجھے دینااور اگر نہ ہوئی تو میں تم کو دوں گا۔یا بند ڈبے ایک مقررہ قیمت پر مثلاً ایک روپیہ فی ڈبہ کے حساب سے فروخت کئے جائیں ، کسی ڈبہ میں پانچ روپیہ کی چیزیں ہو اور کسی میں پچاس پیسے کی،تو اس ابہام اور نفع و ضرر کے مابین دائر صورت میں اس خریداری کو قمار(جوا) کہتے ہیں۔

جوئے کی چند صورتیں

... تاش اور شطرنج میں جو رقم یا کسی مال پر جو بازی لگائی جاتی ہے ، وہ جواہے اور ویسے بھی تاش اور شطرنج کھیلنا حرام ہے... بعض لوگ پتنگ بازی، کبوتربازی اور مرغیاں وغیرہ لڑانے پر روپیہ کی ہار جیت کھیلتے ہیں یہ کھیل خود بھی ناجائز ہیں اور ان پر روپیہ کی ہار جیت جوا ہے۔مرغیاں لڑانا لوط علیہ السلام کے قوم نے شروع کیاتھا۔تفصیل ص:76پر آرہی ہے ۔ اس لئے ایسے تمام کھیل جس میں جانور آپس میں لڑائے جاتے ہیں ، حرام ہیں ... کسی

کھیل مثلاً کرکٹ پر بازی لگانا جواہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ کھلاڑی یہ بازی لگائے کہ اگر ٹیمA جیتا تو ٹیم Bاس کو ایک ہزار دے گا، یا اگر ٹیم Bجیتا تو ٹیم Aاس کو ایک ہزار دے گا ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کھلاڑی خود بازی نہ لگائے بلکہ کوئی اور یہ بازی لگائے،یہ دونوں صورتیں جوئے کی ہے اور حرام ہے... انعامی بانڈ کی خرید وفروخت کا ساراکام جوا ہے... انعامی بانڈ جب موہوم انعام کی لالچ میں لئے جائیں تو یہ بھی جواہے۔اور اس پر جو انعام ملے وہ خالص سود ہے... اگر کسی جانور پر بازی لگائی جائے ، تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔"(آسان فقہی مسائل ، مکتبہ بیت العلم کراچی)

شراب پینا

ارشادِ ربّانی ہوا:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} (المائدۃ:90)

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے اور شیطانی کام ہیں، پس تم ان بچے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

☆...☆اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تین قسم کے لوگ جنت نہیں جائیں گے :

.1 احسان کرکے اس کا جتانے والا،.2 والدین کا نافرمان ، اور.3 شراب خور۔"

(نسائی،کتاب الاشربۃ ، باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر)

☆...☆اور فرمایا:

{كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ۔ قِيلَ وَ مَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ صَدِيدُ اَهْلِ النَّارِ}

"ہر عقل ڈھانپنے والی چیز خمر(شراب) ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس نے کوئی نشہ آور چیز پی لی ، اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ،لیکن اگر اس نے توبہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ، اگر چوتھی مرتبہ(توبہ توڑ کر)نشہ آور چیز استعمال کی تو اللہ تعالیٰ اس کو طینۃ الخبال پلائے گا ۔ پوچھا گیا : طینۃ الخبال کیاہے؟ فرمایا: دوزخیوں کی پیپ۔" (ابودائود، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر)

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ:

" شراب اُمُّ الْخبائث ہے،جس نے اسے پیا، اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی، اور اگر اس حال میں مراکہ شراب اس کے پیٹ میں ہو تو جہالت کی موت مرا ۔ "

(طبرانی فی الکبیر)

جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے

ہر وہ چیزجو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔

☆...☆ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے:

{كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ}

"ہروہ چیز جونشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔"

(ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر)

نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت بھی کبیرہ گناہ ہے

...انگور اور کشمش کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا بھی گناہِ کبیرہ ہے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ ان کو نچوڑ کر شراب بنائے گا،... اسی طرح نشہ آور نباتات(بھنگ وغیرہ) کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا بھی گناہِ کبیرہ ہے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کا ناجائز استعمال کرے گا۔"(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات، ناشر مصباح العلم لاہور)

جس چیز کا زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

☆...☆سول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے:

{مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ}

"جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔"

(ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر)

دوسروں کو نشے کا عادی بنانے والے کی سزا

معاشرے میں بہت سارے ظالم اپنے بچوں کو نشہ آور اشیاء اور ہر فضول کام سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں مگر دوسروں کے نونہالوں کو ان خبیث چیزوں کی استعمال کی ترغیب دیتے ہیں ۔ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے سزا اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں جو سزا ملنے

والی ہے اس کے بارے میں ☆...☆ہمارے محبوب حضرت محمد ﷺ نے ہمیں یوں خبر دی ہے:

{وَ مَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ}

"جس نے کسی ناسمجھ کو ، جسے اس کے حلال اور حرام ہونے کی تمیز نہیں،نشہ آور چیز پلایا (اور اسے اس کا عادی بنایا) ، اللہ تعالیٰ اس کو طینۃ الخبال(یعنی دوزخیوں کا پیپ) پلائے گا۔" (ابودائود، کتاب الاشربۃ ،باب النھی عن المسکر)

ایسے لوگ ملک و قوم اور اسلام کے دشمن ہیں ،ان کی کڑی نگرانی کرناچاہئے، ان کو اپنی اس ناپاک ارادے سے جبراً باز آنے کیلئے کہاجائے اور اگر باز نہ آئے تو اعلیٰ انتظامی افسران کی نوٹس میں ان کو لانا بہت ضروری ہے، اور اگر ممکن ہو تو معاشرے کے بااثر افراد ایسے لوگوں کو علاقہ چھوڑنے پر مجبور کرے۔

شراب پینے والا جنت کی شراب سے محروم رہے گا

☆...☆آپ ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَ هُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ}

"جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور شراب نوشی کرتے کرتے اسے موت آئی ، اُسے آخرت کی شراب نصیب نہ ہوگی۔"

(نسائی،کتاب الاشربۃ ،باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر)

☆...☆ اورفرمایا:

{لَایَزْنِی الزَّانِی حِینَ یَزْنِی وَ ھوَ مؤمِنٌ وَ لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِینَ یَشْرَبُ وَ ھوَ مؤمِنٌ و لا یَسْرِقُ حِین یَسْرِقُ وَ ھوَ مؤمِنٌ}

"زنا کرنے والاجب زنا کرتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا، اور شراب پینے والا جب تک شراب پیتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا، اور چور جب چوری کرتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا۔"

(بخاری، کتاب الحدود، باب لایشرب الخمر)

گھاس، افیون ، بھنگ ،عنبر،زعفران جیسی نشہ آور چیز کھانا

بعض لوگ گرمیوں میں بھنگ کے پتوں اور خشخاش کے دانوں سے ایک مشروب تیار کرتے ہیں جسے} ٹھنڈائی{کہا جاتا ہے ، چونکہ اس میں نشہ ہوتاہے اس لئے اس کا ایک قطرہ بھی اتنا حرام ہے جتنا پورا گلاس۔

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

{کلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ}

"ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔"

(بخاری،کتاب المغازی، باب بعث ابی موسیٰ ومعاذ الی یلمن۔۔۔)

یہ بھی یاد کھنا چاہئے کہ جو چیز پہلی بار نشہ پیدا کرتی ہو تو اگر بعد میں عادی ہونے کی وجہ سے نشہ نہ بھی پیدا کرے تب بھی حرام ہے ۔ اسے عادت کی وجہ سے نشہ پیدا نہ کرنے کے سبب حلال نہیں کہاجاسکتا ، ورنہ اسی طرح تو شراب بھی بعض لوگوں پر عادت کی وجہ سے نشے کی کیفیت طاری

نہیں کرتی تو کیا کوئی مسلمان یہ جراء ت کر سکتاہے کہ اسے نشہ پیداکرنے کی صورت میں حرام اور نشہ پیدا نہ کرنے کی صورت میں حلال کہے ؟ ایسی جسارت کوئی کافر ہی کرسکتاہے مسلمان اس طرح اسلام کے احکام تبدیل نہیں کرسکتا۔اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث کی رُو سے جس نشہ آور چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار حتی کہ ایک ذرّہ اور ایک قطرہ بھی حرام ہے۔

☆...☆آپ ﷺ نے فرمایا:

{مَا اَسْکَرَ کَثِیرُہُ فَقَلِیلُہُ حَرَامٌ}

”جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

(ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر)

قارئین! بھنگ کا پیالہ، بقول اس کے پینے والوں کے ،پینے کے بعد انسان کئی گھنٹے سوتاہے جبکہ شراب میں بھی اتنا نشہ نہیں ہوتا۔ایک طرف یہ حدیث ہے اور دوسری طرف ان لوگوں کا اپنامن گھڑت قول ہے ، اے مسلمان ! کس کی بات واجب الاطاعت ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ؟ یا ان قرآن دشمن لوگوں کی؟ان لوگوں میں یہ مقولہ بھی مشہور ہے کہ بھنگ ملنگی نشہ ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ:

” اس نشے کو بزرگوں نے حلال کیاہے۔“

حالانکہ وقتِ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک تمام دنیا کے بزرگ اگر اسلام کے حرام کردہ چیز کو حلال ٹھہرانے پر متفق ہوجائیں تو وہ

چیز بہر حال حرام ہی رہے گی مگر ان بے چاروں کا ایمان جاتا رہے گا اوروہ سب کافر بن جائیں گے۔شریعت کا مذاق اُڑاتے ہوئے ان لوگوں کا یہ بھی کہناہے کہ نشہ کرنا حرامیوں کیلیئے حرام اور حلالیوں کیلیئے حلال ہے ۔

قارئین!اس کا جواب یہ ہے کہ کل کوئی اورسرپھرا آکر کہہ سکتاہے کہ :

... سود اور زناحرامیوں کیلیئے حرام اور حلالیوں کیلیئے حلال ہے،،،

...کوئی اور آکر کہہ سکتاہے کہ جوا اور شراب حرامیوں کیلیئے حرام اور حلالیوں کیلیئے حلال ہے،،

...کوئی اور آکر کہہ سکتاہے کہ بیوہ ماں اور بہن سے نکاح حلالیوں کیلیئے حلال اور حرامیوں کیلیئے حرام ہے۔

اگر تم اس سرپھرے کو یہ جواب دوگے کہ سود،زنا اور بہن بیٹی سے نکاح شریعت نے حرام قراردیاہے تو میں بھی تم کو یہی جواب دوں گا کہ ہر ،ہر نشہ آور چیز اور اس کی قلیل سے قلیل مقدار کے استعمال کو شریعت نے مطلقاً حرام قرار دیاہے اور اس کے استعمال میں کوئی قید ،شرط اور استثناء نہیں لگایا۔

رشوت لینا اور رشوت دینا، یا کسی بھی صورت اس میں حصہ لینا

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

{لَعَنَ رَسُولُ اللہ ﷺ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ}

(ابوداؤد، کتاب الاقضیۃ ،باب فی کراہیۃ الرشوۃ)

"اللہ کے رسول ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

☆...☆اور فرمایا:

{اَلرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی النَّارِ} (کنزالعمال)

"رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔"

☆...☆اور فرمایا:

{لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ اَلذِی یَمْشِی بَیْنَھُمَا} (مستدرک)

"اللہ تعالیٰ رشوت لینے اوردینے والے اور ان دونوں کے درمیان سودا کرنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔"

رشوت خوروں کا ایک لولا لنگڑا خودساختہ بہانہ

بعض رشوت خور حضرات اپنی اس ناجائز کام کو یہ کہہ کر جواز فراہم کرتے ہیں کہ جی! ہم کسی سے مانگتے نہیں بلکہ کام ہوجانے کے بعدلوگ بخوشی دیتے ہیں۔اس لولے لنگڑے بہانے کا جواب نبی کریم ﷺ نے ان لفاظ میں دیاہے، پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے:

☆...☆نبی کریم ﷺ نے ازد قبیلے کے ایک شخص جس کو ابن اللیبیہؓ کہتے تھے،حصولِ زکاۃ پر مامور کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ ﷺ کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ میں ملا ہے، آپﷺ نے فرمایا: اپنے ابّایا اماں کے گھر میں بیٹھا رہتا توپھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی زکاۃ کے مال میں سے کچھ چرا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اس کو لا ئے گا۔ اُونٹ ہوگا تو

وہ بڑبڑ کر رہا ہو گا ۔گائے ہوگی تو وہ بھائیں بھائیں کرتی ہوگی۔ بکری ہو گی تو وہ میں میں کرتی ہوگی ۔پھر آپﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور آپﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچادیا۔ یا اللہ ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ۔ "
(بخاری ، کتاب الھبۃ ، باب من لم یقبل الہدیۃ لعلۃ)

...دوسرا جواب یہ ہے کہ جناب! آپ کے دفتر کے سامنے " اللہ کے نام پہ دس روپیہ " کی پکار لگانے والے فقیرکو اسی }صاحب {کے جیب سے دس کا نوٹ نہیں ملتا بلکہ کوئی اسے ڈانٹ دیتاہے تو کوئی حقارت میں منہ موڑ لیتاہے ، اور کوئی }معاف کرو، تنگ نہ کرو{کے حقارت آمیز الفاظ کہہ کراس کے سوال کو رَد کرتاہے۔مگرآپ کو ہزاروں بلکہ لاکھوں تک دیتے ہیں،آخر کیوں؟

...تیسرا جواب یہ ہے کہ جب آپ اس}کرسی{پر نہیں ہوتے تو آپ کواسی' صاحب' کی طرف سے کچھ نہیں ملتا بلکہ جو بھی اس} کرسی{پر ہوتاہے اسے ملتے ہیں۔وجہ کیاہے؟اس لئے آپ کو ملنے والی رقم رشوت ہی ہے اس لئے کہ یہ کسی ...ناجائزکام کو جائز بنانے ... یا وقت سے پہلے اپناکام کروانے ...یا کسی کا حق مارنے ... یا میرٹ کے خلاف بھرتی ہونے... یا ٹیکس کی مقدار کم کرنے کیلئے آپ کو ملتا ہے۔بہر حال ایک سرکاری افسر اور ملازم کو سرکار کے خزانے سے باقاعدہ تنخواہ ملتی ہے اس لئے اس عہدے یا ملازمت کی وجہ سے اسے لوگوں کی طرف سے ملنے والی ہر چیز ، خواہ نقدی ہو یا تحفہ، رشوت ہے

اور...رشوت لینے والا، ... رشوت دینے والا...اور ان دونوں کے درمیان Deal کرنے والا تینوں یکساں گناہ گار ہیں:

{لَعَنَ اللہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ الَّذِی یَمْشِی بَیْنَہُمَا}

(مستدرک حاکم)

"اللہ تعالیٰ رشوت لینے اوردینے والے اور ان دونوں کے درمیان سودا کرنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔''

احسان کرکے اس کا جتلانا

کسی کے ساتھ احسان کرکے اسے جتلانا بہت بڑی گناہ ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی} (البقرۃ:264)

"اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتاکر اور تکلیف دے کر ضائع مت کرو۔"

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تین قسم کے لوگ جنت نہیں جائیں گے :احسان کرکے اس کا جتانے والا ، والدین کا نافرمان ، اور شراب خور ۔"(نسائی،کتاب الاشربۃ ،باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر)

زنا کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا تَقْرَبُو الزِّنَا اِنَّہٗ فَاحِشَۃً وَسَاءَ سَبِیلاً } (بنی اسرائیل:32)

"اور زنا کے قریب بھی نہ جائو اس لئے کہ یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے۔"

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لاَیَزْنِی الزَّانِی حِینَ یَزْنِی وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ وَ لاَ یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِینَ یَشْرَبُ وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ و لا یَسْرِقُ حین یَسْرِقُ وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ}

"زنا کرنے والاجب زنا کرتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا، اور شراب نوش جب تک شراب پیتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا، اور چور جب چوری کرتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا۔"

(بخاری، کتاب الحدود، باب لایشرب الخمر)

☆...☆اور فرمایا:

"جب کوئی بندہ زنا کرتاہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتاہے اور اس کے سر کے اُوپر سائے کی طرح رہتا ہے جب وہ اس گناہ سے نکل جاتاہے تو ایمان واپس لوٹ آتاہے۔" (ترمذی، کتاب الایمان ،باب لایزنی الزانی و ھو مئومن)

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دو شخص(فرشتے) میرے پاس آئے،اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھاہے اور دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا ہاتھ میں لئے کھڑاہے،وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک کلپھڑے میں آنکڑا گھسیڑتاہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے ۔پھر دوسرے

کلپھڑے میں بھی اسی طرح گھسیڑتا ہے۔میں نے اپنے ساتھ والوں سے پوچھا یہ کیا ہے ،انہوں نے کہا آگے چلو ۔ہم ایک مرد کے پاس پہنچے جوچت پڑاہواہے۔اور ایک دوسرا مرد اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا ہے ۔ اور اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ رہاہے ۔پتھر مارتے ہی (سر پھوڑ کر) لڑھک جاتا ہے مارنے والا اس کو لینے جاتاہے،ابھی لے کر نہیں لوٹاکہ جس کو ماراتھا اس کا سر جڑ کر اچھاہوجاتاہے جیسے پہلے تھا ہو جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ ہے کون؟ انہوں نے کہا آگے چلو ۔ آگے ہم تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے ، اوپر اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔اس میں آگ سلگ رہی تھی۔جب آگ کی لپیٹ اوپر تنور کے کنارے تک آتی تو اس کے اندر موجود لوگ بھی اوپر اُٹھ آتے، نکلنے کے قریب ہو جاتے،پھر جب دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے۔ان لوگوں میں کئی عورتیں اور مرد ننگے بھی تھے۔(آخر میں آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ اس تنور میں جلنے والے مردعورتیں زناکار بدکار لوگ تھے ۔" (بخاری، کتاب الجنائز،باب حدثنا موسیٰ بن اسماعیل)

☆...☆فرمایانبی کریم ﷺ نے:

"جس علاقے میں زنا اور سود کاکاروبار ہونے لگے ، اس علاقے کے لوگ اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں ۔"(مستدرک حاکم،امام ذہبی نے اس کو صحیح کہاہے)

زناکار بد ترین لوگ ہیں

☆...☆فرمایانبی کریم ﷺ نے:

☆...☆قیامت کے قریب ایک عمدہ ہَوا چلے گی جو مسلمانوں کے بغلوں میں لگ کر اُن کی روح قبض کر لے گی ۔اور روئے زمین پر بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو (سب کے سامنے بے حیائی سے) گدھوں کی طرح عورتوں سے زنا کریں گے۔"

(صحیح مسلم،کتاب الفتن و اشراط الساعۃ،باب ذکرالدجال)

سنا ہے کہ اگر ایڈز کے جراثیم اُبلتے ہوئے کڑھائی میں بھی ڈالا جائے تو مرتا نہیں ۔اب اتنے طاقتور دشمن سے کیسے بچا جاسکے؟ اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ،اور وہ یہ کہ:

...قانونِ فطرت کو تبدیل نہ کرو، ...اللہ کے قانون سے بغاوت نہ کرو، ...قرآن و سنت کے احکامات کا مذاق مت اُڑائو۔

...قارئین!جس دشمن یعنی ایڈز کے مہلک وائرس کے مقابلے میں جدید دور کا جدید ترقی یافتہ اور حیرت میں ڈالنے والے ایجادات کے حامل میڈیکل سائنس بھی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہے، اس دشمن کا آسان ترین اور سستا ترین علاج ربِّ کائنات نے ہمیں بتایا، اور وہ یہ کہ زنا سے اجتناب کیا جائے۔

اجنبی عورت کو شہوت کے ساتھ دیکھنا

☆...☆نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

{فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَ تَشْتَھِی وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ کُلَّہٗ وَ یُکَذِّبُہٗ}

"(پس غلط دیکھنا) آنکھ کا زنا ہے،(غلط بولنا) زبان کا زنا ہے اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ (مرد وعورت کے اعضائے مخصوصہ)ان تمام اُمور(گندے نظر، خیالات وغیرہ کی) تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"

(بخاری،کتاب الاستیئذان ،باب زنالجوارح دون الفرج)

اگراعضائے مخصوصہ عملاً اس گندے کام میں ملوث ہوئے تو یہ تصدیق ہوئی اور اگر اللہ کے فضل سے اس سے بچے تو یہ تکذیب ہوئی۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا

☆...☆عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھاگیا :

{اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمِ عِنْدَاللہِ؟ قَالَ:اَنْ تَجْعَلَ للہِ نِدًّا وَ ھوَ خَلَقَکَ۔ قُلتُ: اِنَّ ذَلِکَ لَعَظِیمٌ۔ قُلتُ: ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: وَ اَنْ تَقْتُلَ وَلدَکَ تَخَافُ اَنْ یَطْعَمَ مَعَکَ۔ قُلتُ: ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: اَنْ تُزَانِیَ حَلِیلَۃَ جَارِکَ}

(بخاری، کتاب التفسیر، باب فی قولہ تعالٰی فلا تجعلوا للہ اندادا)

"سب سے بڑی گناہ کونسی ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس اکیلے نے تجھے پیدافرمایا۔ پھر پوچھا: اس کے بعد کونسی؟ فرمایا: یہ کہ تو اپنی اولاد کو صرف اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ پھر پوچھا اسکے بعد کونسی؟ فرمایا: پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔"

زنا قرض ہے جو[زناکار] کے گھر سے وصول کی جاتی ہے

زناکار زنا کے ذریعے اپنے گھر تک دوسروں کیلئے راستہ بناتا ہے۔

''امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے اشعار میں بڑی عمدہ بات کہی، اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

''تم پاکیزہ رہو تمہاری عورتیں پاکیزہ رہیں گی حرام کے قریب جانے سے۔

مال سے دُور رہو کہ یہ بات مسلمان کی شان کے مناسب ہے۔

بے شک زنا قرضہ ہے جب تو کسی سے زنا کرلے گا تو تیرے گھر والوں کی طرف سے قرضہ دلایاجائے گا اسے اچھی طرح جان لے جو زناکرتاہے(اس کے گھر والوں)سے زنا کیاجاتاہے۔

اگر چہ اس کے دیوار کے ساتھ ہو۔اگر تو عقل والاہے تو اس بات کو ذہن میں بٹھالے۔''

ان اشعار کی تائید مندرجہ ذیل قصہ سے بھی ہوجاتی ہے:

حکایت بیان کی جاتی ہے کہ بخاراشہر میں ایک سنار رہتاتھا تھا۔جس کے گھر عرصہ تین سال سے ایک سقّہ پانی پہنچارہاتھا۔سنار کی بیوی بڑی حسین و جمیل تھی۔

ایک دن کیا ہواکہ پانی دیتے دیتے سقّہ نے سنارن کا ہاتھ شہوت سے پکڑ کر چھوڑ دیا۔ شام کو جب سنار گھر واپس لوٹاتو بیوی نے اس سے پوچھاکہ آج اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کیاکام کرکے آیاہے؟اس نے جواب دیاکہ میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیاجو اللہ کی مرضی کے خلاف ہو،لیکن بیوی کے بار بار اصرار پر اسے بتانا پڑاکہ ہاں آج میرے پاس دکان میں ایک عورت آئی تھی۔میرے پاس ایک کنگن تھا میں نے وہ کنگن اس کی کلائی میں پہنا دیا،

مگر اس کی کلائی کا گوراپن دیکھ کر میں مچل گیا اور اس کی کلائی کو پکڑ کر دبا دیا ۔بیوی نے جب یہ کہانی سنی تو نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا کہ سقّہ کی آج کی خیانت کا بس یہی سبب ہے۔ سنار نے اسی وقت سچے دل سے توبہ کی اور بیوی سے بھی معافی مانگی۔

اگلے دن حسبِ معمول سقّہ آیا تو اس نے سنارن سے معذرت کی اور کہاکہ شیطان کے بہکاوے میں آکر مجھ سے غلطی ہوئی۔عورت نے کہا کہ تجھ سے میرا کوئی مطالبہ نہیں ،دراصل قصور میرے شوہر سے اس کی دکان میں ہواتھا۔پھر جب اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کا معاملہ درست کر دیا ۔“

(بدکاریوں کی تباہ کاریاں، ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور،ص:34,33)

باوجود قدرت و ضرورت کے شادی نہ کرنا

استطاعت کے باوجود شادی نہ کرنا گناہِ کبیرہ ہے ۔

☆...☆جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي}

”نکاح میری سنت ہے پس جو شخص میری سنت پر عمل نہیں کرے گا ،وہ مجھ سے نہیں (یعنی میری جماعت سے خارج ہے)۔“(ابن ماجہ کتاب النکاح،باب ماجاء فی فضل النکاح)

☆...☆استطاعت کے باوجودنکاح نہ کرنا کوئی بزرگی نہیں بلکہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اُن سے آپ ﷺ کی عبادت کا حال دریافت کریں ۔جب ان لوگوں کو آپ ﷺ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی عبادت کو کم خیال کرتے ہوئے آپس میں کہا کہ آپ ﷺ کے مقابلے میں ہم کیا چیز ہیں؟اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں ۔۔۔۔(پھراُن میں سے) تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا (یہ حضرات آپس میں گفتگو کرہی رہے تھے) کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگوں نے ایسا ویسا کہا ہے ۔ خبردار! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں،اور تم سے زیادہ تقوی اختیار کرتا ہوں لیکن باوجود اس کے میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار (ناغہ) بھی کرتا ہوں ،(رات میں)نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں ،اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ (یہی میری سنت ہے، لہٰذا) جو شخص میرے طریقے سے انحراف کرے گا ،وہ مجھ سے نہیں۔''

(بخاری ، کتاب ا لنکاح ،باب الترغیب فی ا لنکاح)

سدومیت(Sodomy) کا مرتکب ہونا

قارئین! لوط علیہ السلام کی قوم جن برائیوں میں مبتلا تھی ان میں ایک برائی مرد کا مرد سے وہ کام کرنا تھا جو مرد نکاح کے بعد عورت سے کرتاہے۔ اس کام کیلئے لفظ } لواطت{اور اس کے فاعل کیلئے } لوطی{استعمال کئے جاتے ہیں مگر ایک جلیل القدر نبی علیہ السلام کے نام سے ایک برا لفظ بنانا ہمیں کسی طرح مناسب نہیں لگا اس لئے ہم اس کی جگہ لفظ } سدومیت

Sodomy {اور اس کے فاعل کیلئے لفظ } سدومی یا لونڈے باز{ استعمال کریں گے، قارئین کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ اس کی عادت ڈالیں۔

قارئین! سدوم اس بستی کانام تھا جس میں لوط علیہ السلام اور اس کی قوم رہتی تھیں، اس لئے اس نسبت سے اس گندے فعل کیلئے انگریزی زبان میں بھی لفظ } سدومیتSodomy { مستعمل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{اَ تَاْتُونَ الْفَاحِشَۃَ مَاسَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِیْنَ اَئِنَّکُم لَتَاْتُونَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِنْ دُونِ النِّسَائِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُونَ} (النمل:55)

"کیا تم ایسی برائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی؟کیاتم مردوں سے شہوت پوری کرتے ہو ،اور عورتوں کو چھوڑتے ہو،تم تو بڑی جاہل قوم ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں زنا کوفاحشۃ اور سدومیت کو الفاحشۃ کہاہے۔اسی سے اس گناہ کی سختی اور حد سے تجاوزہونا اور بے حیائی سمجھ میں آتی ہے۔ان دونوں ناموں میں بڑا فرق ہے، وہ یہ کہ فاحشۃ جب نکرہ ہو تو اس کا مطلب ہوتاہے کہ زنا فواحشات میں سے ایک فحش ہے۔لیکن جب شروع میں الف لام لگاکر اسے معرفہ بنالیاجائے تو لفظ الفاحشۃ جامع ہو جاتا ہے ان تما معانی کو جو الفاحشۃ کے آتے ہیں ۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{۔۔۔۔۔۔۔مَلْعُونٌ مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ۔قَالَهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مِرَارًا ثَلَاثًا فِي اللُّوطِيَّةِ} (مسند احمد)

"......لعنت ہے اس پر جو جانور کے ساتھ بدفعلی کرے، ...لعنت ہے اس پر جو قومِ لوط کی طرح کام کرے یعنی مرد سے زنا کرے۔رسول اللہ ﷺ نے مرد سے زنا کرنے والے کے حق میں تین بار لعنت کے الفاظ استعمال کئے ۔"

قومِ لوط پر اس فعل وجہ سے اجتماعی عذاب آیا

جب اس قوم کی جرم دنیا میں قابیل کی جرم کی طرح جدید نوعیت کی تھی ،اسی طرح ان کو سزا بھی عجیب انداز میں دی گئی۔اللہ تعالیٰ نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی جس نے نہ کسی حاضر کو چھوڑا اور نہ کسی غائب کو، حتیٰ کہ ایک تاجر محفوظ جگہ چالیس دن رہا لیکن جب باہر نکلا تو ایک پتھر جو اس کیلئے ہوا میں معلق تھا ، اس پر پڑ گیا اور وہ بھی ہلاک ہوگیا۔عذاب کی شدت بتارہی ہے کہ یہ کام انتہائی درجے کی بے حیائی کاکام ہے۔ فرمانِ باری ہوا:

{فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ }(سورت حجر،آیت:74,73)

"پس ان کو صبح ہوتے ہی ایک آسمانی چیخ نے آپکڑا،ہم نے ان کی بستی کو تہہ وبالا کردیا ، اور ان پر ٹھیکری نما پتھر برسائے۔"

سورت ذاریات میں حِجَارَةً مِّن طِينٍ آیاہے، اور سورت ھود میں حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ مُّسَوَّمَةً آیاہے، مطلب یہ کہ ان پر ٹھیکری نما پتھر

برسائے گئے جو تہہ بہ تہہ تھے ، اور نشاندار تھے یعنی ہر ٹھیکری پر اس شخص کانام لکھاہواتھا جس پر وہ پڑنے والا تھا۔

اس فعلِ بد کی سزااب بھی یہی ہے ۔۔۔۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہماسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ}

”جن کو قومِ لوط کی طرح بے حیائی کاکام(مرد کا مرد سے زنا) کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول بہٖ دونوں کو قتل کر دو۔“

(ابوداوٗد،کتاب الحدود، باب فیمن عملِ عمل قوم لوط)

اس بات پراُمت کا اتفاق ہے کہ سدومیت میں مبتلا شخص کی سزا قتل ہے ،اور یہ اتفاق مذکورہ بالا حدیث کی وجہ سے ہے۔مگر اس میں اختلاف ہے کہ کس طرح قتل کیاجائے؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اغلام باز کو بلندی سے نیچے گرادو،پھر اس پر پتھر برسائو اس لئے کہ قومِ لوط کے ساتھ بھی سزا کی یہی صورت اختیار کی گئی تھی۔

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاعراف آیت:84)

ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولیدرضی اللہ عنہ نے عرب کے مضافات میں ایسے شخص کو پایاجس سے لوگ صحبت کرتے تھے ،جیساکہ عورت سے صحبت کی جاتی ہے ۔انہوں نے خط لکھ کر حضرت ابو بکر صدیقرضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا ۔ اُنہوں نے سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کرکے ان کی

رائے معلوم کی، اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے سب سے زیادہ سخت تھی۔انہوں نے فرمایاکہ اس کام کو ایک نبی علیہ السلام کی اُمت نے کیا تھا اور تم جانتے ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس قوم کا کیا حشر کیا؟لہٰذا میری رائے ہے کہ اسے جلا دیا جائے، چنانچہ اسے جلادیا گیا ۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بستی کی بلند ترین عمارت سے اسے نیچے گرا دیا جائے۔پھر اس پر پتھر مارے جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی سے دونوں کو قتل کرنا بھی آیا ہے ۔"

(بدکاریوں کی تباہ کاریاں، ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور،ص:63)

نماز نہ پڑھنا

☆...☆نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

{اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ}

(مسلم،کتاب الایمان ،باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ)

"آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دیناہے۔"

☆...☆اور فرمایا:

{بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ}

(ابوداؤد، کتاب السنۃ ،باب فی ردالارجائ)

"مومن اور کافر کے درمیان فرق صرف نماز چھوڑنے کا ہے۔"

☆...☆اور فرمایا:

{اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ}

''ہمارے اور کافروں کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے، پس جس نے نماز چھوڑدی اس نے کفر کیا۔ '' (ترمذی، کتاب الایمان ، باب ماجاء فی ترک الصلوۃ)

☆...☆اور فرمایا:

{لیسَ بَینَ العَبدِ وَالشِّرکِ اِلَّا ترکُ الصَّلٰوۃِ فَاِذَا ترکھا فقد اَشرَکَ}

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ،باب ماجاء فین ترک الصلاۃ)

''آدمی اور شرک کے درمیان فرق نماز چھوڑنے کا ہے، پس جس نے نماز ترک کیا اس نے کفر کیا۔''

☆...☆اور فرمایا:

{لاَ تترُکِ الصَّلاَۃِ مُتَعَمِّدًا فَاِنَّہٗ مَنْ ترَکَ الصَّلاَۃِ مُتَعَمِّدًافقد بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمّۃُ اللہِ وَ رَسُولِہٖ} (مسند احمد)

''قصداً نماز چھوڑنا(مومن کی شان نہیں) پس جس نے قصداً نماز چھوڑ دی ،اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس بیزار ہیں۔''

☆...☆اور فرمایا:

{مَنْ ترَکَ الصَّلاَۃِ سُکرًا مرَّۃً وَّاحِدَۃً فَکَاَنَّمَا کانَتْ لَہُ الدُّنْیَا وَ مَا عَلَیھَا فَسُلِبَھَا وَ مَنْ ترَکَ الصَّلاَۃِ اَرْبَعَ مرَّاتٍ سُکرًا کانَ حَقًّا عَلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِینَۃِ الْخَبَالِ۔قِیلَ وَ مَا طِینَۃُ الْخَبَالِ یَا رَسُولَ اللہِ ﷺ؟ قَالَ عُصَارَۃُ اَھْلِ جَھَنَّمَ} (مسند احمد)

''جس نے نشے کی وجہ سے ایک وقت نماز ترک کیا، یہ اس کیلئے دنیا کے نقصان سے زیادہ ہے۔اور جس نے چار وقت نماز ترک کیا، تو اللہ تعالیٰ

اس کو طینۃ الخبال پلائے گا ، پوچھا گیا طینۃ الخبال کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ ۔فرمایا: جہنمیوں کی پیپ۔“

☆...☆حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،فرمایا:

{ لَا حَظَّ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلَاۃِ } (مئوطا، کتاب الطہارۃ)

”جس نے نماز پڑھنا چھوڑ دیا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“

...جو مسلمان پنج وقتہ نماز کو اپنے لئے ضروری نہ سمجھے، یا اپنے آپ کو اس ربّانی حکم سے آزاد سمجھے، وہ بلا شک کافر ہے۔ یا جو مسلمان اللہ تک پہنچنے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے نماز اوردیگر شرعی عبادت کے علاوہ اور طریقے ہونے کا عقیدہ رکھے وہ بلا شک کافر ہے، اور اس کو بزرگ سمجھنا اپنی عقل پر تھوکنے اور شریعت محمدی۔علی صاحبہا الف الف سلام۔ سے انکار کے برابر ہے۔

رمضان کے روزے بلا عذر نہ رکھنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمضَانَ مِنْ غَیرِ رُخْصَۃٍ وَ لَا مَرَضٍ لم یَقْضِ عَنہُ صَومُ الدَّھرِ کُلِّہِ وَ اِنْ صَامہٗ} (ترمذی ،کتاب الصوم ،باب ماجاء فی الافطار متعمدا)

”جس نے بغیر کسی عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھا تو اس کی قضا پورے عمر کے روزے بھی نہیں ہوسکتے، اگر رکھ بھی لے۔“

یعنی پہلے تو ایسے شخص سے پوری عمر کے روزے رکھنا ایک ناممکن کام ہے لیکن اگر رکھ بھی لے تو اس ایک روزے کا بدلہ نہیں ہوسکتے جسے رمضان کے مہینے میں قصداً نہیں رکھا۔

زکوۃ نہ دینا

☆...☆نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

" اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:...اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں... نماز قائم کرنا...زکوٰۃ ادا کرنا ... بیت اللہ کا حج کرنا ...رمضان کے روزے رکھنا ۔"

(بخاری،کتاب الایمان، باب دعائکم ایمانکم)

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ فَلْيُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهِ} (طبرانی فی الکبیر)

" جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتاہو، اس پر لازم ہے کہ اپنی مال کازکاۃ ادا کرے۔"

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ ـ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ـ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ} (بخاری ، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ)

"اللہ جس کو مال دے ، اور وہ اس کا زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ، جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے(داغ)

ہوں گے، کی شکل بن کراس کے گلے کا طوق ہوجائے گا ،پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کہے گا:" میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔"

☆...☆اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں پہلے سے بتایاکہ:

"(قیامت کے دن) اُونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو خوب موٹے تازے اچھے بن کر آئیں گے ۔ اور اپنے مالک کو پاؤں سے رو ندیں گے۔اور اسی طرح بکریاں بھی جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو اچھی موٹی تازی بن کر مالک کو کھروں سے رو ندیں گی، اور سینگوں سے ماریں گی۔آپﷺ نے فرمایا بکریوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر پہنچ کران کا دودھ دوہا جائے۔ آپﷺ نے فرمایا ایسا نہ ہوکہ تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو(اور یہ شخص مجھ کو پکارکر) کہے محمد ﷺ ! مجھ کو بچائیو۔(اس وقت) میں کہونگا میں کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچادیا تھا۔اور ایسا نہ ہوکہ کوئی اُونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے وہ بڑ بڑ کر رہا ہو پھر کہے محمدﷺ! مجھ کو چھڑائیو۔ میں کہو ں گا میں کچھ نہیں کر سکتا ۔میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچادیا تھا۔"(بخاری ،کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ)

☆...☆آپﷺ نے فرمایاکہ :

"معراج کی رات ایک ایسی قوم پرمیرا گزر ہوا کہ ان کی شرمگاہ پر آگے اور پیچھے چیتھڑے لپٹے ہو ئے تھے اور وہ مویشیوں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے ۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ

ادا نہیں کرتے تھے ۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا اور آپ کا ربّ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۔" (مسائلِ زکوۃ)

...زکٰوۃ ادا نہ کرنے والوں کیلیئے جو سزائیں اللہ تعالیٰ نے آخرت میں تجویز فرمائی ہیں وہ تو الگ ہیں۔یہ عذاب تو حشر ہی سے شروع ہو جائیگا۔ جس طرح بعض سنگین مجرموں پر مقدمہ فیصل ہونے سے پہلے ہی کچھ سختیاں حوالات ہی سے ہونے لگتی ہیں اور عدالت میں بھی ان کو ذلّت و رسوائی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے ۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ان باغی مجرموںکیساتھ بھی حشر میں ایسا ہی ہوگا۔

☆...☆ایک اور حدیث میں ہے کہ :

"جس شخص نے اپنے مال کی زکٰوۃ ادا کردی اس نے اس کے شر کو دور کر دیا۔"

(کنز العمال،،،، مجمع الزوائد)

☆...☆ایک اور حدیث میں ہے کہ:

" اپنے مالوں کو زکٰوۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو، اور مصائب کے طوفان کا دعا و تضرع سے مقابلہ کرو۔"(ابو دائود)

زکاۃ نہ دینے کا دنیاوی وبال

زکاۃ نہ دینے کا اُخروی وبال تو ہے ہی ،اس دنیا میں بھی اس کا وبال ملتاہے۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو قوم زکاۃ دینا چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتاہے۔ اور اپنے مال کی زکاۃ دینا چھوڑ دیں گے تو ضرور آسمان سے بارشیں روک دی جائیں گی، حتی کہ اگر چوپائے نہ ہو تو ایک قطرہ نہ برسے ۔"یعنی جو برستی بھی ہو تو چوپایوں کی خاطر۔

(شعب الایمان للبیہقی، کتاب لاتشدید علی منع زکاۃ المال،،،، طبرانی فی الکبیر)

خواتین کیلئے بڑی وعید اور مقامِ عبرت۔۔۔۔زیورات کی وجہ سے

☆...☆عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کرتاہے کہ :

" ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم اس کی زکاۃ اداکرتی ہو؟ اس نے کہا : نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا : کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن اس کی جگہ آگ کے دو کنگن پہنا دے ؟ اس عورت نے بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اُتارے اور نبی کریم ﷺ کو پیش کئے اور کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔" (ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب الکبز ماھو؟ و زکوۃ الحلّیِ)

سونے چاندی کے کتنی مقدار پر زکاۃ فرض ہے؟

...اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو، چاندی، نقد روپیہ یا مالِ تجارت نہ ہو تو اس صورت میں ساڑھے سات تولے سونے پر زکاۃ فرض ہے اس سے کم پر نہیں ۔

...لیکن اگر کسی کے پاس کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ نقد مالیت ہو تو پھر سب کو ملاکر دیکھا جائے گا کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر بنتی ہے یا نہیں۔اگر بنتی ہے تو زکاۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔مثلاً کسی کے پاس صرف ایک تولہ سوناہے مگر ساتھ ہی سو ، دو سو روپے ، یا کچھ نہ کچھ چاندی بھی ہے تو اگر ان میں سے دو چیزوں کی قیمت بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر بنتی ہے تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔

... آج کل کسی کے پاس ایک تولہ سونا بھی ہو تو اس پر زکاۃ فرض ہے اس لئے کہ ساتھ میں ضرور کچھ نہ کچھ نقد یا کچھ نہ کچھ چاندی ہوتی ہے۔اگر کسی خاتون کے پاس زکاۃ دینے کیلئے نقدی نہیں ،اور شوہر بھی اس کی طرف سے دینا نہیں چاہتا تو پھران زیورات سے ہی چالیسواں حصہ کاٹ کر دینا ہوگا، مگر ہرحال میں زکاۃ اداکرنا ہی ہے۔

...نقد مالیت اور مال تجارت کی طرح زیورات پر بھی زکاۃ پر فرض ہونے کیلئے اس پر سال کا گزرنا ضروری ہے ۔ مثلاً اگر آج 19اگست 2014ء کوشوہر کی طرف سے دلہن کو بطورِ مہر زیورات ملے توآج یہ عورت ان زیورات کی مالکہ ہوئیں۔مگر زکاۃ آج دینا فرض نہیں ہوا بلکہ جب ان زیورات پر سال گزر جائے تو ان کا زکاۃ دیناپڑے گا۔اس لئے شمسی سال سے10دن کم کرکے اگلے سال یعنی 2015ء کے 9 اگست کو ان زیورات کا زکوۃ دینا

پڑے گا۔ 10دن اس لئے کم کئے کہ زکاۃ کی فرضیت چاند کے حساب سے ہے شمسی سال کے حساب سے نہیں۔

...یہ بھی یاد رہے کہ زکاۃ کے حساب کیلئے تاریخ کا اعتبار ہے،جس تاریخ کوسال پوراہوجائے اسی تاریخ کو زکوۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔جس وقت بھی زکاۃ اداکرے گااعتبار اسی تاریخِ وجوب کا رہے گا۔اگلے سال بھی چاند کے حساب سے اسی تاریخ میں زکاۃ واجب ہوجائے گی جس تاریخ پر پچھلے سال واجب ہوئی تھی۔اگر چاند کا حساب رکھنا مشکل ہو تو ہر سال شمسی سال سے دس، دس دن کم کیجئے۔

...یہ بھی یاد رہے کہ جس تاریخ کو کسی شخص کے پاس نصاب کے برابر مالیت(سونا وغیرہ) آجائے اسی تاریخ سے قمری سال کے حساب سے پورا سال گزرنے پر جتنی رقم (یا سونا وغیرہ) اس کی ملکیت میں ہو ، اس کی زکاۃ واجب ہے۔مثلاً کسی کا سالِ زکوۃ یکم محرم ہے (یعنی یکم محرم کویہ شخص صاحبِ نصاب ہوا تھا) تو اگلے سال یکم محرم کو اس کے پاس جتنا مال ہو، اس پر زکاۃ اداکرے، خواہ اس میں سے کچھ مال،سونا وغیرہ دو مہینے پہلے ملا ہو ، یا دو دن پہلے ملاہو۔

...یہ بھی یاد رہے کہ زکاۃ کی دائیگی کیلئے شرعاً کوئی مہینہ یا دن مقرر نہیں بلکہ جس مہینے کے جس تاریخ کو کوئی صاحبِ نصاب ہوا ، اگلے سال (چاند کے حساب سے)اسی تاریخ کو زکوۃ ادا کرنا واجب ہے۔

...شروع میں جس قیمت پر زیورات خریدے گئے ہو، زکوۃ کی ادائیگی میں اس قیمت کا اعتبار نہیں بلکہ زکوۃ ادا کرتے وقت جو قیمت ہوگی اس کے

مطابق حساب لگاکر زکوۃ ادا کیا جائے گا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: جدید فقہی مسائل،،، مکمل و مدلل مسائلِ زکوۃ،ناشر ادارہ اسلامیات لاہور ،، فتاوی ادرالعلوم دیوبند،،، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

...نقد مال کا نصاب بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے یعنی اگر کسی کے پاس سونا، چاندی یا مالِ تجارت کچھ بھی نہ ہو ،صرف نقدروپیہ ہو تو دیکھا جائے گا کہ اتنی رقم سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدا جاسکتاہے یا نہیں ۔اگر اس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی خریدنے کے برابر رقم موجود ہو تو اسے صاحبِ نصاب قرار دیاجائے گا، اور اس پر زکوۃ فرض ہوگا۔(مکمل و مدلل مسائلِ زکوۃ)

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

☆...☆حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ ملکَ زَادًا وَ رَاحِلَۃً تُبَلِّغُہُ اِلَی بَیتِ اللہِ وَ لمْ یَحُجَّ فَلاَ عَلَیہِ اَنْ یَموتَ یَہودِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا} (ترمذی کتاب الحج ،باب ماجاء فی التغلیظ فی ترک الحج)

”جو شخص سامانِ سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتاہوجو اسے بیت اللہ تک پہنچائے (یعنی بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتاہو)، اور اس کے باجود بھی وہ حج نہ کرے تو اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہوکر مرے۔“

...اس حدیث کی شرح میں شارحِ مشکوۃ علامہ طیبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"اس مسلمان کا اس حال میں مرنا (کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کیاہو) اور یہودیت یا نصرانیت پر مرنا ایک برابر ہے اوراس شدید وعیدکا مقصد سزاسنانے میں شدت اور مبالغہ ہے(حقیقیاً یہودی اور نصرانی ہو کر مرنا نہیں) ۔"(مرقاۃ شرح مشکوۃ)

☆...☆اورحضرت ابو اُمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَ لَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَ اِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا}

(سنن دارمی، و من کتاب المناسک، باب من مات ولم یحج)

"جسے کسی ظاہری سبب،ظالم بادشاہ یا رکاوٹ بننے والی مرض نے حج سے نہ روکا اور حج کئے بغیر مرا توخواہ یہودی ہوکر مرے خواہ نصرانی ہوکر مرے۔"

ناپ تول میں کمی کرنا

ارشادِ ربّانی ہے:

{وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ} (سورت المطففین،آیات:3,2,1)

"بربادی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے،کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب لوگوں کو ناپ کر،یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔"

☆...☆اورحضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{لَنْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ اِلَّا اُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَ شِدَّةِ الْمَئُونَةِ وَ جَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ} (ابن ماجہ، کتاب الفتن ، باب العقوبات،، طبرانی فی الاوسط)

"جس قوم میں ناپ تول میں کمی کا رواج ہوجاتاہے ،اللہ تعالیٰ ان پر قحط سالی، تکالیف اور بادشاہ کے ظلم جیسے عذاب مسلط فرماتاہے۔"

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

{يَا مَعْشَرَ الْاَعَاجِمِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ۔يَا مَعْشَرَالتُّجَّارِ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَلَّاكُمْ اَمْرَيْنِ اَهْلَكَ بِهِمَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ: اَلْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ}

(سنن الکبری للبیہقی)

"اے گروہِ عجم!اور ایک روایت میں اے تاجروں کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے دو کام تمھارے سپرد کئے ہیں جن سے پہلی اُمتوں کو ہلاک کیاہے: ایک ہے ناپ اور دوسرا ہے تول۔"

☆...☆اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"...جس قوم میں خیانت پیداہوتاہے اللہ تعالیٰ ان کے دل میں دشمن کا رعب ڈالتا ہے، ...اور جس قوم میں زنا ہونے لگے تو اس میں اموات کی کثرت ہوجاتی ہے، ... اور جس قوم میں ناپ تول میں کمی کرنا پیدا ہوجاتاہے تو ان کا رزق کم کیا جاتا ہے۔"

(مئوطا،کتاب الجہاد،باب ماجاء فی الغلول)

تکبر کرنا

خودپسندی ،دوسروں سے خود کو بڑا سمجھنے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے کانام تکبر ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ} (سورت النحل:23)

''بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

اور فرمایا:

{وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ} (سورت لقمان:18)

''اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر، اور زمین پر اکڑ کر مت چل، بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔''

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{اَلْکِبْرِیَائُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْھُمَا قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ}

(ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر)

'' بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے،جو شخص بھی ان دونوں صفات کے حصول کیلئے مجھ سے منازعت کرے گا ،اس کو میں جہنم میں ڈال دوں گا۔''

☆...☆اورحضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" وہ شخص جنت نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو۔یہ سن کر ایک شخص نے پوچھا :یا رسول اللہﷺ! ہر آدمی پسند کرتاہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اس کے جوتے اچھے ہو ۔آپﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ دراصل تکبر حق سے سرکشی کرکے اسے نہ ماننا اور لوگوں کو ذلیل وحقیر جاننے کانام ہے۔"
(مسلم،کتاب الایمان ،باب تحریم الکبر و بیانہ)

کسی کے پیغامِ نکاح کے اُوپر پیغام دینا۔۔۔کسی کے سودے کے اُوپر سوداکرنا

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عمررضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺنے فرمایا:

{لاَ یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلَی بَیعِ بَعْضٍ وَ لاَ یَخْطُبْ بَعْضُکُمْ عَلَی خِطْبَۃِ بَعْضٍ۔ و فی روایۃ۔ اَ لاَّاَنْ یَّاْذَنَ لَہٗ}

(صحیح مسلم ،کتاب ا لنکاح، باب تحریم الخطبۃ علی ضطبۃ اخیہ۔۔۔۔۔)

"نہ بیچے کسی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغامِ نکاح دے کوئی دوسرے کے پیغامِ نکاح پر، اور ایک روایت میں اتنا اضافہ بھی ہے کہ: جب اجازت دے وہ پیغام والا کسی کو۔"

... ایک مسلمان نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں کہ اس کی چیز واپس کرواکے اپنی چیز بیچے،... اسی طرح جب ایک مسلمان نے کسی عورت کو پیغامِ نکاح دیا تو وہ عورت جب تک اس کی پیغام کو رَد نہ کرے تب تک دوسرا شخص اس عورت کو پیغامِ نکاح نہ دے۔ اور یہ حدیث اس طرح پیغام کے اُوپر پیغام دینے کے گناہِ کبیرہ ہونے پر واضح دلیل ہے۔

اگر ہم نبی کریم ﷺ کی اس ارشاد پر عمل کرے تو معاشرہ کتنے فسادوں اور عداوتوں سے پاک ہوجائے گا ، اس کا اندازہ ہر باشعور انسان بآسانی لگا سکتاہے۔

تصویر سازی

سجاوٹ و آرائش کیلئے جانداراشیاء کی تصویر یں بنانے کے حرام ہونے پرپوری اُمت کا اجماع ہے۔

☆...☆عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایانبی کریم ﷺ نے:

{اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً یَومَ الْقِیَامۃِ الْمُصَوِّرُونَ}

(بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ)

”قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کیلئے ہوگا۔“

☆...☆عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی مسند احمد کی روایت میں اس کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے:

{اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً یَومَ الْقِیَامۃِ الْمُصَوِّرُونَ، یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوا مَا خَلَقْتُمْ}

(مسند احمد)

”ان(تصویر سازوں ، مجسمہ سازوں) کو کہاجائے گا کہ جن چیزوں کی تصویریں بنائی تھیں اب (ان میں روح ڈال کر) ان کو زندہ کرو۔“

☆...☆اوراُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایانبی کریم ﷺ نے:

{قَاتَلَ اللہُ قَوْمًا یُصَوِّرُونَ مَالَا یَخْلُقُونَ} (طبرانی فی الکبیر)

"اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والوں کو ہلاک کرے، اس چیز کو بناتے ہیں جس کو پیدا نہیں کر سکتے۔"

☆...☆اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایانبی کریم ﷺ نے:

{اَشَدَّ اَہْلِ النَّارِ عَذَابًا یَومَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ وَ اِمَامٌ جَائِرٌ وَ ھٰؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُونَ} (طبرانی فی الکبیر)

"قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان کیلئے ہوگا ...جس نے اللہ کے نبی کو قتل کیاہو ، ...یا جو اللہ کے نبی کے ہاتھوں قتل ہواہو،... اور ظالم حکمران... اور تصویر بنانے والے۔"

☆...☆عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایانبی کریم ﷺ نے:

"ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلے ایک جاندار بنایاجائے گا جو اس مصور کو جہنم میں عذاب دے گا۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:اگر تو نے ضرور تصویر بناناہی ہو تو درخت یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنالو ۔"

(مسلم ، کتاب اللباس والزینۃ،باب تحریم تصویرصورۃ الحیوان۔۔)

...اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ قدرتی مناظر کی منظر کشی کرناجائزہے۔

☆...☆سیدۃعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

" سیدۃ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ملک حبشہ ہیں بصاریٰ کا ایک گرجا دیکھا جس میں تصاویر بھی تھیں۔ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہانے یہ چشم دید واقعہ آنحضرت ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :ان میں اگر کوئی صالح اور دیندار شخص فوت ہوجاتا تو یہ لوگ اُس کی قبر کے پاس مسجد بنا لیتے اور پھر اس مسجد میں فوت شدہ شخص کی تصویر بنا کر لٹکا دیتے تھے۔اللہ کے نزدیک وہ بد ترین مخلوق تھیں ۔ ان لوگوں میں بیک وقت دو فتنے جمع ہو گئے :ایک قبروں کا اور دوسرا تصاویر کا۔" (بخاری، باب الصلوۃ فی بیعۃ و ایضاً باب البناء علی القبور)

منافقت کرنا

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{آیَۃُ المنافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ}

"منافق کی تین نشانیاں ہیں:...جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور... جب وعدہ کرے تو اس کو توڑدے ، ...اورجب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔"(بخاری، کتاب الایمان ،باب علامۃ المنافق)

☆...☆اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص میں بھی یہ چار خصلتیں ہو ، وہ خالص منافق ہے، اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی بھی ایک خصلت موجود ہو ، اس میں

منافقت کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ اس خصلت کو چھوڑ دے : ...جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے،... جب بات کرے تو جھوٹ بولے ، اور... جب وعدہ کرے تو اس کو توڑدے، اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔"

(بخاری، کتاب الایمان ،باب علامۃ المنافق)

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِنّ مِنْ شَرّ النَّاسِ ذُو الوَجْھَینِ الذِی یَاْتِی ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ}

(مسلم،کتاب البر والصلۃ والادب، باب ذم ذی الوجہین و تحریم فعلہ)

"لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جو دو منہ رکھتاہو،ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتاہے ، اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتاہے۔"

☆...☆اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَینِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ لِسَانَانِ مِنَ نَارٍ یَومَ الْقِیَامَۃِ}

(صحیح ابن حبان)

"جو دنیا میں دوغلا اور دو رُخا ہو ،قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔"

☆...☆اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{ذَا اللِّسَانَین فِی الدُّنیَا لَہ، لِسَانَانِ مِنَ نَارٍ یَومَ القِیَامۃ} (طبرانی فی الکبیر)

”جو دنیا میں دوزبان والا(دوغلا)ہو، قیامت کے دن بھی اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔“

گالی دینا

گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔

☆...☆سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَن یَضمَن لِی مَابَینَ لِحیَیہِ وَ مَابَینَ رِجلَیہِ اَضمَن لَہُ الجنَّۃ}

” جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی(گناہوں میں ملوث نہ ہونے کی) ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتاہوں۔“(بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان)

☆...☆اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{سبَابُ المُسلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُہ، کُفرٌ}

”مسلمان کو گالی دینا فسق(گناہ) اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔“

(بخاری، کتاب الادب ، باب ما یُنھَی من السِّبَاب واللعن)

...یہاں کفر سے مراد کُفرٌ دُونَ کُفرٍ ہے۔بقول امام نووی رحمہ اللہ:

"اس قسم کے کفر سے مراد کفرِ شرعی نہیں(جس سے انسان ملتِ اسلامیہ سے خارج ہوتاہے) بلکہ ناشکری اور احسان فراموشی ہے۔"

(شرح النووی علی مسلم، کتاب الایمان)

کُفْرٌ دُونَ کُفْرٍ کامطلب یہ ہے کہ کسی بات کی شدت ظاہر کرنے کیلئے اسے کفریعنی کفر کی چیز کہا جاتا ہے مگر حقیقیاً ملتِ اسلامیہ سے خارج کرنے والی کفر مراد نہیں ۔

☆...☆اورحضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَا شَيْئٌ اَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤمِنِ يَومَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ}

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حُسْنِ الْخُلُقِ)

"قیامت کے دن مؤمن کے نامہ اعمال میں سب زیادہ وزنی عمل اچھا اخلاق ہوگا، اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان شخص کو پسند نہیں فرماتا۔"

عالم یا خطیب کا اپنی کہی ہوئی بات پر خود عمل پیرا نہ ہونا

جب عالم کے قول اور فعل میں تضادہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ سزا ملے گی:

☆...☆ ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ یَطَّلِقُوْنَ عَلٰی اُنَاسٍ مِنْ اَہْلِ النَّارِ، فَیَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ فَوَاللّٰہِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّۃَ اِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا بِکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اِنَّا کُنَّا نَقُوْلُ وَ لَا نَفْعَلُ} (طبرانی)

"کچھ جنتی جھانک کر دوزخ میں کچھ لوگ دیکھیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ تم کس سبب جہنم میں داخل ہوئے، اس لئے کہ اللہ کی قسم! ہم تو انہی باتوں پر عمل کرنے کے سبب جنت میں داخل ہوئے جو تم سے سیکھے تھے؟ یہ جہنمی جواب دیں گے کہ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم جو بات کہتے اس پر خود عمل نہ کرتے۔"

...اللہ ہم سب کو ایسے غیر نافع علم سے محفوظ رکھے ، اور علمِ نافع نصیب فرمائے، آمین۔

☆...☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"معراج کی رات میرا گزر ان لوگوں کے پر سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے ۔پس میں نے جبریل سے پوچھا: کہ یہ کون لوگ ہیں؟جواب ملا: یہ دنیادار واعظ اور خطیب ہیں ، یہ لوگوں کو نیک کاموں کیلئے کہتے تھے مگر اپنے آپ کو بھلایا تھا (یعنی اپنی کہی ہوئی بات پر عمل پیرا نہ تھے) ۔ "

(مسند احمد،،مستدرک حاکم،،،مصنف ابن ابی شیبہ،،،طبرانی فی الاوسط،،، شعب الایمان)

☆...☆ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

"کہ یہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔"

...ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ (جبریل علیہ السلام نے میرے پوچھنے پر بتایا کہ):

"یہ تیرے اُمت کے خطیب اور واعظ ہیں۔"

حصولِ دنیا کیلیئے علمِ دین سیکھنا

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ قَرَئَ الْقُرْآنَ یتاکل بہ الناس جاء یوم القیامۃ و وجھہ عظم لیس علیہ لحم}

"جس نے قرآن صرف اسلئے سیکھا کہ اس پر لوگوں سے کچھ وصول کرکے کھائیں تو (ایساعالم) قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگا،اس پر گوشت نہ ہوگی۔" (شُعُبُ الایمان للبیہقی)

...اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مما یُبْتِغَی بِہِ وَجْہِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ لاَ یَتَعَلَّمُہُ اِلَّا لِیُصِیبَ بِہِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا لم یجد عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَعْنِی رِیْحَھَا}

"جن نے اس علم کو ، جس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے، دنیا وی فائدے کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی۔"

(ابوداؤد، کتاب العلم ،باب فی طلب العلم لغیراللہ تعالیٰ)

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ متوفی 176 1ہجری رقمطراز ہیں:

"یہیں لکھیا ہوں دنیا کیلئے علمِ دین سیکھنا حرام ہے جس سے غرض یہی معلوم ہوتی ہو ،بدو وجہ،اول:تو یہ کہ ایسا شخص غالباً غرضِ دنیوی کے واسطے دین کے اندر ایک ضعیف سی تاویل کرکے تحریف (تبدیلی)کرسکتا ہے، لہٰذا اس کا راستہ بند کرنا ضروری ہوا۔دوسرے: یہ کہ اس میں قرآن و حدیث کی بے حرمتی اور اس کی ہتک ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایاہے کہ جب کسی سے کوئی علمی بات جس کو وہ جانتا ہو، دریافت کی جائے پھر وہ چھپائے، تو قیامت کے روز اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی ۔"

(حجۃ اللہ البالغۃ،باب اتباع کتاب وسنت،ناشر دارالاشاعت کراچی)

کتمانِ حق یعنی حق بات چھپانا

...حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ}

"جس (عالم) سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی پھر اس نے (حق بات) چھپائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالے گا۔"

(ابوداؤد، کتاب العلم ،باب کراہیۃ منع العلم)

...ایسے عالم کی توبہ قبول نہ ہوگی اس وقت تک جب تک وہ علی الاعلان اس عمل سے توبہ نہ کرے۔

سورت بقرہ ،پارہ :2کی آیت:160میں حق چھپانے والوں کیلئے لعنت کی وعید ذکر کرنے کے بعد اعلان ہوتا ہے کہ جو لوگ اس عمل سے توبہ کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کو معاف فرمائے گا :

{اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ}

(سورت بقرہ،آیت:160)

"بے شک جو لوگ ہمارے نازل کردہ احکامات اور طریقے اس کے بعد کہ ہم نے ان کو کتاب (قرآن) میں لوگوں کیلئے بیان کیا ہے، چھپاتے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر ان (پر لعنت نہیں)جو توبہ کرے ،اور اپنے اعمال درست کرے اور وضاحت کرے(ان باتوں کی جن کو چھپایا تھا) تو ایسے لوگوں کا توبہ قبول کرتا ہوں اوربے شک میں سب سے بڑھ کرتوبہ قبول فرمانے والا ہوں۔"

{تابوا و اصلحوا} یعنی توبہ کرے، اور اپنے اعمال درست کرے یعنی آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا عزمِ صمیم کرے،یہ عام لوگوں کا توبہ ہے ۔

...عالم کے توبے کا حال دیکھئے ،وہ تومسجد کے منبر پراپنے مقتدیوں کے سامنے باقاعدہ اعلان کرے گا کہ آج تک فلاں فلاں باتیں میں نے تم لوگوں

سے چھپائے تھے ، یا کسی ڈر، خوف، لالچ ، دنیاوی مفادات یا کسی تعصب کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کیا تھا، آج میں ان سے توبہ کرتاہوں ،اور سب مسائل کو ایک ایک کرکے بتائے گا۔{ و بینو ا }یعنی واضح کرے۔

مختلف مفسرین کے تفاسیر سے حوالے ملاحظہ کیجئے:

1۔ تفسیر بغوی اور تفسیر جلالین: {و بینوا} ماکتموا:یعنی جن چیزوں کو چھپایاتھا اسے بیان کر دے ۔"

2۔ تفسیر ابن کثیر: {و بینوا} للناس ماکانواکتموہ: جن باتوں کو چھپاتاتھا ان کو لوگوں کے سامنے بیان کرے۔"

3۔ تفسیر بیضاوی: {و بینوا} ما بینہ اللہ فی کتابھم لیتم توبتہم:"توبہ مکمل کرنے کیلئے شرط یہ ہے کہ جن باتوں کواللہ نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں،اور اس نے لوگوں سے چھپائے تھے ان سب کو واضح کرے ۔"

4۔ تفسیر کبیر: {و بینوا} فدلت ہذہ الآیۃ علی ان التوبۃ لاتحصل الا بترک کل مالاینبغی و بفعل کل ماینبغی:"یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ توبہ کیلئے ضروری ہے کہ جو کام ناجائز ہیں ان کو چھوڑا جائے اور جو جائز ہیں ان پر عمل کیا جائے۔"

5۔ تفسیر روح المعانی: {و بینوا}ای اظہروا مابینہ اللہ تعالی للناس معاینۃ و بھذین الامرین تتم التوبۃ:"یہ کہ لوگوں کے سامنے ان چیزوں کو ظاہر کرے جنہیں اللہ عزوجل نے نازل فرمائے ہیں اور ان دو چیزوں (چھوڑنے اور بیان کرنے)سے ہی توبہ کی تکمیل ہوگی۔"(ان کے بغیر نہیں)۔

اور یہ سب اس لئے کہ عالم اکیلا نہیں ڈوبتا بلکہ حق چھپاکر وہ ایک کثیر تعداد لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ڈبو دیتا ہے ، اسی لئے تو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ متوفی 774ھ ہجری لکھتے ہیں :

"مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اَن پڑھ لوگوں سے اتنا درگزر کرے گا جتنا جاننے والوں (یعنی عالموں) سے نہیں کرے گا۔بعض آثار ہیں یہ بھی وارد ہے کہ عالم کو ایک دفعہ بخشا جائے تو عام آدمی کو ستر دفعہ بخشا جاتا ہے، (کیونکہ)عالم اور جاہل یکساں نہیں ہوسکتے۔" (تفسیر ابن کثیر، بقرہ: 44)

اشیاء میں ملاوٹ کرنا

اشیاء ہیں ملاوٹ کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، اس لئے کہ اس میں دھوکے کے ساتھ ساتھ خریدار سے کم قیمت چیز کی زیادہ قیمت وصول کی جاتی ہے، گھٹیا چیز کو اعلیٰ چیز کی قیمت پر بیچنا دھوکہ ہے اور دھوکہ حرام ہے، اور اس طرح حاصل کردہ رقم بھی حرام ہے۔

آج کل زیاہ کمائی کیلئے چائے میں مسور کا چھلکا اور سالن مصالحوں میں دیگر نامناسب اشیاء ملاکر ان کا وزن بڑھایا جاتا ہے مگر زیادہ کمائی کے چکر میں اس]پاگل ملاوٹی [کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس طرح وہ قبر و آخرت میں عذاب کی مقدار بھی بڑھا رہا ہے۔

اسی طرح دودھ کا مقدار بڑھانے اور زیادہ کمانے کیلئے دودھ میں پانی ملانا بھی حرام ہے جس سے حاصل کردہ پیسے حرام اور جہنم میں جانے کا یقینی

سبب ہے۔مندرجہ ذیل حدیث غور سے پڑھیۓ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے سے باز آییۓ۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے قریب سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا ۔ آپ ﷺ نے پوچھا : کیسے بیچتے ہو؟ اس نے قیمت بتادی۔اس وقت اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو وحی آئی کہ ہاتھ اس کے اندر داخل کرو،آپ ﷺ نے ہاتھ داخل کرکے دیکھا تو دانے بھیگے تھے ۔اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔"

(ابوداؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی النہی عن الغش)

...ملاوٹ کی مذمت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اس غلہ بیچنے والے کویوں نصیحت فرمائی:

"جب آپ ﷺ نے اس میں بھیگا پن دیکھا تو پوچھا: اے غلہ بیچنے والے! یہ کیاہے؟ اس نے عرض کیا: اس پر بارش برسی ہے(اس لئے بھیگاہے)،آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان بھیگے دانوں کو اُوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ خریدنے والے ان کو دیکھ لیتے۔اور پھر فرمایا: جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ۔ "

(ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراہیۃ الغش فی البیوع)

☆...☆اورحضرت قیس بن ابو غزرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک غلہ بیچنے والے کے پاس سے گزرے، تو اس سے پوچھا : اے غلہ بیچنے والے کیا اُوپر نیچے سب غلہ ایک جیسا ہے؟اس نے کہا:

ہاں ۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا وہ اُن میں سے نہیں۔"(طبرانی)

...اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ مسلمان کے ساتھ دھوکہ کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا، ہم ایک غلہ بیچنے والے کے پاس سے گزرے۔ نبی کریم ﷺ نے غلے میں ہاتھ ڈالا تو اندر سے بیکار غلہ نکلا،تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ملاوٹ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔"(طبرانی فی الکبیر)

...اس سے ملاوٹ کرنے والے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملاوٹ عذاب کے لحاظ سے کتنا سخت جرم ہے ۔

ملاوٹ کی ایک عام صورت جسے لوگ گناہ نہیں سمجھتے، نعوذ باللہ۔

آج کل لوگ گڑ میں ملاوٹ کا یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ رنگ کاٹ ڈال کر اس کا رنگ بدلواتے ہیں ، بعض علاقوں میں اس کے خاص ماہر لوگ ہوتے ہیں جو گھی، چینی وغیرہ کے استعمال سے اس کی من پسند رنگ بناتے ہیں۔ایسے تمام طریقے ملاوٹ کے زمرے میں آتے ہیں ، اور حرام ہیں۔

ایسے دھوکہ باز اور لالچی لوگ جب مفتی حضرات سے فتوی پوچھتے ہیں تو اس میں بھی دھوکہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس سے ہمارامقصد رنگ کی صفائی ہوتی ہے مگر رنگ کی صفائی کا مقصد نہیں بتاتے، وہ یہ کہ

ہزار روپے کی چیز بارہ سو میں بیچنا ہی اس کا اصل مقصد ہوتاہے۔اس طرح کی ملاوٹ ، ملاوٹ کے ساتھ ساتھ دھوکہ اور ناجائز طریقے سے پیسے کے حصول میں بھی آتاہے۔

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتیان سے اس بارے میں فتوی پوچھاگیا:

سوال:- بعض علاقوں ہیں گُڑ صاف کرنے کیلئے رنگ کاٹ (خاص قسم کا کیمیکل) استعمال کیا جاتا ہے تاکہ سفید ہوکر قیمت بڑھ جائے ،کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور بیع پر کیااثر پڑے گا؟

جواب: اگر گڑ کی صفائی اور اس کا معیار بہتر بنانے کیلئے رنگ کاٹ استعمال کیاجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔تاہم اگر رنگ کاٹ کے استعمال کا مقصد ادنیٰ قسم کو اعلیٰ ظاہر کرناہو ، یا مشتری(خریدار) کی تلبیس اور دھوکہ دینا مقصود ہوتو یہ ملاوٹ کے مترادف ہوکر ناجائز اور حرام ہوگا۔"(فتاوی حقانیہ،ج:6،ص :93,92)

اور مفتی صاحب نے اسی حدیث کا حوالہ دیاہے جو ہم نے ابوداؤد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ظاہر ہے کہ مقصد دھوکہ ہی ہوتاہے اس لئے کہ اگر ایک ہی کھیت کو دو حصوں میں تقسیم کیاجائے،آدھے حصے کے گڑ میں رنگ کاٹ ڈالاجائے اور آدھے میں نہ ڈالاجائے ۔اب مارکیٹ میں اسی ایک کھیت سے بنے گڑ میں قیمت میں فی من 500روپے تک کا فرق ہوگا ۔اور اسی مقصد کیلئے رنگ

کاٹ ڈالا جاتاہے کسی اور مقصد کیلئے نہیں اس لئے یہ ملاوٹ اور دھوکہ ہے اور اسلام میں یہ دونوں کام حرام ہیں۔

سودا مہنگا بیچنے کیلئے روک رکھنا

غلہ،اناج اور دیگر اشیائے خوردنی لوگوں کی ضرورت کے باوجود قیمت بڑھنے تک روکنا کبیرہ گناہ ہے ۔ ☆...☆نبی کریمﷺ نے فرمایا:

{اَلْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ} (کنزالعمال)

”ذخیرہ اندوز(مہنگا بیچنے کیلئے مال ذخیرہ کرنے والا) لعنتی ہے۔“

☆...☆اور یہ بھی آپﷺ نے فرمایا:

{مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ}

”جو قیمت بڑھانے کیلئے ذخیرہ اندوزی کرکے مسلمانوں کو کھانے کی چیزیں روک دے اللہ تعالیٰ اس کو جذام کے مرض اور غربت میں مبتلا کرے گا۔“

(ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحکرۃ والجلب)

☆...☆اور فرمایا:

{بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللهُ تَعَالَى الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَ اِنْ اَغْلَاهَا اللهُ فَرِحَ}

”ذخیرہ اندوز بد ترین انسان ہے جب اللہ تعالیٰ اشیاء کی قیمتیں کم کرے تو پریشان ہوتاہے اور جب اللہ تعالیٰ اشیاء کی قیمتیں بڑھائے تو خوش ہوتاہے۔“(طبرانی)

ملک الاملاک(شہنشاہ) نام رکھنا

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

{اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَاللہِ رَجُلٌ تَسَمَّی بِمَلِکِ الْاَمْلَاکِ قَالَ سُفْیَانُ یَقُولُ غَیْرُہُ، تَفْسِیْرُہُ، شَاہَانْ شَاہْ۔ و فی روایۃ ابوداؤد: اَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَاللہِ یَومَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ تَسَمَّی مِلکِ الْاَمْلَاکِ}

(بخاری، کتاب الادب، باب ابغض الاسماء الی اللہ تعالیٰ،...،، مسلم ، کتاب الآداب، باب تحریم تَسَمّی بِمَلِکِ الْاَمْلَاکِ وَ بِمَلِکِ الْمُلُوکِ)

"اللہ کے نزدیک ناموں میں سب سے بُرا اور قبیح نام کسی کا ملک الاملاک یعنی شہنشاہ نام رکھنا ہے ، ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے برانام شہنشاہ ہوگا ۔"

نبی کریم ﷺ لوگوں کے برے اور نامناسب نام بدلتے تھے

☆...☆ جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس کا دادا حزن نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپﷺ نے پوچھا: تمہارانام کیاہے؟ اس نے کہا: حزن (پریشانی)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ، نہیں بلکہ تمہارا نام سھل (راحت)ہے ۔اس نے کہا : میں اپنے باپ کا رکھا ہوانام نہیں بدلوں گا۔سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی ۔" (بخاری،کتاب الادب، تحویلِ الاسمِ الَی اسمٍ احسن منہ)

امام بخاری نے اس باب کانام رکھاہے:} باب:... برانام بدل کر اچھا نام رکھ دینا...{

☆...☆اسی طرح نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے ، ان میں سے ایک کانام اَصرم(بہت کاٹنے والا)تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایاکہ تمہارانام زُرعۃ یعنی کاشت کرنے والاہے۔"(ابوداؤد ، کتاب الادب، باب فی تغییرِ الاسمِ القبیحِ)

امام ترمذی رحمہ اللہ عبداللہ ابن عمررضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ: "نبی کریم ﷺ نے عاصِیہ(گناہ گار) نامی ایک عورت کانام بدلا اور فرمایاکہعاصِیہ نہیں بلکہ جمیلہ (خوبصورت)ہو۔" (ترمذی،ابواب الادب،باب ماجاء فی تغییر الاسمائ)

عاصِیہ کا معنی ہے گناہ گار عورت،اس لئے آپﷺ نے اس نام کو بدل ڈالا۔

نبی کریمﷺ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تمہارانام کیاہے؟ اس نے کہا اَصرم۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ،نہیں بلکہ تم زُرعۃ ہو۔"(ابوداؤد،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسمائ)

اَصرم کا معنی کاٹنے والا جبکہ زُرعۃ کامعنی ہے بونے والا۔

نبی کریمﷺ نے فرمایاکہ:

" بد ترین نام حرب اور مرَّۃ ہیں۔"(ابوداؤد،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسمائ)

حرب کا معنی ہے جنگ، اور مرَّۃ کا معنی ہے کڑوا۔

...جب کسی کے بچے مرتے ہیں تو پھراس کے بعد جو بچہ پیدا ہوتا ہے، اسے دوسروںکے کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور اس کاکوئی برا اور غلط نام

رکھتے ہیں، ان لوگوں کا یہ گندہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس طرح ان کے بچے مریں گے نہیں ۔یہ غلط اور خلاف شرع عقیدہ ہے، اسلئے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کے برے نام بدل کر اچھے نام رکھا کرتے تھے جبکہ آج کانام نہاد اُمتی ''برے نام رکھنے '' میں موت سے بچنے کاجاہلانہ اور خلافِ دین عقیدہ وابستہ کرتے ہیں۔

ایک اہم بات

آج کل لوگوں میں رواج چل پڑاہے کہ بچے پر قرآن کی کسی آیت کا حصہ بطور نام رکھتے ہیں ، جیسے } الحمدللہ {نام رکھتے ہیں۔ان لوگوں کا اپنا گمان ہے کہ جب بھی ہم اس بچے کانام لیں گے تو } الحمدللہ {کہنے کا ثواب ملے گا، یہ ایک غلط اور من گھڑت خیال ہے، اور ثواب کمانے کیلئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو کام بتائے ہیں ان سے یہی لوگ قصداً غفلت برتتے ہیں اور نام لینے میں ثواب تلاش کرتے ہیں اس لئے اس کو سیدھی طرح جہالت کہنا درست ہے،...اور اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ شریعتِ محمدی ۔علی صاحبہا الف الف سلام۔ میں اُن کی اس خیال کی کوئی اصل نہیں بلکہ قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرنا چاہئے کہ... جس گھر میں قرآن نازل ہواتھایعنی محمد ﷺ کا گھر اس گھر میں بچوں پر یہ نام نہیں رکھا گیا، ...جن جلیل القدر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے قرآن نازل ہوا تھا ان لاکھوں ناموں میں بھی ایک نام اسی طرح نہیں ملتا۔

جبکہ نبی کریم ﷺ کافرمان ہے کہ:

"اللہ کو تمہارے ناموں میں سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔"
(صحیح مسلم، کتاب الآداب ، باب النھی عن التکنی،،،، مشکوۃ،ج:2،باب الاسامی ،الفصل الاول)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ نام جس سے اللہ کے سامنے انسان کی بندگی ظاہر ہو وہ نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہے جیسے عبدالقادر، عبدالغفار،عبدالخالق، عبدالکریم،عبدالقدیر، عبدالجبار، عبد القہار، عبدالستار، عبدالغفور، عبدالشکور ، عبدالودود،عبدالرحیم، عبد القدوس وغیرہ وغیرہ۔

قارئین! معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کو کس کس قسم کی ، اور کس کس انداز سے گالیاں دیتے ہیں ؟ ان گالیوں کو ذرا تصور میں لایئے اور پھر سوچئے کہ کیا] الحمدللہ [نام رکھنا مناسب ہے یا نہیں؟

اس بارے میں کسی مولوی کی بات کی طرف التفات ہر گز نہ کیجئے۔

مردار اور سور کا گوشت(Pork) کھانا...بہنے والا خون پینا

مردار اور سور کا گوشت کھانااور بہنے والا خون پیناحرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ }
(المائدہ:3)

"تم پر مردار حرام کیا گیا اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو خدا کے سوا دوسروں کے نام پر مشہور کیا گیا ہو ۔ "

اسی طرح سورت بقرہ آیت:173میں بھی اس کی حرمت ان الفاظ میں آئی ہے:

{اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرَ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ} (البقرۃ:173)

" اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ...مردار اور ...خون اور ...خنزیر کا گوشت،اور ...جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے نام پر مشہور کیا گیا ہو ۔"

اور فرمایا:

{اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا} (الانعام:145)

"(جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اس میں کوئی چیز کھانے والے پر حرام نہیں) ماسوائے اس کے کہ وہ مردار ہو، یا بہتاہواخون ہو۔"(تو یہ بلاشک حرام ہیں)۔

...بعض جاہل لوگ اب بھی قربانی کے جانور کا خون پیتے ہیں، یہ ایک حرام اور ناجائز کام ہے۔ قربانی کے جانور کا خون بھی اسی طرح ناپاک اور مردار ہے جس طرح دوسرے جانوروں کا خون مردار اور حرام ۔

...شریعت کے حرام کردہ چیز کو حلال سمجھنے سے انسان کافر ہوجاتاہے۔فقہ حنفی کی فتاوی عالمگیری اور بحرالرائق میں اورملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ متوفی 1014 ہجری نے فقہ اکبر کی شرح میں لکھا ہے:

"بلاشبہ حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے،جس نے حرام کو حلال یقین کرکے کیا، بلاشبہ وہ کافر ہوگیا، ملاعلی قاری نے یہ بھی لکھاہے:اگر گناہ دلیلِ قطعی سے ثابت ہوجائے تو خواہ کبیرہ ہو یا صغیرہ،اس کا حلال سمجھنے والا کافر ہے ۔"

(فتاوی عالمگیری،کتاب الآیمان، الفصل لاول فی تحلیف ،،،،بحرالرائق شرح کنز الدقائق ، کتاب الآیمان،،،،شرح الفقہ الاکبر،قدیمی کتب خانہ کراچی،ص: 152)

چغلی کھانا

کسی جگہ کوئی بات سن کر اسے دوسری جگہ فساد پھیلانے کی بری نیت سے بیان کرناچغلی ہے۔چغلی کھانے والے کامقصد لوگوں کے دلوں سے محبت ختم کرنا اور حسد اور دشمنی جنم لینا ہوتا ہے۔

☆...☆اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ایسا بد بخت شخص جنت نہیں جائے گا، فرمایا:

{لَایدخُلُ الجُنۃَ قتَّات ۔ و فی روایۃ۔ نمامٌ}

(بخاری، کتاب الادب، باب ما یُکرہ من النمیمۃ)

"جو شخص کسی کی بات سن کر اس میں ملاوٹ کرکے لگائی بجھائی کرے اور اِدھر کی بات اُدھر پہنچائے ، ایسا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔اور ایک حدیث میں قتَّات کی جگہ نمامٌ کا لفظ آیاہے۔"

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار دو قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا:"ان دونوں پر عذاب ہورہاہے اور یہ عذاب بظاہر کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا بلکہ ان میں ایک کو اس لئے عذاب ہورہاہے کہ وہ چغل خوری کیا کرتاتھا۔"

(بخاری کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغیبۃ والبول)

☆...☆اور عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{خِیَارُ عِبَادِاللّٰہ الذِیْنَ اِذَا رُئُوا ذُکِرَاللّٰہُ وَ شِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّائُوْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآئَ الْعَنَتَ}

(مسند احمد،،،،شعب الایمان)

"بلاشبہ اللہ کے اچھے بندے وہ ہیں کہ جب اُنہیں دیکھاجائے تو اللہ یاد آجائے، اور اللہ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی لے کر چلتے پھرتے ہیں (اور چغلی کی وجہ سے) محبت کرنے والوں میں جدائی ڈالنے والے ہوتے ہیں ،اور جو لوگ برائی سے بیزار ہیں ان کیلئے فساد کی تلاش میں رہتے ہیں۔"

قارئین!ایک جدائی وہ ہے کہ جب بھائی شادی کرے ،یا بیٹا شادی کرے اور وہ... یا تو جدا گھر میں رہنے لگے ، ... یا ایک ہی گھر میں رہ رہے ہو مگر کمائی سب کی الگ الگ ہو۔اس طرح بخوشی جدا ہونا اور محبت کے ماحول میں رہنے میں کوئی گناہ نہیں ۔ اور ایک جدائی وہ ہے کہ جب کوئی شیطان صفت اور چغل خور مرد یا عورت ان عظیم رشتوں میں پھوٹ دالے،اتفاق کو پارہ پارہ کردے، دلوں کی محبت ختم کردے، ایسے پھوٹ ڈالنے والوں کو نبی کریم ﷺ نے بد ترین اور شریر لوگ کہا ہے۔

☆...☆اور الفاظ کی عموم کو دیکھ کر مندرجہ ذیل حدیث بھی پڑھیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الوَالِدَۃِ وَ وَلَدِھَاوَ بَیْنَ الْاَخِ وَ بَیْنَ اَخِیْہِ۔ ۔و فی روایۃٍ۔بَیْنَ وَالِدٍ وَ وَلَدِہٖ}

(ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب النھی عن التفریق بین السبی)

"اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اس پر جو ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی پیدا کرے ،اور لعنت بھیجی ہے اس پر بھی جو بھائی کا بھائی کے ساتھ جدائی پیدا کرے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اس پر جو باپ اور بیٹے کے درمیان جدائی پیدا کرے ۔"

...جن رشتہ داروں، پڑوسیوں، بیویوں اور سسرالیوں کی چغل خوری اور شیطان صفت ہونے کی وجہ سے ماں اور بیٹوں میں اور بھائیوں کے درمیان نفرت اور جدائی پیدا ہوتی ہے ان کو اس حدیث میں بیان کردہ وعید سے ڈرنا چاہیئے۔

شارع عام، نہر کے کنارے، سایہ دار جگھوں میں پیشاب، پاخانہ

قارئین!...شارع عام،...نہر کے کنارے،...جہاں لوگ وضو وغیرہ کرتے ہو، ... اور سایہ دار جگھوں میں پیشاب، پاخانہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا: وَ مَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَلَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ فِي ظِلِّهِمْ}

(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ، باب النھی عن التخلّی فی الطرق والظلال)

"تم لعنت کے دو کاموں سے بچو(جن کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت کرے)،پوچھا گیا: وہ دو کام کون سے ہیں ؟ فرمایا:...ایک تو لوگوں کے راستے

میں(جہاں سے لوگوں کاآنا جانا ہو)پائخانہ کرنا ، اور ... دوسرا لوگوں کے سایہ دار جگہوں میں(جہاں لوگ بیٹھ کر آرام کرتے ہو) پائخانہ کرنا۔"

بدن یا کپڑوں میں پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

☆...☆ایک دفعہ رسول اللہﷺ دو قبروں پرسے گزرے تو آپﷺ نے فرمایا :

"ان دونوں کو عذاب دیا جارہاہے،وہ بھی کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ: ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا،... اور دوسرا چغل خور تھا ۔پھر آپﷺ نے کھجور کی ایک تازہ شاخ لے کر اس کو بیچ سے چیرا اور ہر ایک قبر پرگاڑ دی ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے کس لئے ایسا کیا ؟ فرمایا :شائد ان سے عذاب میں تخفیف کردی جائے جب تک یہ شاخ سوکھ نہ جائے ۔"

(بخاری،کتاب الطھارۃ،باب ما جاء فی غسل البول)

اس حدیث میں {لا یستبرئ من البول} کے الفاظ آئے ہیں ،جس کے معنی میں کئی احتمالات ہیں:

...یہ کہ یہ بندہ پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا،یعنی اس کے کپڑے پیشاب کے قطروں سے ناپاک ہوتے تھے۔جس کی وجہ سے اس کو عذاب ہورہاتھا۔

...یہ کہ یہ بندہ ایسی جگہ پیشاب کیاکرتاتھا جہاں لوگ اس کی عورت دیکھ سکتے ہیں اس لئے پورا پردہ نہ کرنے کی وجہ سے اس کو عذاب ہورہاتھا۔

...یہ کہ یہ بندہ شارع عام میں پیشاب کیاکرتاتھا جس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی اوراس وجہ سے اس کو عذاب ہورہاتھا۔اس لئے کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تین لعنت کے مستحق کاموں سے بچو-: پانی کے گھاٹ،راستوں، شارع عام اور سایہ دار جگہوں میں پائخانہ کرنا(یہ تین لعنت کے مستحق کام ہیں۔"۔۔۔۔واللہ اعلم بالصواب۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص کی بخشش صرف اس لئے ہوئی کہ اس نے راستے سے کانٹا ہٹایاتھا۔"

(مسند احمد)

☆...☆اورانس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کسی راستے میں ایک درخت تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتاتھا، ایک شخص کا وہیں سے گزر ہوا، اس نے (لوگوں کو تکلیف سے بچانے کیلئے) اسے راستے سے کاٹا ۔نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ میں نے اس شخص کو جنت میں اس درخت کے سائے میں گھومتے دیکھا۔"

(مسند احمد)

غیبت کرنا

ارشادِ باری ہے:

ترجمہ: ”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں نے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں... اور سراغ مت لگایا کرو ...اور تم میں کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کرے۔کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔اور اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔“

(سورت الحجرات،آیت:12)

☆...☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے (ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا:

”کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں ۔ اس پر آپﷺ نے فرمایا(غیبت یہ ہے کہ) تو اپنی بھائی کو اس طریقہ سے یاد کرے جو اسے برا لگے ۔ اس پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو جو بیان کر رہا ہوں(تو اس کا کیا حکم ہے؟)۔فرمایا:تب تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کے بارے میں وہ بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو تو نے اسے بہتان لگایا۔“

☆...☆حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا تھا۔ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہﷺ یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے اور قریب ہے کہ وہ اس سے مر جائیں۔یہ سن کر آپﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔وہ شخص دوپہر کے وقت پھر آیا اور عرض کیا۔یا نبی اللہ! اللہ کی قسم وہ مر چکی ہیں یا مرنے کے قریب

ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو بلائو۔چنانچہ وہ دونوں حاضر ہو گئیں اور ایک پیالہ لایا گیا ۔آپ ﷺ نے ان میں سے ایک عورت سے فرمایا :قے کر۔چنانچہ اس نے قے کی تو پیپ اور خون اور گوشت (کے ٹکڑے) نکلے جس سے آدھا پیالہ بھر گیا۔پھر دوسری عورت کو قے کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ اس نے بھی پیپ اور خون اور آدھ کچرے گوشت وغیرہ کی قے کی ۔ یہاں تک کہ پورا پیالہ بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے حلال چیزوں کو چھوڑ کر روزہ رکھ لیا ۔ اور جو چیز یں اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں تھیں ان کے چھوڑنے کا روزہ نہ رکھا(بلکہ اس میں مشغول رہیں)ان میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور دونوں لوگوں کے گوشت کھاتی رہیں۔(یعنی غیبت کرتی رہیں ۔)

☆...☆حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہماسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”غیبت کا وبال زنا سے بھی سخت ہے۔صحابہ نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ ﷺ؟فرمایا: وہ اس طرح کہ زناکار زناکرتاہے پھر جب توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتاہے۔ مگر غیبت کرنے والے کو اس وقت تک نہیں بخشاجاتا جب تک جس کی غیبت کی ہو ، وہ اسے معاف نہیں کرتا ۔“

(مشکوۃ ،ص:415،باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

☆...☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"زناکار زنا سے توبہ کرتا ہے مگر غیبت کرنے والے کا توبہ نہیں (یعنی جس کی غیبت کی ہو ، وہ اسے معاف نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرمائے گا)۔" (مشکوۃ،ص:415)

تجسس کرنا، ٹوہ میں لگا رہنا ، لوگوں کی باتیں چوری چپکے سننا

جوآدمی ایک بات کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا اس کی ٹوہ میں لگے رہنا اور چوری چھپے اسے سننے کی کوشش کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" جو شخص (چوری چپکے) لوگوں کی باتیں سنے جن کا سننا وہ پسند نہ کرتا ہو تو اس کے کان میں (قیامت کے دن) سیسہ ڈالاجائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا ا سے (قیامت کے دن) جَو کے دانے میں گرہ لگانے کو کہاجائے گا۔"(طبرانی)

جھوٹ بولنا

اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ} (سورت آلِ عمران:61)

"۔۔۔۔۔اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں۔"

اور لعنت کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوجانا۔اللہ ہم سب کو ایسی گناہ سے بچائے جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتے ہیں۔

☆...☆نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

{اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیلاً مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِہٖ }

"جب بندہ جھوٹ بولتاہے تو فرشتہ اس کی بات کی بدبو کی وجہ سے اس سے ایک میل دور چلاجاتاہے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصدق والکذب)

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" جھوٹ بولنے سے خود کو بچائو، اس لئے کہ جھوٹ گناہوں کا سبب بنتاہے اور گناہ جہنم میں جانے کا سبب بنتا ہے۔اور آدمی جھوٹ بولتا رہتاہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھاجاتاہے۔" (ابو دائود، کتاب الادب باب فی الۃشدید فی الکذب)

بچوں کو بہلانے کیلیئے جھوٹ بولنے سے بھی نبی کریم ﷺ نے منع فرمایاہے۔

☆...☆عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایاکہ:

" جب میں چھوٹا تھاتو میری والدہ نے ایک دن مجھے بلایااور کہا یہ لے۔آئو میں تجھے دے رہی ہو، اس وقت آپ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے ۔ آپﷺ نے میری والدہ سے فرمایا کہ تو نے اسے کیا چیز دینے کا ارادہ کیاہے؟انہوں نے عرض کیاکہ میں نے اس کو کھجور دینے کی نیت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اگر تو اس کو کچھ بھی نہ دیتی تو تیرے اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھاجاتا۔"

(ابو دائود، کتاب الادب باب فی الۃشدید فی الکذب)

جھوٹا خواب بیان کرنا

☆...☆نبی اکرمﷺ کا ارشاد ہے :

''جس نے جھوٹ موٹ خواب بیان کیا،اسے کہاجائے گا کہ جَوکے دو دانوں کو آپس میں گرہ لگا کر باندھو ، اور وہ ایسا نہ کر سکے گا۔'' (طبرانی)

اور قتادہ تابعی کہتا ہے کہ جب کسی چیز کو خود دیکھا،یاسنانہ ہو تو مت کہنا کہ میں نے دیکھاہے، یا سناہے۔اور اسی طرح جب کسی بات کو نہ جانتے ہو تو مت کہنا کہ میں جانتاہوں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے بارے میں تم سے بازپرس فرمائے گا۔''

(تفسیر ابن کثیر ، سورت بنی اسرائیل: 36)

آج کل ایسے خواب بہت دیکھے جاتے ہیں ، کوئی آکر تجھے کہے گا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تیرے والد صاحب کے بدن پر کپڑے بہت میلے تھے،کوئی کہے گا میں نے خواب دیکھا کہ تیرے والد صاحب کے پائوں میں جوتے نہیں تھے۔ ایسے تمام لوگ پرلے درجے کے بد دیانت، بے ایمان اور جھوٹے ہوتے ہیں ان کا مقصد اس وقت جھوٹ بول کر }کچھ نہ کچھ{ وصول کرنا ہوتاہے، ایسے]اداکار[قسم مرد و عورت اور ان کی جھوٹ سے ہوشیار رہیں۔

جھوٹی افواہیں پھیلانا ،،،خلافِ واقع پرپیگنڈہ کرنا

کسی کو نقصان پہنچانے ، اپنے کرتوت سے لوگوں کی توجہ ہٹانے، اپنے مخالفین کو بدنام کرنے اور اپنی تشہیر کیلئے جھوٹ پھیلانا دوہری گناہ ہے ،یعنی ایک تو جھوٹ بولنے کا اور دوسری جھوٹی افواہ پھیلانے کا، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیاہے کہ کسی بات پر یقین کرنے سے پہلے کیا کرنا چاہئے:

{یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوا اِنْ جَآئَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوا، اَنْ تُصِیْبُوا قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِیْنَ} (سورت حجرات،آیت:6)

"اے ایمان والو!اگر تمہارے پاس کوئی غافل شخص کوئی خبر لائے، تو خوب چھان بین کر لیا کرو ، ایسا نہ ہو کہ تم ناسمجھی میں کسی قوم پر چڑھ دوڑو ،اور پھر (حقیقتِ حال واضح ہو جانے کے بعد)اپنے کئے پر پشیمان ہوناپڑے۔"

جھوٹ خواہ کسی بھی طریقے اور کسی بھی کام کیلئے بولاجائے، جھوٹ بولنے کے گناہ سے کوئی نہیں بچ سکے گا ۔

☆...☆مگراُمِ کلثوم بنت عقبہ بن ابی مُعَیط رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں نبی کریم ﷺ کی حدیث کی روشنی میں مستثنیٰ صورت یہ ہے کہ:

...کسی کو ناحق قتل ہونے سے بچانے کیلئے ،...اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے ۔"(مسلم و شرح النووی علی مسلم،کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریمِ الکَذِبِ و بیان ما یباح منہُ)

بلکہ امام غزالی نے میمون بن مہران رحمہما اللہ سے نقل کیاہے کہ:

"ایسے موقع پریعنی کسی کو ناحق قتل ہونے سے بچانے کیلئے جھوٹ بولنا اس وقت سچ بولنے سے افضل ہے۔ ' '

اور علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ نے ایک اُصول بیان کیاہے کہ:

"اگرسچ بولنے کی وجہ سے پیداہونے والی فساد جھوٹ بولنے سے پیداہونے والی فساد سے زیادہ ہو تو اس وقت جھوٹ بولنا جائز ہوگا ورنہ حرام۔"

(ردالمحیار بحوالہ حلال اور حرام ،مصنف علامہ خالد سیف اللہ رحمانی، ص:513)

سودا بیچنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قسم کھانا مال بکوادیتی ہے مگر برکت کو ختم کردیتی ہے۔"

(بخاری ،کتاب البیوع، باب یمحق اللہ الربا)

☆...☆اور فرمایا:"تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (مہربانی والا)کلام نہ فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کیلئے سخت عذاب ہے:

1. ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکاکر چلنے والا، 2. کسی کو کچھ دے کر احسان جتانے والا، 3. جھوٹی قسم کے ذریعے مال فروخت کرنے والا۔"

(مسلم، کتاب الایمان ،باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار۔۔۔)

جھوٹی گواہی دینا

☆...☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اکبرالکبائر(یعنی کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑی گناہ) کے بارے میں پوچھاگیاتو فرمایا:

{اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ شَہَادَۃُ الزُّوْرِ۔ وفی روایۃ۔الا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قال: قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَہَادَۃُ الزُّوْرِ}

"اللہ کے ساتھ شرک کرنا،...والدین کی نافرمانی،...کسی کا ناحق قتل، ...اور جھوٹی گواہی۔ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:کیا میں تجھے گناہوں میں سب سے بڑی گناہ نہ بتلاؤں ؟ لوگوں نے

عرض کیا: ضرور بتلایئے(تاکہ ہم ان سے خود کو بچائیں)۔فرمایا: جھوٹی گواہی... جھوٹی گواہی (کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑی گناہ ہیں)۔" (بخاری، کتاب الشھادات، باب ماقیل فہ شہادۃ الزور)

☆...☆اور یہ بھی نبی کریمﷺ نے فرمایا:

{عَدَلَتُ شَهَادَةِ الزُّوِرِ الْاِشْرَاکَ بِاللّٰہِ} (طبرانی فی الکبیر)

"جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے برابر ہے، یہ بات آپﷺ نے تین بار دہرائی۔"

☆...☆اور نبی کریمﷺ نے فرمایا:"کیا میں تجھے گناہوں میں سب سے بڑی گناہ نہ بتلائوں؟ لوگوں عرض کیا: ضرور بتلایئے(تاکہ ہم ان سے خود کو بچائیں)۔فرمایا: جھوٹی گواہی۔"

(شعب الایمان للبیہقی)

چونکہ عدالتی فیصلے گواہی کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور جھوٹی گواہی حقیقی انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہے اسلئے اسلام نے جھوٹی گواہی کو حرام قرار دیا۔اس لئے کہ جھوٹے گواہوں کی وجہ سے گناہ گار کو بے گناہ اور بے گناہ کو گناہ گار ثابت کیاجاتاہے۔اسلئے جھوٹی گواہی کی برائی سمجھانے کیلئے اس کی اتنی بڑی وعید آئی ہے ۔

نبی کریمﷺ پر جھوٹ بولنا

حدیث بناکر نبی کریم ﷺ کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کرنا اکبر الکبائریعنی کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑی گناہ ہے ۔ امام ابو محمد جوینی قصداً ایسا کرنے والے کو کافر اور مباح الدم (جس کا قتل جائز ہو) قرار دیتے

ہیں۔ان حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی مولوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت مشکاۃ شریف میں ہے، یا ترمذی شریف میں ہے جبکہ حقیقیاً ان کتب میں نہ ہو بلکہ اس طرح حوالہ دینے سے صرف لوگوں کو دھوکہ دینا مقصود ہو تو یہ بہت بڑی ،گندی جھوٹ اور کافرانہ جسارت ہے ۔آج کل بعض اَن پڑھ مولوی اس طرح جھوٹ بولنے کو اپنی علمیت کا کمال سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہی بہت بڑی ذلت ہے ۔

☆...☆اسی طرح بات بات پر کہنا کہ یہ بات حدیث میں آئی ہے حالانکہ حدیث میں نہ ہو تو ایسے شخص کیلئے نبی کریم ﷺ نے سزا سنائی ہے:

{مَن کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہُ مِنَ النَّارِ}

(بخاری، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ)

" جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرنا چاہیئے۔"

☆...☆ایک اور مقام پر فرمایا کہ:

{مَن حَدَّثَ عَنِّی بِحَدِیثٍ وَہُوَ یَرَی اَنَّہُ کَذِبٌ فَہُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِینَ}

(مسلم شریف، باب تغلیظ الکذب علی النبی ﷺ)

" جس نے مجھ سے حدیث بیان کی اور اس حدیث کے جھوٹے ہونے کا اسے پتہ بھی ہو تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔"

اس طرح یہ کہناکہ یہ بات یا حدیث فلاں کتاب میں ہے ،جبکہ اسی کتاب ہی میں اس بات کے جھوٹے اور نادرست ہونے کی طرف اشارہ بھی کیاگیاہوتو یہ بھی جھوٹ اور علمی بددیانتی کی بد ترین مثال ہے۔

قارئین! کتابوں میں ہر رطب و یابس موجود ہوتاہے مگر کتاب کا مصنف اپنی گردن سے ذمہ داری اُتارنے کیلئے آخر میں اس بات یا حدیث کے بارے میں فیصلہ سناتاہے کہ یہ درست ہے یا نہیں، قابلِ حجت ہے یا نہیں۔اب اگر کوئی مُلا اپنی مطلب کیلئے اس کتاب کا حوالہ دے، اور کتاب کے مصنف کا نچوڑ اور فیصلہ لوگوں سے چھپائے تو یہ بھی علمی بدیانتی اور ذاتی ذلت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا ہر حال میں حرام ہے

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا ہر حال میں حرام ہے اور اس میں کسی مولوی کے خودساختہ نیت کو نہیں دیکھاجاتا کہ جی میں تو نیک کام کی نیت سے یہ جھوٹی حدیث بنارہاہو،ں ایسی نیت کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ حرام ہر حال میں حرام ہے۔امام نووی رحمہ اللہ متوفی 671ھ ہجری اس بارے میں لکھتے ہیں :

{انہ لا فرق فی تحریم الکذب علیہ ﷺ بین ماکان فی الاحکام و مالا حکم فیہ کالترغیب والترھیب والمواعظ وغیر ذلک فکلہٗ حرام من اکبرالکبائر و اقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یُعتدّ بھم فی الاجماع}(شرح النووی علی مسلم، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ)

"رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ و افتراء کرنا بہر صورت حرام ہے ،(خواہ اس جھوٹ سے جھوٹ بولنے والے کا مقصد جو بھی ہو)،خواہ احکام سے متعلق

ہو، یا ترغیب وترھیب اور وعظ و نصیحت سے متعلق ہو۔بہر صورت آپ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام ہے، کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑی گناہ ، اور بدترین کام ہے ،اور اس بات پر تمام ان مسلمانوں کا اجماع ہے جن کی اجماع پر اعتماد کیا جاتاہے۔"

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والوں کو قتل کی سزا دی گئی

محدث ابن عساکر رحمہ اللہ متوفی 571ھ ہجری کا بیان ہے کہ ایک شخص خلیفہ ہارون الرشید رحمہ اللہ متوفی 192ھ ہجری کے سامنے پیش ہوا جس پر احادیث وضع کرنے کاالزام تھا خلیفہ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو وہ بولا :

{یا امیر المومنین این انت من اربعۃ آلاف حدیث وضعتھا فیکم اُحرِم فیھا الحلال و اُحِلہ فیھا الحرام ماقال النبی ﷺ منھا حرفاً}

"اے امیرالمومنین آپ(مجھے پھانسی دے کر) ان چار ہزار احادیث کا کیا کریں گے جن میں ،میں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے ان میں سے ایک حرف بھی نہیں فرمایا۔"

اس پر ہارون الرشید نے جواب دیا :

{این انت من عبداللہ ابن مبارک وابن اسحاق الفزاری یتخلانہ فیخرجانہ حرفاً حرفاً}

"(اے زندیق !)تو عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ متوفی 181 ہجری اور ابی اسحاق فزاری کو کیوں بھول گیا ۔وہ ان موضوعات کا ایک ایک حرف نکال کر باہر پھینک دیں گے۔"

...عبدالکریم بن ابی العوجاء احادیث بنانے کے الزام میں پکڑا گیا اور اس کی گردن ماری گئی۔ اس نے چار ہزار من گھڑت احادیث بناکر نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنے کا اقرار کیا تھا ،جن میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا تھا۔یہ اقرار اس نے خود پکڑے جانے کے بعد کیا۔ اس کو گورنر بصرہ محمد بن سلیمان عباسی نے حدیث گھڑنے کے الزام میں قتل کرایا تھا۔
(میزان الاعتدال،ترجمہ عبدالکریم بن ابی العوجائ)

...محمد بن سعید المصلوب دمشقی کو زندیقی اور احادیث وضع کرنے کے جرم میں پھانسی دی گئی تھی۔ (تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق الکنانی متوفی 963 ہجری ،،،،،، الآثار المرفوعۃ فی االاخبار الموضوعۃ لعبدالحہ لکھنوی متوفی 1304 ہجری)

...مغیرہ بن سعید کوفی اور بیان(نام) احادیث وضع کیا کرتے تھے ۔ابن نمیر کا بیان ہے کہ مغیرہ ساحر (جادو گر) تھا اور بیان زندیق تھا ،خالد بن عبداللہ القسری نے دونوں کو قتل کر کے آگ میں جلا دیا تھا۔
(الموضوعات لابن جوزی متوفی 597 ہجری)

ان نظائر کو دیکھ کر آج بھی وہ مُلّا، پیر یا جو بھی ہو، واجب القتل ہے جس پر قصداً نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا ثابت ہوجائے۔

مخلوق کی قسم کھانا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنۡ حَلَفَ بِغَیۡرِاللہِ فَقَدۡ اَشۡرَکَ}

(ابوداؤد، کتاب الاَیمان والنذور ،باب فی کراہیۃ الحلف بالآبائ)

"جس نے غیراللہ یعنی مخلوق کے نام کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔"

☆...☆اور فرمایا:

{لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُم وَ لاَ بِأُمَّهَاتِكُم وَ لاَ بِالْأَنْدَادِ وَ لاَ تَحْلِفُوا الا باللہ و لا تحلفوا باللہ الا و انتم صَادِقُونَ}

(ابوداؤد، کتاب الاَیمان والنذور باب فی کراہیۃ الحلف بالآبائ)

"اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسمیں نہ کھائو، اور نہ ہی مائوں کے ناموں کی قسمیں کھائو اور نہ ہی بتوں کی قسمیں کھائو۔صرف اللہ کے نام کی قسمیں کھایاکرو، اور اللہ کی قسم بھی اس وقت کھائو جب تم اپنی بات میں سچے ہو۔"یعنی جھوٹ موٹ اللہ کے نام کی قسم بھی مت کھائو۔"

☆...☆اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسمیں کھانے سے منع فرماتاہے۔پس اگر کسی کیلئے قسم کھاناناگزیر ہو تو صرف اللہ کے نام کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے۔"

(ابوداؤد، کتاب الاَیمان والنذور باب فی کراہیۃ الحلف بالآبائ)

قارئین!آ ج کل مخلوق میں سے... اولیاء ، ...شہداء کی قسمیں تو ایک طرف بلکہ... جانوروں ،... بکروں ،...پالتو مرغوں ، ...اولاد،... مال و دولت... اور رزق کی قسمیں کھانا مسلمان کا طریقہ بن گیا ہے ، ایسا کرنا مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں شرک ہے۔

کینہ اورحسد کرنا

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

{ایَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَأکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ}

(ابوداؤد)

"تم حسد کرنے بچو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کردیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔"

☆...☆اور یہ بھی فرمایانبی کریم ﷺ نے:

{دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِیَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَ لٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ}

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب اصلاح ذات البین)

"تم لوگوں میں بھی پچھلی اُمتوں کی طرح حسد اور بغض کا مرض گھس آیاہے اور یہ دونوں مرض تباہی کی طرف لے جاتاہے یعنی مونڈتاہے ،میرا مطلب یہ نہیں کہ بالوں کو مونڈتا ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتا ہے ۔"

چوری کرنا

چوری کیاہے؟ جو چیز تمہارا نہیں اسے مالک کی مرضی معلوم کئے بغیر لینا چوری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

{وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ}

(النور:38)

"اورچور مرود اور چور عورت کے ہاتھ کاٹو، یہ سزاہے ان کے اس کرتوت یعنی چوری کی، اوراللہ کی طرف سے سمجھانے کیلئے بطورِ عبرت عبرتناک سزا۔"

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَا یَزْنِی الزَّانِی حِینَ یَزْنِی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِینَ یَشْرَبُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ و لا یَسْرِقُ حین یَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ}

"زنا کرنے والاجب زنا کرتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا، اور شراب نوش جب تک شراب پیتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا، اور چور جب چوری کرتاہے اس وقت وہ (کامل الایمان) مومن نہیں ہوتا۔"

(بخاری، کتاب الحدود، باب لایشرب الخمر)

☆...☆اور فرمایا:

{لَعَنَ اللہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَۃَ فَیُقْطَعُ یَدُہُ وَ یَسْرِقُ الْحَبْلَ فَیُقْطَعُ یَدُہُ}

(بخاری، کتاب الحدود، باب لعنِ السارقِ اذا لم یُسَمّ)

"چور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، انڈہ چوری کرکے ہاتھ کٹواتاہے، اور رسی چوری کرکے ہاتھ کٹواتاہے۔"

...یعنی اتنی معمولی چیز کیلئے قیمتی اندام یعنی ہاتھ کٹواتاہے اس لئے لعنت کا مستحق ہے۔

راہزنی کرنا

راہزنی یہ ہے کہ کسی کی گھات میں بیٹھ کر اسلحے کی نوک پر راہ چلتے نہتے مسافروں سے اُن کا مال زبردستی چھینا جائے ۔یہ ایک فعلِ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔بقول علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جہاں

دیگر فحش اور برے کاموں میں ملوث تھی، وہاں راستوں میں بیٹھ کر زبردستی لوگوں کا مال چھینتے اور ان کو قتل کرتے ۔"

(تفسیر ابن کثیر، سورت عنکبوت،آیت:29)

اس کام کی سختی کی سبب اس کی سزا بھی قرآن میں بڑی سخت بتائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

{اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ}

(المائدۃ:33)

" اُن لوگوں کی سزا ،جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں، یہ ہے کہ... اُن کو قتل کر دئے جائیں،...یا سولی چڑھادئے جائیں، یا...اُلٹے طور سے اُن کے ہاتھ پائوں کاٹ دئے جائیں ، ...یا انہیں جلا وطن کردیاجائے۔یہ تو ہوئی اُن کی دنیوی ذلت اور رسوائی، اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔"

...اگر راہزن راہزنی اور قتل کئے بغیر ہاتھ آجائے تو اسے قید میں ڈالاجائے تا وقتیکہ اس کام سے توبہ کرے ،...اور اگر راہزنی کی، کسی کامال چھینا اس کے بعد قابو میں آجائے تو اس کے ہاتھ پائوں اُلٹے کاٹے جائیں یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پائوں،...اور اگر دورانِ راہزنی کسی بے گناہ کو قتل کیاہو تو اسے بھی حد میں قتل کیاجائے۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ :

”...اگر راہزن قتل و غارت(راہزنی) دونوں کے مرتکب ہوئے ہو تو قتل کرکے سولی چڑھادئے جائیں ، ... اور اگر(دورانِ راہزنی) صرف قتل کا مرتکب ہواہوتو قتل کا بدلہ صرف قتل ہے،...اور اگر فقط مال لیاہو تو ہاتھ پائوں اُلٹے سیدھے کاٹے جائیں گے، ...اور اگر صرف راستوں کو پُر خطر بنادئے ہو ، لوگوں کو خوفزدہ کردئے ہو،اور کسی گناہ کا مرتکب نہ ہواہو ،اور گرفتار کرلئے جائیں تو اس صورت میں صرف جلا وطنی کی سزا ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر، سورت المائدۃ،آیت:33)

ظلم کرنا۔۔۔۔بھتہ خوری کرنا

...کسی کمزور اور لاچار شخص کو مارنا ،...پیٹنا، ...بے گناہ کسی پر زیادتی کرنا، ...کسی کو تکلیف پہنچانا، ... کسی کو گالی گلوچ کرنا ، ...کسی کا مال یا جائیداد ناجائز طور پر غصب کرنا،... کسی سے جبراً مال وصول کرنا ، ... کسی کو درپردہ نقصان پہنچاناوغیرہ ظلم ہیں، اور ظلم کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے ۔

☆...☆حضرت جابر بن عبداللہرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَومَ الْقِیَامَۃِ}

(مسلم،کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم)

”ظلم وستم کرنے سے بچواس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہی تاریکی ہوگی۔“

اور یہ اس لئے کہ قیامت کے دن مسلمان کیلئے اس کے نیک اعمال نور ہوں گے اور ظالم کے پاس نیک اعمال، اگر چہ کئے بھی ہو، نہ ہوں گے اس وجہ سے ظلم کو تاریکی کہا گیا۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ لوگوں سے پوچھا کہ: ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جس کے پاس مال و دولت نہ ہو ہم اس کو مفلس کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں ،بلکہ حقیقت میں میری اُمت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز،روزہ ،زکوۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا مگر ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کودنیا میں گالی دی ہوگی،کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کامال ہضم کر لیاہوگا،کسی کاخون بہایاہوگا،کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا ۔پس ان سب مظلوموں کو اس ظالم کی نیکیاں دی جائیں گی۔پھر اگر مظالم کے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوجائے تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دئے جائیں گے،پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا ۔''

(مسلم،کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم)

☆...☆حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتارہتاہے پھر جب اُسے پکڑتاہے توچھوڑتا نہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ اپنے پکڑ اور گرفت کے بارے میں فرماتاہے:

{اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ} (سورت البروج،آیت:12)

"اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے۔"

حرام کھانا پینا دعا کی قبولیت کیلئے بڑی رکاوٹ ہے

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص جو لمبا سفر کرتاہے، پراگندہ حال، گردآلود۔اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھاتاکر کہتاہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب!حالانکہ اس کا کھانا حرام کاہے، اس پینا حرام کاہے، اور اس کا لباس حرام کاہے، اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے تو ایسے میں اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی؟ ۔"

(مسلم،کتاب الزکاۃ،باب قبولِ الصدقۃِ من مال الطیّبِ و تربیتِھَا)

کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کرنا

کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کرنا،یا پڑوسی کی زمین کی حد بندی یا مشترکہ حد بندی تراش تراش کر اپنی زمین بڑھاناکبیرہ گناہ ہے۔

☆...☆سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنۡ اَخَذَ شِبۡرًا مِنَ الۡاَرۡضِ ظُلۡمًا۔ و فی روایۃ۔ بِغَیۡرِ حَقِّہٖ۔ طُوِّقَہٗ اِلَی سَبۡعِ اَرۡضِیۡنَ} (مسلم کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم وغصب الارض و غیرھا)

"جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے، ناحق لے لے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔"

☆...☆عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہماسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْأَرْضِ} (مسنداحمد)

"لعنت ہے اس پر جو زمین کی نشانیاں بدلے۔"یعنی حد بندی کو کُرید کُرید کر کاٹے۔

☆...☆ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ کی نظر میں سب سے بدترین خیانت یہ ہے کہ کوئی ایک ذراع برابر زمین چوری کرے ۔ہوتایوں ہے کہ دو پڑوسیوں کی زمین ہوتی ہے (ساتھ ساتھ)، ایک اس میں سے اپنے پڑوسی سے چرا کر(تراش تراش کر)اپنی زمین میں شامل کرتا ہے،(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا ۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ،،،،، مسند احمد)

مگر آج کل اچھے خاصے سمجھدار انسان] چوہے[بن کر اپنی زمین میں پڑوسی کی زمین سے کچھ تراش کاٹ کر شامل کرنے کیلئے] چوہوں [کاکام کرنے لگے ہیں۔دو پڑوسیوں کے مابین زمین کی مشترکہ حد بندی چوری چھپے کاٹنے والے پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

مثل مشہور ہے کہ پلیٹ کھانے سے بھوک ختم نہیں ہوئی تو اس کو چاٹنے سے ختم نہیں ہو گی، اس لئے اللہ نے کسی کو جتنا دیا ہو، وہ اتنے ہی کا، اللہ کے علم میں مستحق تھا،پس اس پر صبر اور شکر کرنا چاہیئے اور دوسروں کے

مال پر حریصانہ، تعصبانہ اور حاسدانہ نظر کرکے مفت میں گناہ مول لینے سے خود کو بچانا چاہئے ۔

......اے مسلمان! ہمارے تمہارے ہم سب پر ہماری مائوں سے زیادہ مہربان نبی رحمت اللعالمینﷺ نے ہمیں کن کن گناہوں سے پیشگی آگاہ نہیں فرمایا۔وہ گناہ اور لغزشیں جو بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے اثرات اور نتیجے بہت ہلاکت خیز ہوتے ہیں۔ اگر دیکھاجائے تو آج کل انہی باتوں پر قیمتی انسان قتل کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم سب اپنے مہربان نبی کریم ﷺ کی ان ہدایات اور پیشگی وعیدوں کو سامنے رکھ کر اپنے حق پر راضی ہوجائے اور اپنی ملکیت میں ناحق اضافوں سے باز رہے تو معاشرہ بہت سارے فسادات سے محفوظ رہے گا۔ حد بندیوں کی کُرید کرنے والا اس طریقے سے اپنی جائیداد میں کوئی خاطرخواہ اضافہ نہیں کرسکتا مگر دنیاوی مصائب اور پریشانیاں اور اپنی آخرت کا وبال ضرور بڑھاتاہے۔

کرید کرید کر راستہ چوری کرکے اپنی زمین میں شامل کرنا

راستہ کاٹ کاٹ کر اپنی زمین میں شامل کرنے کے بارے میں بہت بڑی وعید آئی ہے ۔

حضرت حکم بن حارث سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ اَخَذَ مِنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ شِبْرًا جَاءَ بِہٖ یَحْمِلُہٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ۔}

(طبرانی فی الکبیر)

''جس نے مسلمانوں کا بالشت برابر راستہ (کاٹ کر زمین میں شامل کرکے) قبضہ کیا، وہ قیامت کے دن سات زمینوں کو اپنے اُوپر لادے ہوئے آئے گا۔''

اور طبرانی ہی کی ایک اور روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ:

''جس نے مسلمانوں کا بالشت برابر راستہ (کاٹ کر زمین میں شامل کرکے) قبضہ کیا، (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔''

(طبرانی فی الصغیر)

خودکشی کرنا

خود کشی کرنا حرام ہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:'' جس نے لوہے کی کسی چیز سے خودکشی کی، وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے کے ذریعے ہمیشہ کیلئے اپنا پیٹ زخمی کرتارہے گا،اور جس نے زہر پی کر خود کشی کی،وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ سے زہر پیتا رہے گا،اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خود کشی کی ، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا ۔ ''

(مسلم، کتاب الایمان ،باب غلظِ تحریم قتل الانسان نفسہ‘-------)

بغیر رکاوٹ والی چھت کے اُوپر سونا

جس طرح خود کشی حرام ہے اسی طرح اقدامِ خود کشی اور ایسی بے احتیاطی جس کی وجہ سے ہلاکت میں پڑنا یقینی ہو، بھی گناہ کبیرہ ہے، جیسے بغیر رکاوٹ یا چاردیواری والے چھت کے اُوپر سونا۔

ارشادِ ربّانی ہے:

{لَا تُلْقُوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّھلُکَۃِ} (البقرۃ:195)

" اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{نَھَی رَسُولَ اللہِ ﷺ اَنْ یَنَامَ الرَّجُلِ عَلَی سَطحٍ لیسَ بِمَحْجُورٍ عَلَیہِ}

(ترمذی،کتاب الادب، باب ماجاء فی الفصاحہ والبیان)

"رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایاہے جو (دیواروں یا منڈیروں سے) گھیری نہ گئی ہو۔"

☆...☆اورنبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنْ بَاتَ عَلَی ظَھْرِ بَیتٍ لیسَ عَلَیہِ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ}

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی النوم علی سطحٍ غیرِ محجَّرٍ)

"جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پرپردہ یا رکاوٹ(چاردیواری) نہ ہوتو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔"

☆...☆ایک روایت ان الفاظ میں آیاہے:

{مَنْ بَاتَ عَلَی سَطحٍ لیسَ مَحْجُورًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ}

(معرفۃ الصحابہ لابی نعیم،باب السین ،من اسمہٗ سفیان)

"جو شخص ایسی چھت پر سوئے جو(چاردیواری)سے گھیری نہ گئی ہوتو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔"

☆...☆اور یہ بھی فرمایا:

{مَنْ بَاتَ عَلَی ظَھرِ بَیتٍ لیسَ عَلَیہِ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ}

(الآداب للبیہقی، باب کراہیۃ النوم علی سطح لیس علیہ مایدفع رجلیہ)

"جو بغیر رکاوٹ والی چھت پر سو کر رات گزارے تو اس کے ساتھ کوئی عہد نہیں۔"

پڑوسی کے حقوق کا خیال نہ رکھنا،،،اسے ایذا دینا

پڑوسی کے حقوق کا خیال نہ رکھنااور اسے تکلیف دیناگناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆عبداللہ ابن عمر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَازَالَ یُوصِینِی جِبْرِیلُ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ}

(بخاری، کتاب الادب ،باب الوَصَاۃ بالجار)

"جبریل علیہ السلام پڑوسی کے حق کے بارے میں مجھے برابر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دیں گے۔"

☆...☆ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{وَاللہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللہِ لَایُؤْمِنُ۔ قِیلَ مَنْ یَا رَسُولَ اللہِ ﷺ؟ قَالَ الَّذِی لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ}

(بخاری، کتاب الادب ،باب اثم من لایأمن جارہ بوایقہ)

"اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں ، اللہ کی قسم اس شخص میں ایمان،اللہ کی قسم وہ شخص صاحبِ ایمان نہیں ۔ پوچھا گیا: کون یا رسول

اللہ ﷺ ؟ فرمایا: وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ۔"

☆...☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ}

(مسلم،کتاب الایمان ،باب تحریم ایذاء الجار)

" وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شر ارتوں اور ایذائوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں ۔''

☆...☆اورحضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{مَا آمَنَ بِیْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یَعْلَمُ بِہٖ}

(الطبرانی فی الکبیر)

"وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا (اور وہ میری جماعت میں نہیں ہے)جو ایسی حالت میں اپنا پیٹ بھر کر رات کو (بے فکری سے) سو جائے کہ اس کے برابر رہنے والا اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اس آدمی کو اس کے بھوکے ہونے کی خبر بھی ہو۔" (معجم کبیر للطبرانی)

☆...☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{حق الجار ان مرض عدتہ وان مات شیعیہ و ان استقر ضک اقر ضیہ و ان اعور ستر تہ و ان اصابہ خیر ھناتہ و ان اصابتہ مصیبۃ عز یتہ ولا ترفع بنائک

فوق بنائہ فیسد علیہ الریح ولا تو ذیہ بریح قدرک الا ان تغرف لہ منھا} (طبرانی فی الکبیر)

" پڑوسی کے حقوق تم پر یہ ہیں کہ:... اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور خبر گیری کرو،...اور اگر انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائو(اور تدفین کے کاموں میں ہاتھ بٹائو)،...اور اگر وہ (اپنی ضرورت کیلئے) قرض مانگے تو بشرطِ استطاعت) اس کو قرض دو،... اور اگر وہ کوئی برا کام کر بیٹھے تواس کی پردہ پوشی کرو،... اور اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارکباد دو،... اور اگر کوئی مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو،... اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے ، ... اور (جب تمہارے گھر کوئی اچھا کھانا پکے تو اس بات کی کوشش کرو کہ) تمہاری ہانڈی کی مہک اس کیلئے (اور اس کے بچوں کیلئے) باعثِ تکلیف نہ ہو (یعنی اس کا اہتمام کرو کہ ہانڈی کی مہک اس کے گھر تک نہ جائے) اِلَّایہ کہ اس میں سے تھوڑا سا کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو (اس صورت میں کھانے کی مہک اس کے گھر تک جانے میں کوئی مضائقہ نہیں)۔" (طبرانی فی الکبیر)

اندھے کو راستے سے بھٹکانا

اندھے کو دیکھ کر مذاق اور تمسخر سے اسے غلط راستہ بتانا کبیرہ گناہ ہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ اَبَاهُ مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ اُمَّهٗ مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ مَلْعُونٌ مَنْ كَمَهَ اَعْمٰى عَنْ طَرِيْقٍ مَلْعُونٌ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ} (مسند احمد)

"...لعنت ہے اس پر جو اپنے باپ کو گالی دے،...لعنت ہے اس پر جو اپنی ماں کو گالی دے، ... لعنت ہے اس پر جو غیراللہ کے نام (نذر مان کر) جانور ذبح کرے، ... لعنت ہے اس پر جو زمین کی نشانیاں بدلے، ...لعنت ہے اس پر جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے،...لعنت ہے اس پر جو جانور کے ساتھ بدفعلی کرے، ...لعنت ہے اس پر جو قومِ لوط کی طرح کام کرے یعنی مرد سے زنا کرے۔"

اس حدیث میں ایک لطیف نکتہ

} عُمْیٌ {"....."] اَعْمٰی[اندھے کو اور]عَمٰی [اندھے پن کو کہتے ہیں۔

قارئین !قرآن میں]عَمٰی [گمراہی کو اور] ھُدٰی[ہدایت اور صراطِ مستقیم کو کہا گیا ہے:

{وَمَا اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ} (الروم:53)

" اے نبی ﷺ ! اور اندھوں کو ان کی گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں۔"

اور فرمایا:

{وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ ،فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى} (الفصلت: 17)

''اور جہاں تک قومِ ثمود کی بات ہے تو ہم نے ان کو(انبیاء علیہم السلام کے ذریعے) سیدھا راستہ دکھایا مگر انہوں نے ہدایت کی جگہ گمراہی کو پسند کیا۔''

اب جبکہ]عَمٰی [گمراہی کو اور] ہدٰی[ہدایت اور صراطِ مستقیم کو کہاگیاہے تو اس حدیث میں] اَعمٰی[سے ظاہری نابینا کی بجائے دل کا نابینااور حق کا اندھا بھی مراد لیاجاسکتاہے ۔اس صورت میں:

'' لعنت ہے اس پر جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے۔'' کا مطلب اس دنیامیں نام نہاد دنیاپرست اور فرقہ پرست مولویوں اور جاہل اہلِ طریقت کی طرف سے اپنے پیروکاروں کو صراطِ مستقیم سے ہٹانا بھی ہے ۔ اس میں ایسے مولویوں اور جاہل اہلِ طریقت کیلئے بڑی وعید ہے ۔

کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر ،یا چوری چپکے جھانکنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لو اَنَّ رَجلاً اَطَّلَعَ عَلَیکَ بِغَیرِ اِذْنٍ فَخَذَفتَہٗ بِحَصَاۃٍ فَفَقَاْتَ عَینِہٖ مَا کَانَ عَلَیکَ مِنْ جُنَاحٍ }(مسلم،کتاب الآداب، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ)

'' اگر کسی نے تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر جھانکا اور تو نے اسے کنکر مارا جس سے اس کی آنکھ باہر نکل آئی تو (بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں۔''

کسی کے دروازے کر قریب کیسے کھڑا ہوناچاہیئے؟

☆...☆عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ جب کسی کے دروازے پر (داخل ہونے کی) اجازت مانگنے کیلئے آتے تو دروازے کے بالکل سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہوتے ، اگر اجازت ملتی تو اندر جاتے ورنہ واپس لوٹتے۔"

(الادب الفرد للبخاری ، باب کیف یقوم عندالباب)

راہ چلتے لوگوں پر ہنسنا،اُن پر آوازیں کسنا

☆...☆حضرت اُم ہانیء رضی اللہ عنہاسے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے (قومِ لوط علیہ السلام کے بارے میں قرآن کریم کی سورت عنکبوت کی آیت:29){وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ} کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:"وہ راہ چلتے لوگوں پر کنکر پھینکا کرتے تھے ، اور اُن کا مذاق اُڑایا کرتے تھے ۔"

(ترمذی ، کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ العنکبوت)

جانور آپس میں لڑانا قومِ لوط علیہ السلام کا پیشہ تھا

اور بقول علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جہاں دیگر فحش اور برے کاموں میں ملوث تھی وہاں یہ گمراہ قوم مینڈھے اور مرغ بھی لڑایا کرتے تھے۔"

(تفسیرابن کثیر ،سورت عنکبوت،آیت:29)

...مرغ لڑانے والے نادان مسلمانوں کو ذرا سوچنا چاہئے کہ وہ کس قوم کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں۔

☆...☆عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ}

(ترمذی، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی کراہیۃ التحریشِ بین البھائم)

"نبی کریم ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔"

"اس سے اُونٹوں، مینڈھوں اور مرغوں(اور دیگر جانوروں) کا آپس میں لڑانامراد ہے، اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے ان حیوانات کیلئے درد و اَلم اورتھکاوٹ ہوتی ہے اور ایسا کرنا بالکل عبث اور بے فائدہ ہے۔"(تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی)

... قارئین! دیکھئے نبی کریم ﷺ جس کام سے منع فرمائے ، اور اُمتی اسی کام کو کرتارہے تو اس کا انجام اللہ کے غضب، زندگی میں بے برکتی اور بربادی کے سوا کیا ہوسکتاہے؟

حلقہ یا مجلس کے بیچ میں آکر بیٹھ جانا

حلقہ کے بیچ آکر بیٹھ جانے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

☆...☆ابو مجلز لاحق بن حمید سے روایت ہے کہ ایک شخص آکر حلقہ کے درمیان بیٹھ گیا تو حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

{مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ}

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ وسط الحلقۃ)

''حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک نے اس شخص کو لعنتی قرار دیاہے جو حلقہ کے بیچ میں آکر بیٹھ جائے۔''

☆...☆جابر بن سَمُرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ہم لوگوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ طریقہ تھا کہ جب ہم میں سے کوئی حضور ﷺ کی مجلس میں آتاتو کنارے ہی بیٹھ جایا کرتا۔''(یعنی حاضرینِ مجلس کے درمیان ہیں سے گزر کر آگے جانے اور مجلس کے اندر گھسنے کی کوشش نہیں کرتے تھے)

یہ پسند کرنا کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہوجائے

☆...☆رسول اللہ ﷺ اپنے لئے بھی تعظیمی قیام کو ناپسند فرماتے تھے۔

{خَرَجَ عَلَیناَرَسُولُ اللہِ ﷺ مُتوَکِئاً عَلَی عَصَا فَقُمناَ لَہ' فَقَالَ لاَ تَقُومُوا کَماَتَقُومُ الاَعَاجِمِ یُعَظِّمُ بَعضُھاَ بَعضاً}

(ابو دائود،کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل)

''ایک دفعہ رسول اللہﷺ لاٹھی کا سہارا لئے باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے، آپﷺ نے فرمایا: تم اس طرح مت کھڑے ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔''

...تعظیم اور فخر کیلئے اور نمایاں نظر آنے کیلئے اپنے لئے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا گناہِ کبیرہ ہے ، جبکہ احتراماً کسی کیلئے لوگ ازخود کھڑے ہوجائے تو یہ جائز ہے۔

دیوث صفت(بے غیرت)بننا

☆...☆عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے:

.1 شراب پینے والا، .2 والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور .3 اور وہ دیوث جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بے حیائی کئے جانے کو برداشت کرتا ہو۔" (مسند احمد)

...یعنی جس کی بیوی، بیٹی بدکاری کے مرتکب ہورہے ہو، اور وہ اس پر راضی ہو، ...یا اس بے غیرتی کو روشن خیالی کا نام دیتا ہو، ایسا شخص دیوث کہلاتا ہے، اور ایسے شخص پر جنت حرام ہونے کی وعید آئی ہے۔

مرد وعورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا

☆...☆عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے:

{أَنَّہٗ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ}

"ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، اور ان مردوں پر بھی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔"

(ابوداؤد، کتاب اللباس، باب لباس النساء،،،، مسند احمد)

☆...☆اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے:

''تین قسم کے لوگ جنت نہیں جائیں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا :...والدین کا نافرمان،...مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت، ... دیوث (بے غیرت) ۔'' (مسنداحمد)

☆...☆حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیاکہ :

'' اگر عورت مردوں جیسے جوتے پہن لے تو؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایاکہ رسول اللہﷺ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں جیسی مشابہت اختیار کرے۔''

(ابوداؤد، کتاب اللباس ، باب لباس النسائ)

☆...☆اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ:

'' رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی لباس پہنے ، اور ایسی عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا لباس پہنے۔''

(ابوداؤد، کتاب اللباس ، باب لباس النسائ)

...مرد وعورت کے لباس میں تین چیزیں حرام ہیں:

1. مرد کو عورتوں اور عورت کو مردوں جیسا لباس پہننا۔
2. وضع قطع اور لباس کی تراش خراش میں فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت کرنا۔
3. فخر ومباہات (تکبرانہ) لباس پہننا۔

(لباس اور بالوں کے شرعی احکام ،ص:115بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل ،ج:7،ص:162)

...عورت کیلئے بالوں میں ٹیڑھی مانگ نکالنا ناجائز اور حرام ہے اس لئے کہ مسلمانوں میں اس کا رواج گمراہ قوموں کی تقلید کی وجہ سے ہوا ہے ، اس لئے اس کا چھوڑنا واجب ہے۔ ''

(لباس اور بالوں کے شرعی احکام ، ص:115بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل،ج:7،ص:133)

ڈاڑھی منڈانا

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ}

(بخاری، کتاب اللباس ، باب تقلیم الاظفار)

''مشرکین کا خلاف کرو،ڈاڑھیاں خوب چھوڑ دو اور مونچھیں خوب کتر ڈالو۔''

☆...☆اورفرمایا:

{اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللِّحَى} (بخاری، کتاب اللباس،باب اعفاء اللحی)

'' مونچھوں کو خوب کترو، اور ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو۔''

☆...☆اورفرمایا:

{جُزُوا الشَّوَارِبَ وَ اَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ }

(مسلم، کتاب الطهارة ، باب خصال الفطرة)

'' مونچھوں کوخوب کترو، اور ڈاڑھیوں کو لمبا کرو، اور مجوس(آتش پرست مشرکوں) کی مخالفت کرو۔''

...اس لئے کہ ایرانی مجوس مونچھیں لمبا کرتے تھے اور ڈاڑھیوں کو منڈاتے تھے۔

☆...☆{اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَ اِعْفَاءِ اللِّحٰی}

(مئوطا، کتاب الشعر، باب السنۃ فی الشعر)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مونچھوں کو کم کرنے اور ڈاڑھی کو لمبا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔"

☆...☆اور فرمایا:

{لیسَ مِنَّا مَنْ لم یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ} (مصنف ابن ابی شیبۃ)

"جو مونچھوں کو کم نہیں کرتا ، وہ ہم میں سے نہیں۔"

...اس حدیث میں بڑی بڑی مونچھیں رکھنے والوں کیلئے سخت وعید ہے۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

{لَعَنَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ}

(بخاری، کتاب المحاربین ، باب نفی اہل المعاصی والمخنثین)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں میں سے مخنثوں پر لعنت بھیجی ہے۔"

...ڈاڑھی شعائرِ اسلام میں سے ہے،ڈاڑھی رکھنا اور ایک مشت تک ہی رکھنا واجب ہے۔اس کا منڈانا اور ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے، اوراس کی توہین کفر ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ڈاڑھی سے نفرت ہے وہ اسلام سے خارج ہیں ۔

... اگر کوئی لڑکی ڈاڑھی کی توہین کے طور پر ڈاڑھی والے لڑکے سے رشتہ ٹھکرادے اور کہے کہ مجھے ڈاڑھی سے نفرت ہے، یا کہے کہ بکرے کی ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے ، یا کہے کہ سائن بورڈ رکھاہواہے تو ایسا کہنے سے وہ کافرہ ، مرتدہ اور اسلام سے خارج ہوجاتی ہے۔

...اگر لڑکی کی ماں لڑکی کا رشتہ دینے کیلئے لڑکے کو ڈاڑھی صاف کرنے کی شرط لگائے تو لڑکے کو رشتہ کی فکر نہیں کرنی چاہئے، اسے لڑکی کہیں اور بھی ملے گی، مگر اس عورت کو ڈاڑھی کی توہین کی وجہ سے ایمان کی فکر ضرور کرنی چاہئے۔

...ڈاڑھی ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کٹوانا بالاتفاق ناجائزاور حرام ہے۔بعض لوگ ٹھوڑی کو بھی مشت میں بند کرکے ڈاڑھی کاٹ لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کی ڈاڑھی ایک مشت کے برابر ہے۔مگر یاد رکھناچاہئے کہ انسان انسان کے ساتھ دھوکہ کرسکتاہے،اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کرنا خود کو دھوکہ دیناہے۔مشت کو ٹھوڑی کے بالکل نیچے رکھ کر مشت کے بالکل نیچے لٹکنے والا حصہ کاٹنا جائز ہے۔جن کی ڈاڑھی ٹھوڑی کے بالکل نیچے دو انچ برابر بھی نہیں وہ شرعی ڈاڑھی نہیں ہے ۔

...ڈاڑھی کو} سنت رسول ﷺ {کہنے کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ ڈاڑھی رکھنا واجب نہیں ہے بلکہ} سنتِ رسول ﷺ { کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ثبوت سنتِ نبوی سے ہے ۔جس طرح قربانی کو} سنتِ ابراہیمیعلیہ السلام { کہنے سے قربانی فرض و واجب سے نکل کر مستحب نہیں ہوتی، بالکل اسی طرح ڈاڑھی بھی } سنت رسول ﷺ { کہنے سے واجب ہونے سے نہیں

نکلیں بلکہ بدستور واجب ہی رہتی ہے۔اسی وجہ سے اس کا منڈانا حرام ہے ۔ آپ ﷺ نے ڈاڑھی منڈے شخص کیلئے بد دعا فرمائی ہے اور اس کی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں فرمایا ۔ آپ ﷺ نے ڈاڑھی کٹانے، ٹخنے شلوار سے ڈھانکنے اور گانے بجانے کو ان بدکاریوں میں شمار فرمایا ہے جن کی وجہ سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا گیا۔(درِ منثور للسیوطی)۔"

(لباس اور بالوں کے شرعی احکام ، ص :83 تا 95،،،احسن الفتاوی،ج:8، ص:47 ،،،کفایت المفتی، ج: 9، ص: 178،،، امدادالفتاوی ، ج:4، ص: 222)

سیاہ خضاب لگانا

مجاہد تابعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ :"سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے لگایا۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ)

...سیاہ خضاب کا استعمال، خواہ ڈاڑھی میں ہو،یا سر کے بالوں میں ،حرام اور ناجائز ہے۔

چنانچہ احادیث میں سفید بالوں کو تبدیل کرنے کیلئے مہندی اور کَتم لگانے کی ترغیب آئی ہے ۔

☆...☆حضرات ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مہندی اور نیل سے سفید بالوں کو تبدیل کرتے تھے۔"(مسلم ، کتاب الفضائل ،باب فی شَیبِہٖ ﷺ)

☆...☆ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایانبی کریم ﷺ نے :

" جس چیز سے سفید بالوں کو رنگا جاتا ہے ان میں مہندی اور نیل سب سے بہتر ہے ۔ "

(ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی الخضاب)

☆...☆اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{ مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَاللّٰہُ وَجْہَہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ}

(مجمع الزوائد ،حدیث: 8814)

"جس نے سیاہ خضاب لگایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا چہرہ سیاہ کردے گا۔"

...سیاہ خضاب کا استعمال مرد اور عورت دونوں کیلئے حرام اور ناجائز ہے ، اس کی جگہ بالوں میں مہندی لگانا سنتِ رسول ﷺ ہے۔

مرد کا سونا یا ریشم استعمال کرنا

☆...☆حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالحَرِیرُ لِانَاثِ اُمَّتِی وَ حُرِّمَ عَلَی ذُکُورِھَا}

(نسائی، کتاب الزینۃ، باب تحریم الذھب علی الرجال،،،،سنن الکبری للبیہقی،،،،سنن الکبری للنسائی،،،،طبرانی فی الکبیر)

"سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں کیلئے حلال کیاگیاہے، اور مردوں کیلئے حرام۔"

☆...☆سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی اور ریشم کا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے ۔" (بخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباعِ الجنائز)

ایک اہم نکتہ

] حُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا ['مردوں کیلئے حرام کیا گیا ہے' سے مراد یہ ہے کہ ہر مرد پر حرام ہے خواہ بچہ ہو، یا بالغ ۔ اس لئے بچوں کو ...خالص ریشمی لباس پہنانا... یا سونے کی انگوٹھی، ... یا بالی پہنانا اسی طرح ناجائز اور حرام ہے جس طرح بالغوں کیلئے ، مگر بچے چونکہ مکلف نہیں اس لئے ان کو یہ چیزیں پہنانے کا گناہ پہنانے والے بالغوں کا ہے ۔

...قارئین! ریشمی لباس مردوں کیلئے حرام ہے مگر حرام ہونے کے با وجود بعض اسلام دشمن اور نبی کریم ﷺ کے احکام اپنے لئے ضروری نہ سمجھنے والے گستاخانِ رسول ﷺ بلکہ مرتد جاہل صوفیاء اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ بعض نام نہاد صوفیاء خود ریشمی لباس زیبِ تن کرتے ہیں اور بعض نام نہاد صوفیاء کے جاہل مرید ریشمی لباس پہن کر ڈھول، باجے اور طبلے جیسے حرام آلات کی تاپ پر اُن نام نہاد صوفیاء کے سامنے ناچتے ہیں ۔ ایسے محافل میں بیٹھنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اس لئے کہ اُن کی مجالس میں بیٹھنا اُن کی تعداد بڑھانا ہے اور اُن کی تعداد بڑھانا نبی کریم ﷺ کی حدیث کی رُو سے ممنوع ہے ۔

☆...☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے ولیمہ پر آنے کی دعوت دی، جب وہ پہنچا تو موسیقی کی آواز سن کر واپس لوٹے

۔ کسی نے واپس ہونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

{مَنۡ کَثَّرَ سَوَادَ قَوۡمٍ فَھُوَ مِنۡھُمۡ وَ مَنۡ رَضِیَ عَمَلَ قَوۡمٍ کَانَ شَرِیۡکاً لِمَنۡ عَمِلَہٗ}

”جس نے کسی گروہ کی تعداد کو بڑھایا وہ انہی میں سے ہے ۔اور جو کسی (برے)کام پر راضی ہو، وہ(گناہ) میں اس کے کرنے والوں کے برابر شریک ہے۔“

(المطالب العالیۃ لابن حجر،،،الدیلمی فی الفردوس)

چند ضروری باتیں جن کو لوگ گناہ نہیں سمجھتے

...عورت کیلئے سونے اور چاندی دونوں قسم کی انگوٹھی پہننا جائز ہے،... جبکہ مرد کیلئے صرف چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے ، ... اس کے علاوہ کسی بھی لوہے یعنی پیتل، لوہا، سٹیل وغیرہ کی انگوٹھی مرد وعورت دونوں کیلئے جائز نہیں،... چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننا مسنون ہے، ...جبکہ انگوٹھے، درمیان والی اور شہادت کی انگلی میں انگوٹھی پہننا مکروہ ہے، ... مرد کو چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے جبکہ اس کا وزن ساڑھے تین ماشہ(3.5 گرام) سے کم ہو،...اس کے علاوہ سونے چاندی کا کوئی اور زیور (لاکٹ، چین وغیرہ) مرد کو پہننا جائز نہیں۔دولہا، منگیتر کو سونے کی انگوٹھی پہننا اور پہنانا حرام ہے۔ ' '

(لباس اور بالوں کے شرعی احکام ،ص:134,132بحوالہ ابوداؤدشریف،کتاب اللباس،،،کتاب الخاتم)

دلہا ، دوست یا کسی اور رشتہ دار کو سونے کی انگوٹھی،لاکٹ، چھلا وغیرہ پہنانا

دلہا ، دوست یا کسی اور رشتہ دار کو سونے کی انگوٹھی ،لاکٹ چھلا وغیرہ پہنانااس کو جہنم کی آگ پہنانا ہے۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اپنے کسی عزیز مرد کو جہنم کی آگ کا چھلا پہناناچاہے ، وہ اُسے سونے کا چھلا پہنادے۔اور جو اُسے جہنم کی آگ کا طوق پہنانا چاہے،وہ اُسے سونے کاہار(لاکٹ) پہنادے۔اور جو اُسے آگ کے کنگن پہنا ناچاہے ، وہ اُسے سونے کے کنگن پہنادے۔“

(ابوداؤد ،کتاب الخاتم، باب ماجاء فی الذھب للنسائی)

...چھلا بغیر نگینے کی انگوٹھی کو کہتے ہیں،جو رنگ کی شکل میں ہوتی ہے۔

...سونے کی دانت کسی بیماری کی وجہ سے لگوایا جا سکتاہے صرف زینت کیلئے لگوانا ناجائز ہے ۔ ‘‘ (لباس اور بالوں کے شرعی احکام ،ص:127بحوالہ کفایت المفتی،ج:9،ص:157)

عورت کا سر کابال کاٹنا

عورت کیلئے سر کے بال کاٹنا مطلقاً ناجائز ہے اس لئے کہ گھنے اور لمبے بال عورتوں اور بچیوں کیلئے باعثِ زینت ہے۔لہٰذا عورت کیلئے بال چھوٹے کرنااور کاٹنا جائز نہیں ۔اگر کسی غیر محرم آدمی سے کٹوائے گی تو دوہرا گناہ ہے

،...ایک بال کاٹنے کا ،... اور دوسرا غیر محرم سے پردہ نہ کرنے اور بال کٹوانے کا۔

... البتہ اگر بال اتنے لمبے ہوجائے کہ سرین(Buttocks) سے بھی نیچے ہوجائیں اور عیب دار معلوم ہونے لگیں تو سرین سے نیچے والا حصہ کے بالوں کو کاٹا جاسکتاہے۔

...اگر شوہر بھی عورت کو فیشن کے طرز پر بال کاٹنے کیلئے کہے ،یا عورت از خود فیشن کے انداز پر بال کاٹے تو یہ سخت گناہ کاکام ہے اور حرام ہے، اور گناہ کے کام میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔"(لباس اور بالوں کے شرعی احکام،ص:116،ناشر مکتبہ عثمانیہ راولپنڈی)

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" خلاف شرع اور گناہ کے کام میں کسی کی بات ماننا جائز نہیں۔"

(ترمذی،کتاب الجہاد،باب ماجاء لاطاعۃ مخلوقٍ فی معصیۃ الخالقِ)

بالوں میں بال ملانا اور جسم گدوانا

☆...☆حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

{لَعَنَ اللہُ الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللہِ و فی روایۃ۔ اَلوَاصِلَۃِ وَالْمُسْتَوصِلَۃِ}

"ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو ...جو گودنا گودتی ہے اور جو گودنا گدواتی ہے۔اور... جو اَبرو کے بال اُکھیڑتی اور... جو کسی کیلئے اکھڑواتی ہیں ،اور... دانتوں کو گھس کر خوبصورت بناتی ہیں ۔درحقیقت وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت

کو بگاڑ نے والی ہیں۔اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس عورت پر اللہ کی لعنت ہوجو بالوں کو بڑھانے کیلئے دوسروں کے بال اپنی بالوں میں ملاتی ہیں ۔"

(صحیح مسلم ، کتاب اللباس والزینۃ،باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ)

...یعنی وہ عورت جس کے اَبرو کے بال اکھیڑے جاتے ہو، اور جو بی بی(بیوٹی پارلر والی، یا پڑوسی جو بھی ہو) اس کے بال اکھیڑتی ہے دونوں پر لعنت ہے۔

☆...☆اورمسلم شریف کی اسی باب میں ایک روایت میں آیاہے کہ :

"جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے بالوں میں بال ملانا شروع کیا تب وہ ہلاک ہوئے۔"

پردہ نہ کرنا،نظر کی حفاظت نہ کرنا

غیر محرم مرد وعورت کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا فرض اور پردہ نہ کرنا حرام ہے، اسلئے کہ جن کے ساتھ نکاح کرنا اسلام میں حلال ہے ان کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا فرض ہے۔اور جس طرح عام لوگوں سے پردہ کرنا فرض ہے اسی طرح جھاڑ پھونک والے دَم گر عامل ،...تعویذ بابا...پیر...اُستاد... مفتی ... مولوی سے بھی پردہ کرنا فرض ہے ۔ قارئین کویہ بات ذہن نشین کرنے کیلئے ہم یوں کہیں گے کہ جس طرح راہ چلتے لڑکیوں پر آوازیں کسنے والے لفنگے اور اوباش مردوں سے پردہ کرنا اسلام میں فرض ہے بعینہٖ ... پیر،...

اُستاد، ...عامل، ... مفتی، ... مولوی سے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔اور پردے کی اہمیت سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواتین کو یہ حکم دیاگیا کہ بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلا کریں بلکہ وقار اور عزت کے ساتھ اپنی گھروں کے اندر بیٹھا کریں۔ ارشادِ باری ہے:

{وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجٰہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی} (الاحزاب:33)

"اور (اے نبی ﷺ کی ازواج اور اے اُمتِ محمد ﷺ کی عورتو)! اپنے گھروں میں آرام اور وقار کے ساتھ بیٹھو ، اور پچھلی جاہلیت کی طرح (اپنی خوبصورتی اور بناؤ سنگھار کے اظہار کیلئے) آراستہ ہو کر نہ نکلا کرو ۔"

...اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مردوں کو حکم دیاہے کہ کسی عورت پراگر اتفاقیہ نظر بھی پڑجاے تو فوراً نظر جھکالیا کریں ،ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ} (النور:30)

"اے نبی ﷺ !ان مومن مردوں کو بھی کہہ دیجئے کہ نظریں نیچی رکھا کریں۔"

...اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام ہے ...پیر کیلئے بھی یہی حکم... اور فقیر کیلئے بھی یہی حکم ،جو بھی اللہ کے اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا شریعت کا مجرم اورعذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔

...اس کے بعد عورتوں کو بھی حکم دیا کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھا کریں:

{قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ من اَبْصَارِھِنَّ} (النور،آیت:31)

"اے نبی ﷺ !ان مومن عورتوں کو بھی کہہ دیجئے کہ نظریں نیچی رکھا کریں۔"

...یہاں بھی یہ حکم عام ہے،بچوں کو پڑھانے والے اُستانیوں کیلئے بھی یہی حکم ہے،اور عام عورتوں کیلئے بھی ۔پس معلوم ہوا کہ خواتین مدرسات اور معلمات کو بالغ لڑکوں کو ہر گز نہیں پڑھانا چاہئے۔

جو خواتین بچوں کو قرآن وغیرہ پڑھاتے ہیں اُن کو چاہئے کہ بہت چھوٹے بچوں جیسے چھ، سات سال کے بچے کو تو پڑھائیں مگر جن بچوں کی عمر دس سال سے تجاوز کرجائے تو اجنبی غیر محرم خواتین اُستانیاں اُن کو بالکل نہ پڑھائیں، ویسے بھی بچوں کو پڑھانے کیلئے مساجد اور مدارس موجود ہیں۔اسی طرح نجی ملکیت والے سکولوں میں بھی خواتین اُستانیاں نرسری اور سالِ اوّل و دوئم کے بچوں کو تو پڑھائیں مگر اس کے بعد والی جماعتوں کو نہ پڑھائیں،اس لئے کہ آج کے دور میں جدید طرز کے موبائل ، ٹی وی اور CD کلچر نے نابالغوں کو بھی بالغ بنادیا ہے، بالغٌ دَونَ بالغیعنی حقیقیاً بالغ نہ ہونے کے باوجود بھی بالغ۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"(عورتوں کیلئے)پرائے غیر محرم مردوں کو شہوت کے ساتھ دیکھنا اور بلاشہوت دیکھنا بالکل ناجائز ہے۔" (تفسیر ابن کثیر)

اور پھر علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل واقعے کو دلیل میں پیش میں کیا ہے:

پردے کا عملی مظاہرہ ۔۔۔۔دربارِ نبی ﷺ سے

☆...☆ایک بار نابینا صحابی ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے،اس وقت اُمِ سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما موجود تھیں۔آپ ﷺ نے ان کو اس نابینا صحابی سے پردہ کرنے کو کہا تو اُنہوں نے عرض کیا کہ یہ تو نابینا ہے،وہ ہم دونوں کو نہیں دیکھ سکتے۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیاہواکہ یہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں، تم تواس کو دیکھ سکتی ہو۔"

(ابوداؤد،کتاب اللباس، بابب فی قولہٖ عزّ وجلَّ: قُل لِلمُؤمِنَاتِ یَغضُضنَ من اَبصَارِھِنَّ)

...عورت کی آواز کوشہوت کے ساتھ سننا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔"

(آسان فقہی مسائل،ص:110 ناشر مکتبہ بیت العلم)

☆...☆حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

{اِنَّ النَّظرَۃَ سَہمٌ مِن سِہامِ اِبلِیسَ مَسمُومٌ۔ مَن تَرَکَھا مَخَافَتِی اَبدَلتُہُ اِیماناً یَجِدُ حَلاَوَتَہُ فِی قَلبِہِ }(طبرانی فی الکبیرحدیث رقم:10211)

"بے شک نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے (اللہ کے ڈرسے) اسے قابو میں رکھا، (اللہ تعالیٰ فرماتاہے : میں) اس کا ایمان بڑھائوں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔"

☆...☆نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

{یَا عَلِیُّ لا تُتبِعِ النَّظرَۃَ النَّظرَۃَ فَاِنَّ لکَ الاُولَیٰ وَ لیسَ لکَ الآخِرَۃ}

(ابو دائود، کتاب ا لنکاح، مایئومر بہ من غض البصر)

"اے علی ! نظر کے پیچھے نظر مت دوڑانا، اور پہلی نظر (بوجہ غیر اِرادی ہونے کے) معاف ہے۔"

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

{فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَ تَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ وَ يُكَذِّبُهٗ}

"(پس غلط دیکھنا) آنکھ کا زنا ہے،(غلط بولنا) زبان کا زنا ہے اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ (مرد وعورت کے اعضائے مخصوصہ)ان تمام اُمور(گندے نظر، خیالات کی) تصدیق یا تکذیب کرتی ہے ۔"

(بخاری، کتاب الاستیئذان ،باب زنا الجوارح دون الفرج)

قارئین! جو اُستاد... مفتی،... مولوی غیر محرم پرائے خواتین کو بغیر پردے پڑھاتا ہو ، ... یا جو پیر یا عامل جھاڑ پھونک کیلئے لوگوں کے گھروں میں جاتا ہو اور عورتوں سے پردہ نہیں کرتا، ...یا عورتیں اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھوں سے لگاتی ہو، یا... اس کا ہاتھ چومتی ہو وہ فاسق (سخت گناہ گار) ہے۔

☆...☆اس لئے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا ۔ہاں! مگر ان عورتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ لگایا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں یا لونڈیاں تھیں۔"

(بخاری،کتاب الاحکام ،باب بیعۃ النسائ)

...اس وجہ سے جس عورت سے شریعت میں نکاح جائز ہواس کے ساتھ ہاتھ ملانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے خواہ پیر ہو یا فقیر،اُستاد ہویا مولوی۔ اور فاسق کی امامت مکروہِ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا وقت برباد کرنے کے برابر ہے۔

عورت کو اگر غیر محرم پرائے مردوں کے ساتھ بات کرنا ناگزیر ہوجائے تو؟

عورت کو اگر غیر محرم پرائے مردوں کے ساتھ بات کرنا ناگزیر ہوجائے تواس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتاہے:

{فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ}

(سورت الاحزاب،آیت:32)

"اور (اے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور اے اُمتِ محمدﷺ کی عورتو! اگرکسی غیر محرم اجنبی مرد کے ساتھ بات کرنا ناگزیر بھی ہوجائے تو)تم نرم لہجے سے بات نہ کیا کرو(جس لہجے اور انداز میں اپنے شوہروں کے ساتھ بات کرتی ہو) کہیں ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں مرض ہو، وہ کچھ اور خیال کریں۔"

علامہ ابن کثیر اور علامہ آلوسی حنفی رحمہا اللہ سمیت دیگر مفسرین نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھاہے کہ:

"عورت کو اگر غیر محرم پرائے مردوں کے ساتھ بات کرنا ناگزیر بھی ہوجائے تو پردے میں رہ کریعنی دروازے یاپردے کے پیچھے سے بھی عورتوں کو ایسے نرم لہجے اور انداز میں پرائے اجنبی مردوں کے ساتھ بات

کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں منع فرمایاہے جس لہجے اور انداز میں وہ اپنے شوہر کے ساتھ بات کرتی ہے۔"
(تفسیر روح المعانی،،،، تفسیر ابن کثیر)

بلکہ علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ نے یہاں تک لکھاہے کہ:

"عورتوں کو اجنبی پرائے مردوں کے ساتھ ساتھ اَبدی محرمات جیسے چچا، ماموں،رضاعی بھائی وغیرہ سے بھی اس انداز میں بات نہیں کرنا چاہئے جس نرم لہجے اور انداز میں وہ شوہر کے ساتھ بات کرتی ہے۔ ۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کے بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے میں آیاہے کہ جب وہ کسی اجنبی مرد کے ساتھ بات کرتیں تو اپنے منہ پر آواز بدلنے کیلئے ہاتھ رکھتیں ۔"(تفسیر روح المعانی)

...اے مسلمان عورت! دیکھو کہیں تم ان آیات اور احادیث کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہی ہو؟ اگر کر رہی ہو تو جان لو کہ تمہارے تقوی اور پرہیزگاری میں اور نبی کریم ﷺ کے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے تقوی اور پرہیزگاری میں زمین اور آسمان کا فرق ہے بلکہ تمہارا تقوی اور پرہیزگاری ان کے تقوی اور پرہیزگاری کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ہمارا ایمان ہے کہ شیطان ان پاکدامن ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں سے دور بھاگتا تھا، اور قرآن وسنت کی خلاف ورزی کے وبال کے نتیجے ہیں شیطان آج کل کے مسلمانوں کے گھروں میں ڈیرہ ڈالا ہواہے۔اب سوچو اور خود کو بدلو ورنہ جہنم کی آگ میں تیرا چہرہ بدل دیاجائے گا۔ ہر مسلمان عورت

کو سب سے پہلے... سورت نسائ، ...سورت نور اور... سورت احزاب غور و تدبر کے ساتھ سیکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

غیر محرم مرد(جیسے منہ بولے بیٹے،بھائی)کے ساتھ تنہائی میں ہونا

عورت کا غیر محرم مرد(جیسے منہ بولے بیٹے،بھائی)کے ساتھ تنہائی میں ہوناحرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔زندگی میں جتنی دفعہ ایسے لوگ ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں ،ہر بار سامنے آنے پر مرد اور عورت دونوں کے کھاتے میں گناہِ کبیرہ لکھاجاتاہے۔

محرم جمع محارم: وہ رشتہ دار جن کا ایک دوسرے سے نکاح شریعت میں حرام قرار دیاگیاہو، وہ ایک دوسرے کے محرم کہلاتے ہیں۔محرم دو قسم کے ہیں: ... ابدی محرم جیسے ، ماں، باپ، بہن ،بھائی، رضاعی بھائی وغیرہ۔اور ...عارضی محرم جیسے سالی،جب تک اس کی بہن کسی مرد کے نکاح میں ہو،سالی کا اس شخص کے ساتھ نکاح حرام ہے ۔ مگر جب اس کی بہن کو اس شخص کی طرف سے طلاق مل جائے ، یا بہن وفات پاجائے تو پھر اس شخص کے ساتھ اس مطلقہ یا متوفیہ کی دوسری بہن کا نکاح جائز ہے۔

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لاَ یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَ ۃٍ اِلاَّ مَعَ ذِی مَحْرَمٍ۔ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللہِ اکْتُتِبْتُ فِی غَزْوَۃِ کَذَا وَ کَذَا وِ خَرَجَتْ اِمْرَاَتِی حَاجَّۃً۔ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِکَ۔ و فِی رِوایۃٍ۔ وَ لاَ تُسَافِرَنَّ امْرَاَ ۃٌ اِلاَّ وَ مَعَھَا مَحْرَمٌ}

(بخاری کتاب ا لنکاح باب لاَ یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلاَّ مَعَ ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَی الْمُغِیبَۃِ)

"خبردار! کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے۔ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری بیوی حج کیلئے نکلی ہے اور میرا نام فلاں لڑائی میں لکھا گیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوٹ جا اپنی عورت کو حج کرا۔"(یعنی جہاد پر مت جائواس حال میں کہ تیری عورت اکیلے حج کیلئے نکلی ہے)

...امام بخاری نے اس باب کانام رکھاہے:

}...کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے ، اور نہ کوئی مرد اس عورت کے پاس جائے جس کا شوہر غائب ہو، یعنی گھر پر موجود نہ ہو، یاسفر پر گیاہو...{

☆...☆عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی شخص کسی ایسی عورت کے گھر نہ جائے جس کا شوہر گھر پر موجودنہ ہو۔ہاں! اگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہو تو۔(یعنی اس عورت کا محرم وغیرہ ساتھ ہوتو)۔"

(طبرانی فی الکبیر)

☆...☆ابو قتادہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھ جائے جس کا خاوند گھر پر موجود نہ ہو تو اس پر قیامت کے دن ایک سانپ مسلط کیاجائے گا۔"(طبرانی فی الاوسط)

اس حدیث کو دیکھئے اور اس کے بعداپنے اپنے عمل کا محاسبہ کیجئے کہ آج کل بعض بلکہ اکثر مرداور خواتین نے پردے کو مذاق سمجھاہے یا نہیں؟

☆...☆حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عہسے روایت ہے کہ:

"ہمیں ایسی عورتوں کے گھر جانے سے منع کیاگیاہے جن کے شوہر موجود نہ ہو۔"

(طبرانی فی الکبیر)

مطلب یہ کہ جب پتہ چلے کہ صاحبِ خانہ گھر پر موجود نہ ہو تو اندر جانے کی تکلیف مت کیجئے بلکہ واپس ہو جایئے اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اس لئے شیطان ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتاہے:

☆...☆حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جن عورتوں کے شوہر گھروں میں موجود نہ ہواُن کے پاس نہ جائو کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتاہے ۔"

...یعنی ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہارے جذبات میں حیوانیت پیدا کرے،اور تم دونوں کو اس کام پر مجبورکرے جس کا راستہ روکنے کیلئے غیر محرم مرد وعورت کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا فرض کیاگیاہے۔

پردہ نہ کرنا بھی جدید دور کا ایک فیشن بن گیاہے،ایسے آزاد خیال لوگوں کو اپنے نبی ﷺ کی ان تعلیمات کی روشنی میں اپنے اس غیر شرعی اور حرام عمل کا محاسبہ کرنا چاہیئے،اور اس بات پر بھی سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ نے کس کس برائی کے روک تھام کیلئے ان تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم فرمایاہے؟

☆...☆اورحضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِیَّاکُمْ وَالدُّخُولَ عَلَی النِّسَاءِ۔فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَفَرَاَیتَ الْحَمْوَ۔قَالَ اَلْحَمْوُالْمَوتُ}

(بخاری کتاب ا لنکاح باب لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَ ۃٍ اِلَّا مَعَ ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَی الْمُغِیبَۃِ)

"خبردار! غیر عورتوں کے پاس مت جایاکرو۔ایک انصاری مرد کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر شوہر کے رشتہ دا ر (دیور ،جیٹھ وغیرہ)بھائوج کے پاس جائے؟آپ ﷺ نے فرمایا: دیور، جیٹھ تو ہلاکت ہے۔"

☆...☆اور امام ترمذی کی روایت میں اتنا اضافہ بھی ہے:

{لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَ ۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیطَانُ}

"کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی نہیں کرتا مگر اس حال میں کہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے ۔"

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراہیۃ الدخول علی المغیبات)

پردہ کے بارے میں اُصولِ کلی

...پردہ کے بارے میں اُصولِ کلی یہ ہے کہ جس عورت کا کبھی بھی کسی مرد سے نکاح ہو سکتاہو ، وہ ایک دوسرے کیلئے غیر محرم ہیں، اور اُن کا ایک دوسرے سے عمر بھر پردہ کرنا فرض ہے۔

...اُن لوگوں سے پردہ کرنا فرض نہیں جن سے عورت کا کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتاجیسے والد، بھائی وغیرہ ۔

مذکورہ بالااُصول کے تحت چچازاد ،ماموں زاد، پھوپھی زاد،خالہ زاد، نندوئی(1)، خالو، پھوپھا، دیوروغیرہ سے پردہ کرنااسی طرح فرض ہے جس طرح دوسرے پرائے لوگوں سے فرض ہے اس لئے کہ ان کا آپس میں نکاح ہوسکتاہے۔

☆(جیٹھ شوہر کے بڑے بھائی کو اور دیور چھوٹے بھائی کو کہتے ہیں۔نند شوہر کی بہن کو اور نندوئی اس کی شوہر کو کہتے ہیں)

...اگر محارم میں بھی کوئی بد نظر اور بے حیاء ہو تو اس سے بھی پردہ کرنا فرض ہے، اسلئے کہ ایسا محرم پردہ کے معاملے میں غیر محرم کی طرح ہے۔

(بیغیر : لباس اوربالوں کے شرعی احکام ،ص: 169تا171،ناشر مکتبہ عثمانیہ راولپنڈی)

نام نہاد روشن خیالی۔۔۔۔۔ ایک بے حیاء مرض

...دین سے بے خبری یا... دین کے احکام کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے آج کل رواج چل پڑا ہے کہ ... کوئی مرد کسی کو بیٹا یا بھائی کہہ کر اس سے اپنااور اپنے گھر والوں کا پردہ ختم کرتے ہیں،یا ...کوئی عورت کسی کو بھائی

،بیٹا کہہ کر پھر اس کے پورے گھر والے اس کو بھائی ، چچا سمجھ کر اس سے پردہ نہیں کرتے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں ایسے خودساختہ رشتوں کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ وہ بدستور ایک دوسرے کیلیئے غیر محرم ہیں،اور ان کا ایک دوسرے سے نکاح جائز ہے ،بشرطیکہ کوئی دوسری رکاوٹ نہ ہو۔کوئی لاکھ کسی کو بیٹا کہے ، اسلام کہتاہے کہ اگر کوئی دوسرا رکاوٹ نہ ہو تو ان کا آپس میں نکاح ہو سکتاہے۔ ان خودساختہ منہ بولے رشتوں کی وجہ سے اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسے منہ بولے بھائی ، بیٹے سے نکاح کرنا ناجائز اور حرام سمجھے تو شریعت کے احکام کو ناجائز سمجھنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان میں ہم سب کیلیئے ایک لازوال درسِ عبرت

سیدناحضرت عمررضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا:

"کوئی شخص کسی ایسی عورت کے گھر نہ جائے جس کا شوہر گھر پر موجود نہ ہو۔یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ میرا بھائی جہاد پر چلا گیاہے اور مجھے اہل و عیال کی خبر گیری رکھنے کی تاکید کی ہے۔کیا میں اس کے گھر جا سکتاہوں؟حضرت عمررضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑا مارا اور کہا کہ دروازے پر کھڑے ہوکریوں کہو:

"کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟۔"(مصنف عبدالرزاق)

...اس حدیث سے اندازہ لگائیے کہ پرائے اور غیر محرم مردوں سے پردہ نہ کرنا... کتنا بڑا، ... کتنا خوفناک اور ...کتنافتنہ و فساد پیدا کرنے والا گناہ اور حرام کام ہے؟

...اس سے اُن سادہ لوح،...بے علم اور ...آزاد خیال لوگوں کی خودساختہ منطق کی بھی تردید ہوئی جو پرائے غیر محرم مرد یا لڑکے کو بھائی یا بیٹا کہہ کر اس سے پردہ کرنا ختم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ:

"دین و دنیا میں میرا بیٹا، یا بھائی" ہے۔جبکہ اس کے برعکس اسلام کہتاہے کہ یہی پرایا غیر محرم مرد یا لڑکا اور " منہ بولا بھائی یا بیٹا"} دین و دنیا{میں اسی عورت کا شوہر بن سکتاہے، بھائی یا بیٹا ہر گز نہیں بن سکتا۔"

... اسلام میں اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں، بلکہ اس کی مثال تو یہ ہے جیسے کوئی اللہ کے حرام کردہ چیز کو کسی حیلے سے حلال ٹھہرادے،یہ کتنا عظیم جرم ہے اس کا اندازہ لگانا بہت ضروری ہے ورنہ آخرت میں پچھتاوا کام نہیں آئے گا۔

اس قسم کے آزاد خیال لوگوں نے پردے کا حکم مذاق سمجھ کر حرام کام کو حلال سمجھا،اگر کل کوئی شرابی کہے کہ شراب پینے میں گناہ کہاں سے آیا؟ پیسے میرے خرچ ہوتے ہیں، صحت کا نقصان بھی اگر ہو تو میرا ہے،اور مجھے اس سے سرور اور خوشی حاصل ہوتی ہے ،سکون حاصل ہوتا ہے ۔تو کیا ایسے آزاد خیال شرابی کی یہ بات جائز ہوگی ؟ ہر گز نہیں ، تو پھر کسی کو بھائی، بھتیجا یا بیٹا کہہ کر اس سے پردہ نہ کرنا بھی اللہ کے حرام کردہ کام کو حلال

سمجھنا ہے جو کہ کفر تک پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے گندے خیالات سے محفوظ رکھے آمین۔

مخنّث سے بھی پردہ کرنا فرض ہے

...مخنّث(ہیجڑا) اور...اس عورت سے بھی جسم کے ہیئت و اُبھار وغیرہ چھپانا لازم ہے یعنی اُن کے ساتھ بیٹھنے یا سامنے آتے وقت(چہرہ کھلا رکھ کر)باقی جسم کو موٹی اُوڑھنی سے چھپانالازم ہے جن کے بارے میں شبہ ہو کہ وہ اپنے شوہر، بھائی وغیرہ یا دوسرے مردوں کو کسی پرائی غیر محرم عورت کے حسن وجمال کے بارے میں مرچ مصالحہ لگاکر بتانے کا عادی اور بد زبان ہوتی ہیں، بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ بعض خواتین یہ کام ایک مشغلے کے طور پر کرتی ہیں ،اور اُن کو اس طرح کرنے میں خاص لطف ملتی ہے۔

☆...☆ اُمَّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا تھا۔وہ(ہیجڑا)عبداللہ ابن اُمیہ سے کہہ رہاتھاکہ اے عبداللہ! اگر کل اللہ تعالیٰ نے تم کو طائف فتح کرادیا تو تم غَیلان کی بیٹی کو (غنیمت میں)لے لینا۔(کیا موٹی خوبصورت عورت ہے)کہ جب سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں(شکنیں) اور پیٹھ موڑ کر واپس جاتی ہے تو آٹھ بٹیں دکھلائی دیتی ہیں۔یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:یہ ہیجڑا آئندہ تمہارے پاس نہ آئے(یعنی یہ تمہاری باتیں بھی کہیں اور سناسکتاہے) ۔"

(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف فی شوال سنۃ ثمان)

عورت کاباریک لباس پہننا

عورت کا باریک لباس پہننا گناہِ کبیرہ ہے اس لئے اس کا پہننا ، نہ پہننا برابر ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی عورتوں کو لباس پہننے کے باوجود]عاریات[یعنی ننگی کہاہے، اورفرمایاکہ ان پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{صِنفَانِ مِنْ اَہْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا : قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ وَ نِسَائٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُئُوسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لاَ یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلاَ یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَ اِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیرَۃِ کَذَا وَ کَذَا}

(مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب نساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)

"دو ایسے دوزخی گروہ ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ایک وہ جن کے ہاتھوںمیں گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو مارتے ہوں گے، ...اوردوسرا وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی ، ...غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں، ...اور مردوں کی طرف مائل ہونے والیاں ،... ان کے سروں کے بال اس طرح ہوں گے جیسے بختی اُونٹ کے کوہان۔ ان دونوں پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔"

اس حدیث سے دو پیشن گوئیاں معلوم ہوئی، جن میں سے دوسری پیشن گوئی ایسی عورتوں کے متعلق ہے جن کی یہ صفات ہوں گی:

.1...کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ یا تو اس وجہ سے کہ کپڑے باریک ہوں گے، یا یہ کہ پورا بدن ڈھانکا نہ ہوگا، جیسے بلائوز کہ اس سے پیٹ و پیٹھ کا حصہ کھلا رہتا ہے، یا کھل جاتا ہے۔ اسی طرح فراک اور جانگھیہ بھی ۔ یااس وجہ سے کہ لباس اتنا چست و تنگ ہو گا کہ بدن کی پوری ہیئت صاف نظر آرہی ہوگی،،، .2... حسن و خوبصورتی اور فیشن کی وجہ سے مردوں کو اپنی طرف دیکھنے کی اور مزے لینے کی دعوت دینے والیاں ہوں گی،،،

.3...خود وہ بھی مردوں کے قریب جائیں گی، ان کی طرف خواہش سے متوجہ ہوں گی یعنی مائل بھی کریں گی، اور خود مائل بھی ہوں گی،،،

.4...ان کے سر بختی اُونٹوں کے کوہان کی طرح ہوں گے یعنی سر پر بالوں کو فیشن کی طرح اُونچا رکھیں گی جس سے ان کا سر اُونٹ کے کوہان کی طرح اُونچا اور خوبصورت نظر آئے گا۔اسی طرح دوسروں کی توجہ ان کی طرف مبذول ہوگی،،،

.5... سر ہلا ہلا کر فیشن کی نمائش کرتی ہوئی ، ...مٹکتی ہوئی چال بناتی ہوئی چلیں گی۔ یعنی High Heel سینڈل اور پیزار کو زور زور سے زمین پر مارتی ہوئی چلنے والی عورتیں جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہے، اس لئے کہ ان کا مقصد ہی لوگوں کو اس طرح کی حرکات سے اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے ۔اور اتنی سخت وعید اس لئے آئی ہے کہ :

☆...☆"ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک قوم میں ایک ٹھگنی (پست قد)

عورت دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی۔ اس نے (لمبی نظر آنے کیلئے) لکڑی کی دو جوتیاں بناکر پہنیں، اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بندہوتی تھی ،اس میں مشک بھری اور مشک تو ویسے بھی بڑی تیز خوشبو ہے، پھر ان دوعورتوں کے بیچ چلی تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا (تاکہ لوگ اس کو پہچانے کہ یہ وہی ٹھگنی عورت ہے)۔"(مسلم،کتاب الفاظ من الادب،باب استعمال المسک ۔۔۔)

...یعنی High Heel سینڈل پہننا، اور ان سے ٹک ٹک کی آواز نکلوانا بنی اسرئیل کی بے حیاء عورتوں کا طریقہ تھا۔ ایسی عورتیں جنت تو دور کی بات ہے جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گی، چنانچہ ایسی صفات والی عورتوں کی آج کل کے دور میں کوئی کمی نہیں، برسرِ راہ اس بات کے مشاہدے ہورہے ہیں۔

عورت کا مسنون لباس

عورتوں کا مسنون لباس یہ ہے کہ:... ان کا لباس مکمل طور پر جسم کو چھپانے والا ہو یعنی ایسا ہو جس سے بدن کا رنگ اور بال نظر نہ آئیں،... اور ڈھیلا ڈھالا ہو، چست(Tight) نہ ہو،... اور بدن کی ہیئت کو نمایا ں اور ظاہر کر نے والا لباس نہ ہو۔یعنی ایسا لباس نہ ہو جس سے بدن کے اُبھار اور اُتار چڑھائو نمایاں ہو ، ...اور مردوں کے مشابہ بھی نہ ہو ،...نہ غیروں کے لباس کی نقل ہو کیونکہ کفارکی مشابہت سخت ممنوع ہے ،...اسی طرح فُسّاق (فاسق کی جمع)اور شرعی حدود سے تجاوز کرنے والوں کی مشابہت بھی ممنوع ہے ۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ٹی وی، انٹرنیٹ اور ڈش پر نت نئے ڈیزائن

سے متاثر ہوکر ان کی نقالی کرناناجائز ہے اسلئے کہ ان مواصلاتی وسائل پر آنے والی بیشتر خواتین اسلام اور شرعی احکام کی پرواہ نہ کرنے والیاں ہوتی ہیں بلکہ روشن خیالی کی سیلاب میں بہہ کر شرعی احکام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہ ہونے کے خود ساختہ منطق کی بناپر ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

...جو لباس مندرجہ بالا مسنون اُصولوں کے خلاف ہو، اس کا پہننا جائز نہیں۔

عورت کا سر پر بال جوڑ کرچوٹی بنانا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے جن دوزخی عورتوں کی خبر دی ہے ان میں سے ایک کے بارے میں فرمایا:

{رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَ اِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَ كَذَا}

(مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب نساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)

" ان کے سروں کے بال اس طرح ہوں گے جیسے بختی اُونٹ کے کوہان۔(بالوں کوجوڑ کر چوٹی کی شکل بنائی گئی ہو)۔ ان دونوں پر جنت کی خوشبو تک بھی حرام ہے، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔"

☆...☆اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب تم ایسی عورتوں کو دیکھوجن کے سروں پر اُونٹ کے کوہان کی طرح بال(جوڑ کر چوٹی کی شکل بنائی گئی ہو) تو سمجھو کہ اُن کی نماز قبول نہیں ہوگی۔"(طبرانی فی الکبیر)

عورت کا اپنی سنگھار کی نمائش کرنے کیلئے بن ٹھن کر گھر سے نکلنا

☆...☆نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

۔"جو خاتون اس نیت سے خوشبو لگا کر گھر سے نکلے کہ اس کی خوشبو دوسروں تک پہنچے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ اور بدکارہ ہے۔"

(ترمذی ،کتاب الادب ،باب ماجاء فی کراہیۃ خروج المراۃ متعطرۃ)

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو عورت خوشبو لگا کر ہماری مسجد آئے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں جب تک واپس جا کر جنابت کی طرح غسل نہ کرے۔"

(ابوداؤد،کتاب الترجل باب ماجاء فی المراۃ تتطیب للخروج)

☆...☆اور فرمایا:

"جو عورت خوشبو لگا کر مسجد آئے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں جب تک واپس جا کر غسل نہ کرے۔" (ابن ماجہ،کتاب الفتن، باب فتنۃ النساءٔ)

...جب مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے خوشبو لگا کر جانے والی عورتوں کیلئے اتنی سخت وعید ہے تو انواع و اقسام کی میک اَپ کر کے اور تیز خوشبو لگا کر بازاروں میں گھومنے والیوں اور شادی بیاہ کے موقع پر اپنی زیب و سنگھار کی قصداً نمائش کرنے والیاں کیوں اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتیں۔لوگوں کو دکھانے کیلئے زیب و سنگھار کر کے گھر سے نکلنے والی عورت قیامت کی تاریکی کی طرح بے نور ہے ۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"شوہر کے علاوہ دوسروں کیلئے زینت کے ساتھ ناز نخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔"

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراہیۃ خروج النساء فی الزینۃ)

☆...☆اور فرمایا نبی اکرم ﷺ نے :

" عورت کیلئے شوہر کی غیر موجودگی میں خوشبو لگانا مناسب نہیں۔"

(طبرانی فی الکبیر)

...یہ ممانعت اس لئے ہے کہ خوشبو تو شوہر کو خوش کرنے کیلئے لگایاجاتاہے جب شوہر نہیں تو پھر اس کی ضرورت بھی نہیں۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{ثَلَاثَۃٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لَھُمْ صَلَاۃً: اَلْمَرْءَۃُ تَخْرُجُ مِنْ بَیْتِھَا بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِھَا وَالْعَبْدُ الْاٰبِقُ وَالرَّجُلُ یَؤُمُّ الْقَوْمَ وَ ھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ} (المطالب العالیۃ)

"تین شخصوں کی نماز قبول نہیں:... ایک وہ عورت جو گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر نکلتی ہے، ... دوسرا وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ جائے اور ...تیسرا وہ امام جو امامت کرے لوگوں کی، اس حال میں کہ لوگ اس کی امامت پر راضی نہ ہو۔"

☆...☆اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا:

"شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ ...اس کا بستر نہ چھوڑے ... اور یہ کہ اس کی قسم پوری کرے... اور یہ کہ اس کا حکم مانے... اور یہ کہ اس کی

اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے ... اور یہ کہ ان لوگوں کو گھر نہ آنے دے جن کا گھر آنا شوہر کو ناپسند ہو۔“
(طبرانی فی الکبیر)

☆...☆اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا:

{اِنَ الْمَرْاَۃَ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ وَ فِی رِوَایَۃٍ۔ وَ اَقْرَبُ مَا تَکُوْنُ مِنْ وَجْہِ رَبِّھَا وَ ھِیَ فِی قَعْرِ بَیْتِھَا۔ وَ فِی رِوَایَۃٍ۔اِنَّکِ لَا تَمُرِّیْنَ بِاَحَدٍ اِلَّا اَعْجَبْتِہٖ } (ترمذی،،،، صحیح ابن حبان،،،، طبرانی)

”عورت چھپانے کی چیز ہے، جب یہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں لگ جاتا ہے ۔ اور ایک روایت میں اتنا اضافہ بھی ہے کہ : عورت جب تک اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اپنے ربّ سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ا ور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو شیطان کہتاہے کہ تم کسی کے پاس سے نہ گزرو مگر اس حال میں کہ تم اس شخص کی نظر میں خوبصورت لگے۔(اور تم دونوں فتنے میں پڑو) ۔‘ ‘

☆...☆اور یہ بھی آپ ﷺ نےیہ فرمایا:

”جو بھی عورت اپنے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر نکلتی ہے تو واپسی تک ، یاشوہر کے راضی ہونے تک، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتاہے۔“(کنزالعمال)

☆...☆اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا:

”شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ ...جب وہ اس سے حاجت مانگے تو اسے منع نہ کرے ، اگر چہ کجاوے پر ہو،... اور یہ کہ شوہر کی اجازت کے

بغیر اس کے گھر سے کسی کو کچھ نہ دے ، اگر بیوی نے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دیا تو شوہر کیلئے اجر اور بیوی کیلئے گناہ کا وبال ہے،...اور یہ کہ اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے، اگر اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھا تو اس کیلئے کوئی اجر نہیں،... اور یہ کہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے اور اگر اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو رحمت اور غضب کے فرشتے ، دونوں اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ یا تو وہ توبہ کرے یا گھر واپس لوٹے۔ پوچھا گیا: اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا: اگر چہ ظالم ہو۔"(مسند الطیالسی)

شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا

شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیرعورت کیلئے نفل روزہ رکھنا گناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَ ۃِ اَنْ تَصُومَ وَ زَوجُھَا شَاہِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہِ}

(بخاری ،کتاب ا لنکاح، باب لایجوز للمراۃ ان تاذن فی بیت زوجھا لاحد الا باذنہ)

"عورت کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی موجودگی میں روزہ(نفل) رکھنا جائز نہیں۔"

بغیر عذر بیوی کا شوہر سے طلاق مانگنا

معمولی معمولی باتوں پر بعض اوقات نا سمجھ اور اسلام سے نا آشنا بیویاں شوہروں سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہیں ،جبکہ بلاعذر و حرج ایسا کرنا جنت سے محرومی کا سبب ہے۔

☆...☆حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اَیُّمَا امْرَأَۃٍ سَأَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقاً فِی غَیْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ}

(سنن الکبری للبیہقی، کتاب الخلع والطلاق، باب مایکرہُ من مسأَلِتھا طلاقَ زوجھا)

''جو عورت شوہر سے بغیر حرج طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی بُو بھی حرام ہے۔''

عیدالفطر اور عیدالاضحی کے دن روزہ رکھنا

☆...☆حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

{نَھَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ}

(بخاری، کتاب الصوم ،باب صوم یوم الفطر)

''نبی کریم ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایاہے۔''

اس لئے اگر کوئی ان دنوں کو مبارک دن سمجھ کر روزہ رکھے گا تو گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔

بیوی کو شوہر سے بد ظن کرنا ،شوہر کے خلاف بھڑکانا

بیوی کو شوہر سے اور نوکر کو مالک سے بد ظن کرنابہت بڑی گناہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے کسی کی بیوی یا کسی کے غلام کو اس کے خلاف بھڑکایا، وہ ہم میں سے نہیں۔"

(سنن الکبریٰ للبیہقی،،، شعب الایمان)

شوہر کی نافرمانی کرنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{ثَلَاثَۃٌ لَاتُجَاوِزُ صَلَاتُھُمْ آذَانَھُمْ : اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَ اِمْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَ اِمَامُ قَوْمٍ وَ ھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ }

"تین قسم کے لوگوں کی نمازیں ان کے کانوں سے اُوپر نہیں جاتے: وہ غلام جو اپنے مالک سے بھاگا ہو یہاں تک کہ واپس نہ لوٹے۔وہ بیوی جس کا شوہر اس سے ناراض ہو، اور وہ وہ امام جس کی امامت پر قوم راضی نہ ہو۔"

(ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فیم اَمَّ قوما و ھم لہ کارھون،،،،، طبرانی)

ایک اہم بات

...جس امام کی امامت پر لوگ (یعنی محلے کی اکثریت) راضی نہ ہو اس کیلئے اس حدیث میں سخت وعید ہے کہ اس کی نماز اس کے سر کے اُوپر سے نہیں جاتی یعنی اس کی نماز اللہ کے ہاں قبول نہیں۔

☆...☆اور فرمایا:

{ثَلَاثَۃٌ لَاتَرْتَفِعُ صَلَاتُھُمْ فَوْقَ رُءُوْسِھِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَ ھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ وَ اِمْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَ اِخْوَانِ مُتَصَارِمَانِ }

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ، باب من اَمَّ قوما و ھم لہ کارھون)

"تین قسم کے لوگوں کی نمازیں ان کے سروں کے اُوپر ایک بالشت برابر بھی نہیں جاتے : وہ امام جس کی امامت پر قوم راضی نہ ہو، وہ بیوی جس سے شوہر ناراض ہو، اور وہ بھائی جو قطع رحمی کرتے ہو۔"

☆...☆اور فرمایا:

{اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَۃُ مُھَاجِرَۃً فِرَاشَ زَوْجِھَا لَعَنَتْھَا الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تَرْجِعَ}

"جب بیوی (نافرمانی کے سبب) شوہر کے بستر کو چھوڑے تو فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ واپس اس کے بستر پر نہ آئے۔"

(بخاری ، کتاب ا لنکاح، باب اذا باتت المراء ۃ مھاجرۃ فراش زوجھا)

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْھَا لَعَنَتْھَا الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ}

(بخاری،کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

"جب شوہر بیوی کو اپنے بستر پر بلائے ، اور وہ انکار کرے ،اور شوہر ناراض ہوکر رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس کی بیوی پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔"

☆...☆قیس بن سعد رضی اللہ عنہ حیرہ میں لوگوں کو اپنے سردار کو سجدہ کرتے دیکھا تو خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہے کہ اس کو سجدہ کیا جائے ۔واپس آکر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں حیرہ

میں لوگوں کو اپنے سردار کو سجدہ کرتے دیکھ آیا ہوں ،آپﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہے کہ آپﷺ کو سجدہ کیا جائے ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :اگر تم میرے بعد میری قبر سے گزرے تو میری قبر کو سجدہ کرو گے، قیس بولا نہیں،آپﷺ نے فرمایا: پھر ایسا مت کرو۔اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہرں کو سجدہ کرے اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عورتوں پر رکھاہے۔"

(ابو دائود، باب فی حق الزوج علی المراۃ)

☆...☆عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے تو نبی کریم ﷺ کو سجدہ کیا۔آپ ﷺ نے پوچھا: یا معاذ! یہ کیاہے؟عرض کیا: میں شام میں لوگوں کو اپنے پیشوائوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے دیکھا اس لئے چاہا کہ میں بھی آپﷺ کو سجدہ کروں۔آپﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہرں کو سجدہ کرے ۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! عورت اس وقت تک اللہ کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔اگر شوہر نے اس سے ایسے وقت مطالبہ کیا جس وقت وہ کجاوے پر ہو تو اسے نہیں روکنا چاہئے۔ "

(ابن ماجہ،کتاب ا لنکاح ، باب حق الزوج علی المراء ۃ)

☆...☆اور ایک روایت میں مذکورہ بالا مضمون کے بعد یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! اگر شوہر کا پورا جسم سر سے پاؤں تک زخمی ہو اور اس سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو، پھر بیوی اس زخم کو چاٹنے لگے تب بھی عورت شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی ۔" (مسند احمد)

☆...☆اور فرمایا:

"جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے تو وہ ضرور اس کے پاس آئے خواہ تنور پر ہی کیوں نہ کھڑی ہو۔"

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ)

شوہر کی فرمانبرداری کی وجہ سے عورت کو نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ خوشخبری

☆...☆اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو ، وہ ضرورجنت جائے گی۔"

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ)

☆...☆اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو عورت... پانچ وقت نماز پڑھے، ...اور رمضان کے روزے رکھے ، ...اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے ،...اور شوہر کی فرمانبردار رہے تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے ۔" (مشکاۃ ، ج:2،باب عشرۃ النسائ)

بیوی کے ساتھ زیادتی کرنا،، بیوی کے حقوق پورا نہ کرنا

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَا یَفْرَکُ مؤمِنٌ مؤمِنَۃً اِنْ کَرِہَ بِھَا خُلُقاً رَضِیَ بِھَا آخَرَ}

(مسلم، کتاب الرجاع، باب الوصیۃ بالنسائ)

"کوئی مئومن مرد کسی مئومن عورت کو دشمن نہ رکھے،اگر اس کی کوئی عادت اس کو ناپسند ہوگی تو دوسری عادت پسند بھی ہوگی۔"

☆...☆حضرت عبداللہ بن زمعۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں کوئی مرد اپنی عورت کو غلام لونڈی کی طرح نہ مارے ،(افسوس کہ صبح کو تو اس طرح مارے) اور شام کو اس سے صحبت کرے۔"

(بخاری،کتاب ا لنکاح، باب مایکرہ من ضرب النسائ)

☆...☆اورنبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے۔ اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہو ۔"

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا)

☆...☆اوریہ بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خبردار! میں تمھیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتاہوں ، اس لئے کہ وہ تمھارے پاس قید ہے ۔ اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ اس سے صحبت کرو۔اگر وہ کھلم کھلا بے حیائی کے مرتکب ہو تو

انہیں اپنے بستر سے الگ کردو اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو انہیں تکلیف پہنچانے کے بہانے تلاش مت کرو۔ جان لو! کہ تمہارا تمہاری بیویوں پر اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ... وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو ۔ بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں داخل نہ ہونے دیں ۔ ... اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔"

☆...☆ اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں اتنا اضافہ بھی ہے کہ:

" اس کو ...چہرے پر نہ مارے، ...اور اس کو بد دعا نہ دے۔"

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا)

اگر بیوی خود سر ہوجائے اور اس کی نافرمانی حد سے بڑھے تو۔۔۔۔

☆...☆اگر بیوی خود سر ہوجائے اور اس کی نافرمانی حد سے بڑھے تو اس کے مارنے کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

{لَا یُسْاَلُ الرَّجُلُ فِیْمَا ضَرَبَ اِمْرَاَ تَہٗ}

(ابوداؤد، کتاب ا لنکاح ، باب فی ضرب النسائ)

"شوہر سے یہ نہیں پوچھاجائے گا کہ بیوی کو کیوں مارا ہے۔"

اے مسلمانو! یہ ہمارے آپ کے پیارے نبی ﷺ کے پیارے ارشادات ہیں ،ان کو ماننے میں ہماری تمہاری کامیابی ہے اور ان کو نہ ماننے میں ہماری تمہاری اُخروی ناکامی ہے۔ اور اُخروی ناکامی کے ساتھ ساتھ اس دنیا

میں بھی نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات کو نہ ماننے کی وجہ سے جہنم جیسی زندگی گزاروگے ۔

ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں ایک کو ظلماً ترجیح دینا

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِذَا کَانَتْ عِنْدَالرَّجُلِ اِمْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ شِقُّہٗ سَاقِطٌ}

"جس کی دو بیویاں ہو اور وہ ان کے درمیان عدل نہ کرتاہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔"

(ترمذی، کتاب ا لنکاح باب ماجاء فی التسویۃ بین الضرائر)

جہاں تک بیویوں کے درمیان برابری رکھنا ضروری ہے ، وہاں برابری نہ رکھنا گناہ ہے، البتہ دل کی محبت ایک کے ساتھ زیادہ ہوسکتی ہے ، اسلئے کہ محبت فطری جذبہ ہے جس کی کمی زیادتی پر انسان کا اختیار نہیں ۔

☆...☆سیّدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان تقسیم فرماتے تھے،پس عدل فرماتے تھے،اور فرمایا کرتے تھے:

{اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ}

"اے اللہ ! جو (باری، نان و نفقہ وغیرہ ظاہری) تقسیم میرے بس میں تھی ،وہ میں نے کر دی،اب جس چیز کا تو مالک ہے،میں مالک نہیں(یعنی

دل کی محبت)، تو اے اللہ !اس کام پر میرا مواخذہ اور گرفت نہ فرما (جو میرے اختیار میں نہیں)۔''

(مشکوۃ المصابیح ،کتاب ا لنکاح،باب القسم ،الفصل الاوّل)

تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کیلئے حلالہ کرنا اور کروانا

تین طلاق کے بعد عورت شوہر کیلئے ایسی پرائی ہوجاتی ہے گویا کہ پہلے کبھی تعلق نہ رہاہو، جیسے دور کسی علاقے کے کوئی انجان اجنبی۔کیونکہ تین طلاق کے بعد یہ عورت اس خاوند کے تصرف واختیار سے نکل کر آزاد ہوگئی ، اس شوہر کا اس پر کوئی حق ہی نہ رہا۔اب یہ عورت طلاق کی عدت (شوہر ہی کے گھر میں اس سے پردہ میں رہتے ہوئے) گزارنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔اگر اتفاق سے وہ ...دوسرا شوہر بھی مر گیا،... یا اس نے بھی اسے طلاق دیدی ، اور اس کی عدت بھی گزارنے کے بعد رشتے آنا شروع ہوئے ،اوررشتوں کے اس قطار میں یہ پہلا شوہر بھی شامل ہو گیااور عورت نے اس سے بخوشی نکاح کرنا چاہا تو ٹھیک، ورنہ اس کوہر گزمجبور نہیں کیا جا سکتا، صرف اس بنیاد پر کہ : ''تو میری بیوی تھی، اس لئے میرا تجھ پر حق ہے کہ تو صرف میرے ساتھ ہی نکاح کرو ۔''

ایسا بالکل نہیں۔یہ عورت اپنے پہلے شوہر کے تصرف و اختیار سے ایسا ہی آزاد ہے جیسا اس گائوں یا معاشرے میں دوسری اجنبی اور پرائی عورتیں اس آدمی کے تصرف و اختیار سے آزاد ہیں۔

... تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کیلئے] حلالہ [کے نام سے جو کچھ کیا جاتا ہے،وہ شرعی شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے بالکل 'زنا' کاکاروبار ہے ،کیونکہ نبی

کریم ﷺ نے]حلالہ[کرنے والے(جس سے عارضی نکاح کیا جاتا ہے) اور جس کیلئے]حلالہ[کیا جاتا ہے (پہلا شوہر) ، دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

☆...☆حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَعَنَ اللہُ المُحَلِّلَ وَالمُحَلَّلَ لَہُ} (ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی التحلیل)

"حلالہ کرنے والا(دوسرا شوہر) اور جس کیلئے حلالہکیا جاتا ہے(پہلے شوہر) پر اللہ عزوجلکی لعنت ۔"

☆...☆حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو سنگسار کی سزا دیں گے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ،باب فی الرجل یطلق امرائتہ فیتزوجہا رجل لیحلھا لہ۔۔۔۔۔۔سنن کبری للبیہقی ،باب ماجاء فی النکاح المحلل)

]حلالہ[کرنے والے کو نبی کریم ﷺ نے] کرائے کا مینڈھا یعنی سانڈ[کہاہے۔

☆...☆حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

{اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِالتَّیْسِ المُسْتَعَارِ؟ قَالُوا بَلٰی یَا رَسُولَ اللہِ قَالَ:ھُوَ المُحَلِّلُ۔ لَعَنَ اللہُ المُحَلِّلَ وَ المُحَلَّلَ لَہُ}

(ابن ماجہ کتاب النکاح،باب المُحَلِّلَ وَ مُحَلَّلَ لَہُ)

"کیا میں تجھے بتانہ دوں کہ] کرائے کا سانڈ[کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتادیجئے یا رسول اللہ ﷺ ۔ فرمایا :]حلالہ[کرنے والا

کرائے کا سانڈ ہے۔]حلالہ[کرنے والے اور جس کیلئے]حلالہ[کیا جاتا ہے ان دونوں پر اللہ عزوجلکی لعنت ہو۔''

(ابن ماجہ،کتاب ا لنکاح، باب المُحَلِّلَ وَ المُحَلَّلَ لَہُ)

ہمارے ملک میں ہوتا یہ ہے کہ اگر کوئی طیش میں آکر بلا سوچے سمجھے یکبارگی تین طلاق دیدے تو اُصولاً ہونا تو یہ چاہئے کہ چلو تم کو بیوی سے تکلیف تھی بس اب اسے چھوڑ کر جان چھڑایا تو اس بے چاری کی بھی جان بخشی کیجئے۔لیکن لوگ ایسا نہیں کرتے بلکہ مولویوں کے پاس جاتے ہیں۔ ا ب جو مولوی صحیح بات بتادے کہ جی بس عورت کی جان چھوڑ دو، اب یہ تم پر حلال نہیں تو یہ صاحب کہیں گے کہ جی تم دیکھو کہیں'' حاشئے وغیرہ ''پر کچھ میرے لئے لکھا تو نہیں،مگر جب یہ حق پرست مولوی بتائے گا کہ جی جائو مجھے جہنم کاایندھن مت بنائو تو یہ شخص کسی اور مولوی کے پاس پہنچے گا ۔ اب اگر وہ مولوی کوئی بدعتی یا 'پیٹ پرست' نکلا تو 'حاشئے' کانام سن کر کہے گا کہ نکالو ، کچھ ہے پاس ۔ اور پیسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہے گا کہ'' جائو طلاق نہیں ہوئی ،ایسا مذاق پھر بیوی کے ساتھ نہ کر ۔

اگر مولوی صاحب اللہ عزوجل کا ڈر رکھتے، دو تین ایسے جاہلوں کو واپس بھگاتے کہ جائو تم نے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے تو کم از کم باقی لوگوں کے دماغ ٹھکانے آجاتے اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاق جیسے سنگین الفاظ منہ سے اتنے آسانی سے نہ نکالتے۔

قارئین! اس طرح Pre planned طریقے سے حلالہ کرنے اور متعہ کرنے میں عملاً کوئی فرق نہیں۔

ایک اور بات یہ کہ اکثر و بیشتر }عارضی شوہر یا کرائے کے سانڈ{ کو پہلے سے کہا جاتا ہے کہ تم عورت کو کچھ کہوگے نہیں ،حالانکہ اس طرح کی نکاح سرے سے منعقد نہیں ہوتی،تو جب نکاح نہیں ہو ئی تو اس }عارضی شوہر{کی طرف سے طلا ق کیا معنی رکھتا ہے ۔اب اگر پہلا شوہر اس سے دوبارہ نکاح بھی کرے تو یہ نکاح نہیں بلکہ اسے 'پردہ دار زنا' کا ایک 'مولویانہ پرمٹ' سمجھو ، دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا سمجھو ۔

اس طرح دنیا کی آنکھو میں تو دھول جھونک سکوگے مگر اللہ کے دربار میں جب پیشی ہوگی تو کیا کہو گے؟

☆...☆اس لئے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ:

" ایک آدمی نے بیوی کو طلا ق دی ،اس عورت نے دوسری شادی کی،اور ابن ابی شیبہ کی روایت ہیں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ دروازہ بند کیا اور ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہوئے ،پھر اس دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے طلاق دے دی تو کیا یہ عورت پہلے شوہر کیلئے حلال ہوگئی(کہ اس سے دوبارہ نکاح کرلے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا : نہیں ۔اس وقت تک نہیں جب تک یہ دوسرے مرد سے نکاح کرکے جماع نہ کرے۔"

(صحیح بخاری ،کتاب الطلاق، باب من اجازطلاق الثلاث ،،، صحیح مسلم، کتاب ا لنکاح باب لاتحل المطلقۃ ثلاثا۔۔۔۔مصنف ابن ابی شیبۃ)

...ان واضح اور صریح احادیث کی موجودگی میں آج کل جو 'بعض حضرات' چند ٹکوں یا کسی کی خاطر داری ، یا کسی کالاج رکھنے کیلئے کرتے ہیں ،کیا یہ جائز ہے ؟انصاف قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

اس طرح بعض لوگ ایسے موقعوں پر مشورہ دیتے ہیں کہ کسی 'پاگل یا بے حال' شخص کے ساتھ نکاح پڑھوادو، اور پھر اس سے طلاق کہلوادو۔یہ بھی وہی حیلہ ہے جو یہود اختیار کیا کرتے تھے۔ایسے حیلوں سے بچنا چاہیئے ،ورنہ دوبارہ نکاح کرنے کے باجود نکاح ہوگاہی نہیں۔

طلاق کا مسنون طریقہ

نبی کریم ﷺ کی سنت اپناکر انسان زندگی کے ہر میدان میں پریشانیوں اور مصائب سے محفوظ رہے گا۔ اگر طلاق دینی ناگزیر ہوتو مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب بیوی ماہواری سے پاک ہوجائے تو پاکی کی حالت میں ، جماع سے پہلے، شوہر اسے ایک طلاق دے دے۔ جب عدت گزر جائے گی تو بیوی اس سے آزاد ہو جائے گی اور کہیں بھی نکاح کرسکتی ہے۔ اس طریقے میں میاں بیوی دونوں کیلئے بہت بڑا فائدہ ہے:

... وہ یہ کہ بعض اوقات جذباتی ماحول اور مختلف وجوہات کی بناپر انسان ایک قدم اُٹھانے کیلئے تیار تو ہو جاتاہے مگر اس کام کے کرنے کے چند لمحے بعد اسی کام پر پشیمان ہوتا ہے۔ اگر کسی نے ایسے حالات میں تین طلاق دےئے تو بیوی کو ہمیشہ کیلئے اپنے اُوپر حرام کردیا، حلالے کے جو Pre planned طریقے دنیا پرست مولویوں کی طرف سے سکھائے جاتے ہیں وہ سب حرام ہے۔اس کی تفصیل اُوپر گزری۔(1)

.1 اگر چہ بیوی اس طرح کرنے سے بھی پہلی شوہر کیلیئے حلال ہوجاتی ہے مگر پہلے اور دوسرے شوہر کو لعنتی کہاگیاہے اور بیوی بھی اس لعنت سے نہیں بچ سکتی اس لئے کہ وہ بھی اس خلافِ شرع کام پر راضی ہے۔

جبکہ ایک طلاق کی صورت میں عدت کے تین ماہواریاں گزرنے سے پہلے ہو سکتا ہے کہ ...میاں بیوی کے سر سے شیطان اُتر جائے،... ان کی سوچ درست ہوجائے ،... غلط فہمیاں دور ہو جائے ،...اور اس طرح ایک بار پھر اپنا گھر پیار ومحبت کے ماحو ل میں بسانے کا پکاارادہ کرے تو ان کیلیئے دروازے پورے طور پر بند نہیں ہوئے بلکہ گواہوں ، یا بغیر گواہ بھی، کی موجودگی میں عدت ختم ہونے سے پہلے شوہر بیوی کی طرف رجوع کرے ...یعنی یوں کہے کہ میں نے بیوی کو طلاق دی تھی اب میں اسے واپس لیتا ہوں،...یا اس کے ساتھ بیویوں والی حرکت کرے،...اس کو ہاتھ لگائے تو وہ بغیر کسی جھنجھٹ اور بغیر تجدیدِ نکاح کے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔اس صورت میں بیوی کی رضا مندی بھی ضروری نہیں۔

...اور اگر عدت گزر جائے تو بیوی کی رضامندی کی صورت میں صرف تجدیدِ نکاح سے، کہیں اور نکاح کئے بغیر ، وہ دوبارہ اپناگھر بسا سکتے ہیں ۔ مگر یہ ایک طلاق بہر صورت اس کے کھاتے میں جمع ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے ایک سپاہی کے ساتھ تین گولیاں تھیں اور ایک کو فائر کیا اب اس کے پاس رہے صرف دو ۔ وہ اب یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس اب بھی تین گولیاں ہیں۔

اور اگر میاں بیوی کے مابین ایسے حالات ہو کہ اُنہوں نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے سے جدائی کا پختہ ارادہ کرلیاہو تو بھی اسی ایک طلاق سے کام چل سکتاہے ، وہ اس طرح کہ ایک طلاق دے دے اور اس کے بعد جب شوہر رجوع نہ کرے تو بیوی آزاد ہوجائے گی،اور کہیں اور نکاح کرکے اس سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آزاد ہوجائے گی۔

پہلے شوہر کیلئے حلال کرنے کی نیت سے عدت میں نکاح کرنا

پہلے شوہر کیلئے حلال کرنے کی نیت سے عدت میں نکاح کرناحرام ہے۔عدت میں نکاح کرنے کو زِنا کے برابر کہاگیاہے۔عدت ختم ہونے سے پہلے کئے گئے نکاح سے عورت پہلے شوہر کیلئے حلال نہیں ہوتی۔ حلالے کیلئے دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے واسطے پہلی عدت کا گزرجانا ضروری ہے،عدت میں نکاح حرام ہے وہ نکاح نہیں بلکہ وہ زنا ہوتاہے۔"

(خواتین کے فقہی مسائل،ص:192ناشر مکتبہ بیت العلم کراچی)

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ بھی لکھتے ہیں کہ :

"اس پر اجماع ہے کہ عدت میں نکاح صحیح نہیں ۔"

(تفسیر ابن کثیر،سورت البقرۃ، آیت:235)

اس لئے جو حضرات تین طلاق کے بعد پشیمان ہوکر بیوی کا نکاح کسی اور سے عدت ختم ہونے سے پہلے کراتے ہیں ، اور اس دوسرے عارضی شوہرکو کہاجاتاہے کہ تم نکاح کے بعد اس کو طلاق دوگے ،تو ایسا کرنا صحیح نہیں اور اس طرح نکاح(بوجہ عدت ختم ہونے سے پہلے) صحیح نہیں۔ حلالہ کرنے اور کرانے والوں پر اگرچہ نبی کریم ﷺ نے لعنت کہی ہے مگراس کے بعد بیوی

پہلی شوہر کیلئے حلال ہوجاتی ہے ،مگراس کے صحیح ہونے کیلئے بھی مندرجہ ذیل شرائط پر عمل کرنا لازمی ہے:

اوّلاً : یہ کہ(کرائے کے سانڈکے ساتھ) نکاح عدت ختم ہونے کے بعد صحیح ہوگی ،عدت سے پہلے نہیں۔

...اگر عورت پہلے شوہر سے حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل یعنی بچے کے پیداہونے تک ہے،،،

... اور اگرعورت حاملہ نہ ہوتو تین ماہواری گزرنا عدت ہوگی ،خواہ اس میں کتناہی عرصہ کیوں نہ لگے۔

ثانیاً:یہ کہ نکاح کے بعد ''کرائے کا سانڈ'' ...اس کے ساتھ ملے، ...اور جماع کرے۔

...اگر جماع نہ ہوئی تو اس کی طرف سے طلاق بے معنی ہے، اور سابقہ شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی۔

ان شرائط پر عمل کرنے کے بعد جب یہ دوسرا لعنتی شوہر اس کو طلاق دے دے تو اس کے بعد عورت پھر اس دوسرے شوہر کی طلاق کی عدت گزارے گی، جو کہ تین ماہواریاں ہیں۔اس کے بعد وہ سابقہ شوہر سے نکاح کرسکتی ہے ۔ قارئین! انصاف کیجئے کہ معاشرے میں کیا ہو رہاہے؟

عدت کے ایام میں سوگ نہ کرنا یعنی عدت کی پابندیاں پورا نہ کرنا

عدت کے ایام میں سوگ نہ کرنا یعنی عدت کی پابندیاں پورا نہ کرناگناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جس عورت کا شوہر وفات پاگیا ، وہ (عدت گزرنے تک) عصفر سے رنگاہوااور خوشبووالی مٹی سے رنگا ہواکپڑا استعمال نہ کرے، اور زیور بھی نہ پہنے،اور خضاب بھی نہ لگائے ،اور سرمہ بھی نہ لگائے۔“

(ابوداؤد ، کتاب الطلاق ،باب فیما تجیبہ المعیدۃ فی عدتھا)

...جب عورت کو طلاق ہوجائے ،یا اس کا شوہر وفات پاجائے تو عدت ختم ہونے تک (طلاق کی صورت میں عدت تین ماہواریاں اور شوہر کی وفات کی صورت میں چار مہینے دس دن عدت ہے)اس کو اسی گھر میں رہنا ضروری ہے جس میں شوہر کے نکاح میں ہوتے ہوئے آخر وقت تک رہا کرتی تھی۔تین طلاق کی صورت ہیںشوہر کے گھر میں رہے گی مگر شوہر سے پردہ کرے گی۔اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے گھر جانا جائز نہیں ہے۔بہت سی عورتیں شوہر کی موت ہوتے ہی یا تین طلاق ہوتے ہی میکے چلی جاتی ہے ، دونوں صورتوں ہیںیہ خلافِ شرع ہے، اور گناہ ہے۔اس کو جانا جائز ہے ، نہ سسرال والوں کو نکالنا جائز ہے۔

...جس عورت کو طلاقِ رجعی ہوئی ہو اس کو بھی عدت کے دوران گھر سے نکلبا جائز نہیں وہ بھی عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی،(مگراس صورت میں بیوی کو بنائو سنگھار کرنا جائز ہے تاکہ وہ شوہر کی نظر میں اچھی لگے اور اس کی طرف رجوع کرے۔) البتہ جو عورت بیوہ ہوگئی ہو اور اس کے نان نفقہ کا کچھ انتظام نہ ہو تو کسی جگہ کام کاج کرکے روزی حاصل کرسکتی ہے مگر شام سے پہلے پہلے اس گھر میں آجائے جس گھر میں شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔“

(تحفہ خواتین،حصہ دوم،ص:470، ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور)

''مریض ہونے کی صورت میں اگر ڈاکٹر گھر پر نہ بلایاجاسکتاہو، اور مرض شدید ہوتو ایسی مجبوری میں ڈاکٹر کے پاس جاناجائز ہے۔اگر تنہائی کی وجہ سے جان، مال یا عزت کو خطرہ ہو ، یا اکیلی ہونے کی وجہ سے سخت وحشت ہوتی ہو،دوسرے کسی قریبی مکان میں عدت گزار سکتی ہے ۔''(خواتین کے فقہی مسائل، ص :188,187 ، ناشر مکتبہ بیت العلم کراچی)

جس عورت کا شوہر وفات پاجائے اس کیلئے عدت میں ممنوع چیزیں

عورت کیلئے دورانِ عدت ہر قسم کی زیب و زینت اختیار کرنا ممنوع ہے۔مثلاً ... خوبصورت کپڑے پہننا ، ... خوشبو لگانا،... تیل لگانا ،...آنکھوں میں سرمہ لگانا ،...مہندی لگانا، ...بالوں میں کنگھی کرنا وغیرہ ۔اس طرح عدت والی عورت کیلئے ...گھر سے نکلنا مطلقاً جائز نہیں ماسوائے مذکورہ بالا عذروں کی وجہ سے۔کسی شادی کی تقریب میں جانا،مریض کی عیادت کرنا وغیرہ چونکہ ضرورت میں داخل اُمور نہیں اس لئے ان کاموں کیلئے گھر سے نکلنا جائز نہیں۔''

خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا

خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرناکبیرہ گناہ ہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{مَنِ ادَّعَى اِلٰی غَیرِ اَبِیهِ وَ هوَ یَعلَمُ اَنَّهُ غَیرُ اَبِیهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیهِ حَرَامٌ}

(بخاری،کتاب الفرائض، باب من ادَّعَی الی غیر ابیه)

"جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ بنائے ، حالانکہ وہ جانتاہے کہ وہ (دوسرا) اس کا اصلی باپ نہیں تو ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔"

☆...☆اور فرمایا:

{مَن ادَّعَی اِلٰی غَیرِ اَبِیہِ اَوْانْتَمٰی اِلٰی غَیرِ موَالِیہ فَعَلَیہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاساَجْمَعِینَ لاَ یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَومَ الْقِیَامَۃِ صَرْفاً وَ لاَعَدْلاً }

(مسلم ،کتاب العتق، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیہ)

"جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ بنائے یا اپنے مولیٰ کے سواکسی اور کو اپنا مولیٰ بنائے تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی ،فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی ۔قیامت کے دن ایسے شخص کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل ۔"

آج کل یہ مرض بھی ہے کہ کسی بات پر ناراضگی ہوجاتی ہے تواپنے والد کانام بدلتے ہیں یعنی کسی اور کو اپنا باپ بناتے ہیں ، یا معمولی تکلیف سے بچنے کیلئے کسی اور کوسرکاری کاغذات میں اپنا باپ ظاہر کرتے ہیں ، حالانکہ یہ کتنا بڑا جرم اور سنگین گناہ ہے ، قارئین نے دیکھ لیا۔

میاں بیوی کا اپنے خاص اوقات کی باتیں دوسروں کو بتانا

میاں بیوی کا اپنے خاص اوقات کی باتیں دوسروں کو بتاناحرام ہے۔

☆...☆ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِنَّ مِنْ اَشَرِّالنَّاسِ عِنْدَاللہِ مَنْزِلَۃً یَومِ الْقِیَامَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِی اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ وَ تُفْضِی اِلَیہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا} (مسلم ،کتاب ا لنکاح، باب افشاء سرالمراء ۃ)

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ برا وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی جماع کرے) اور پھر اس کا راز ظاہر کردے۔''

☆...☆اور فرمایا:

{اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَۃِ عِنْدَاللہِ یَومِ الْقِیَامَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِی اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ وَ تُفْضِی اِلَیہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا} (مسلم ،کتاب ا لنکاح، باب افشاء سرالمراء ۃ)

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بڑی خیانت یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور عورت مرد سے اور پھروہ اس کا راز ظاہر کردے۔''(یعنی ایسا کرنا امانت میں خیانت ہے اور خیانت حرام ہے)۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جماع کے وقت کی باتیں دوسروں کو بتانا حرام ہے اس لئے کہ حیا اور مروت کے خلاف ہے۔

غیراللہ کے نام جانور ذبح کرنا

غیراللہ کے نام نذر ومنّت ماننے کا حرام ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے ،اللہ تعالٰی فرماتاہے:

{حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُوَالدَّمَ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرَ وَمَا اُھِلَّ لِغَیْرَاللہِ بِہٖ}

(المائدہ:3)

''تم پر مردار حرام کیا گیا اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو ۔ ''

اسی طرح سورت بقرہ آیت:173میں بھی اس کی حرمت ان الفاظ میں آئی ہے:

{اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَالدَّمَ وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَاۤ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ}

(البقرۃ:173)

"تم پر مردار حرام کیا گیا ...مردار اور ...خون اور ...خنزیر کا گوشت،اور ...جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو ۔"

امام فخرالدین رازی متوفی 606 ہجری تفسیر کبیر میں اور اما م ا براہیم بن اسماعیل متوفی 303 ہجری رحمہم اللہ تفسیر نیشاپوری میں لکھتے ہیں:

{قَالَ الْعُلَمَاء لو اَنَّ مسلماً ذَبَحَ ذَبِیحَۃً وَ قَصَدَ بِھا التَّقَرُّب اِلٰی غَیرِاللہِ صَارَ مرتَداًوَ ذَبِیحَتُہ' ذَبِیحَۃَ مرتَد}

(تفسیر کبیر۔۔۔۔۔۔تفسیر نیشاپوری،سورت بقرہ:173)

"علماء نے کہا ہے کہ اگر مسلمان نے کسی جانور کو ذبح کیا اور اس ذبح سے غیراللہ (ولی ، شہید) کے تقرب کا ارادہ کیا ،تووہ مرتد ہوگیا اور اس کا ذبیحہ ایک مرتد کا ذبیحہ ہے۔" (اور مرتد کا ذبیحہ کھانا حرام ہے)۔"

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ متوفی 1239 ہجری سورت بقرہ ، آیت:173کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"}وَمَاۤ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ{اور وہ جانور کہ اس کے حق میں آواز اور شہرت دی جائے کہ غیر خداکے لئے ہے ،خواہ وہ]غیر[بُت ہو یا خبیث روح۔خواہ کسی مکان یا سرائے پر مسلط جِن ہو، خواہ پیر یا پیغمبر ہو،ان کے نام

پر اس طرح جانور زندہ مقرر کردیاجائے ،یہ سب حرام ہے ۔ صحیح حدیث میں آیاہے :

”جس نے اللہ کے سوا کسی غیراللہ کیلئے ذبح کیا ،وہ ملعون (لعنتی) ہے۔“یعنی جوکوئی ذبح سے غیراللہ کا تقرب چاہتا ہے وہ لعنتی ہے ،خواہ ذبح کرتے وقت خدا کا نام لے، یا نہ لے، کیوں‌کہ جب اس نے مشہور کر دیا کہ یہ جانور فلاں بزرگ کے لئے ہے پس اب ذبح کے وقت خداکانام لینا (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہنا) بے فائدہ ہے ،کیونکہ وہ جانور اس غیراللہ کے نام نامزد ہو گیا اور اس میں معنوی خباثت پیدا ہوگئی ہے جو کہ مردار کی خباثت سے زیادہ ہے ۔اس لئے کہ مردار نے تو خداکے نام کے بغیر جان دی ہے اور اس جانور کو غیراللہ کے نام سے نامزد کرکے ذبح کیا ہے اور یہ عین شرک ہے ۔اور جب یہ خباثت اس میں سرایت کرچکی ہے تو یہ اللہ کانام ذکر کرنے سے حلال نہیں ہوگا ۔جس طرح کتے اور خنزیر کو اگر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو حلال نہیں ہوں گے ۔“ (تفسیر فتح العزیز ،تفسیر سورت بقرۃ،آیت: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ)

☆...☆ابو طفیل سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ}

(مسلم،کتاب الاضاحی ،باب تحریم الذبح لغیراللہ تعالی۔۔۔۔)

”جو شخص غیراللہ کیلئے جانور ذبح کرے اس پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہو۔“

عراف، کاہن، نجومی اور پامسٹ کے پاس جانا

' عراف' اور 'کاہن' کون لوگ ہیں؟اور ان کے پاس جانے اور ان کے باتوں کی تصدیق کرنے کی کیا سزا ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں شریعتِ محمدی کی روشنی میں:

لفظ 'کہان' جمع ہے اس کا واحد 'کاہن' ہے ۔جو کسی کام کے واقع ہونے سے پہلے اس کی خبر دے ،وہ کاہن ہے ۔ نجومی کو 'عراف' کہا جاتا ہے۔وکیلِ احناف ملا علی قاری رحمہ اللہ متوفی 1014ھ ہجری فرماتے ہیں :

"کاہن وہ ہے جو آنے والے وقت میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی خبر دے، اور پوشیدہ چیزوں کے بارے میں معلومات یا علم کا دعوی کرے۔"

کاہن ،ساحر اور نجومی کو بھی کہا جاتا ہے ۔اور جو بھی آنے والے واقعات کے علم کا دعوی کرے تو وہ کاہن ہے اور' لکیریں کھینچنے' والے بھی اسی معنی میں آتے ہیں۔علامہ قونوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث کاہن،عراف اور نجومی سب کو شامل ہے ۔اور اگر کوئی الہام سے کسی چیز کی خبر دینے کا دعوی کرے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد کسی بھی بشر کے الہامات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ۔اسی طرح حروفِ ابجد سے حسابات لگانے والے بھی کاہن کے معنی میں داخل ہیں۔

(شرح الفقہ الاکبر،ص:149)

شریف جرجانی حنفی رحمہ اللہ متوفی 816ھ ہجری کاہن کی تعریف یوں کرتے ہیں:

{الکاہن: ھوالذی یخبر عن الکوائن فی المستقبل الزمان،و یدعی معرفۃ الاسرار و مطالعۃ علم الغیب} (کتاب التعریفات،ص: 129)

"جو مستقبل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بتا دے اور پوشیدہ چیزوں کے بارے میں علم کا دعوی کرے وہ کاہن کہلاتاہے۔"

مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی رحمہ اللہ رد المحیار میں لکھتے ہے کہ:

"جو مستقبل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بتا دے اور پوشیدہ چیزوں کے بارے میں علم کا دعوی کرے، وہ کاہن ہے۔ اور نجومی ہی عراف ہے ،اور خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو چوری اورگم شدہ چیزوں کا خبر دے ، وہ کاہن ہے۔اور نجومی وہ ہے جو ستاروں کے طلوع و غروب سے آنے والے واقعات کا خبر دے ۔"

(شامی،کتاب الجہاد، مطلب توبۃ الیأس مقبولۃ،،،،مجموعہ رسائل :1/244)

آج کل جب کسی کی چوری ہوجاتی ہے یا کسی پر جادو ٹونے کے اثر کا شک ہوتو ایسے ہی لوگوں کے پاس جاتے ہیں جو جھوٹ موٹ ملاکر ان کو جھوٹا اطمینان دلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی چرب زبانی اور منافقانہ شیرین گفتاری اور ظاہری شکل و صورت سے سادہ لوح انسان ان کی غلط سلط باتوں پر یقین کرکے نبی کریم ﷺ کی حدیث کی رُو سے شریعتِ محمدی کے نادانستہ انکاری بن جاتے ہیں ۔

نام تو ان کا عرّاف یا کاہن کوئی نہیں جانتا ظاہراًتو وہ مولوی یا پیر بنے ہوتے ہیں لیکن احادیثِ نبویﷺ اور فقہائے کرام کی تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ عراف، نجومی اور کاہن ایک ہی "مصیبت"کے مختلف نام

ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو سادہ اور کمزور عقیدہ لوگوں کو گمشدہ چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں، چور کے بارے میں واضح یا غیر واضح معلومات دیتے ہیں۔ سحر، جادو، ٹونے یا دشمنوں کی طرف سے کئے گئے تعویذ گھنڈے وغیرہ کے بارے میں ان کے کرنے والوں کے نام بتاتے ہیں ۔یہ سارے اُمور علمِ غیب(ا) سے تعلق رکھتے ہیں اور غیب کا جاننے والا صرف اور صرف اللہ عزوجل کی ذات ہے ، اس کے علاوہ نہ انبیاء علیہم السلام اور نہ ہی اولیائے کرام رحمہم اللہ غیب کے عالم ہیں، اور نہ ہی جنّات۔

ارشاد باری تعالیٰ ہی-:

{وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الغَيبِ لَا يَعلَمُهَا اِلَّاهُو وَيَعلَمُ مَافِي البَرِّ وَالبَحرِ وَمَا تَسقُطُ مِن وَرَقَةٍ اِلَّا يَعلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمٰتِ الاَرضِ وَلَا رَطبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ} (انعام :59)

" اللہ عزوجل کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں،جنہیں وہی جانتاہے۔اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اسے بھی جانتا ہے۔جو بھی پتہ گرتا ہے اسی بھی جانتا ہے۔زمین کے نیچے اندھیروں میں کوئی دانہ ایسا نہیں اور کوئی تر اور خشک چیز ایسی نہیں جو واضح طور پر لکھی ہو ئی نہ ہو۔"

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّنے ظاہری چیزیں معلوم کرنے کیلئے کچھ چیزیں دی ہیں: مثلاً دیکھنے کو آنکھ جس سے وہ جب چاہے دیکھ لے اور اگر نہ چاہے تو آنکھ بند کرلی۔ اسی پر ہر ایک اندام (عضو)کو قیاس کرے یعنی ظاہری چیزوں کو معلوم کرنے اور پرکھنے کی کنجیاں انسان کو اس کی حواسِ خمسہ کی صورت میں دی گئی ہیں ، جبکہ باطنی یعنی غیب معلوم کرنا انسان کے اختیار میں نہیں

اور اس کی کنجیاں اللہ عزَّوَجلَّ نے اپنے پاس رکھی ہیں۔ اللہ کی سوا کسی کو غیب کی باتیں معلوم کرنے کا اختیار نہیں ہے،اور نہ ہی علم ۔کسی بڑے سے بڑے انسان یا مقرب فرشتے کو بھی غیب کی باتیں معلوم کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا کہ جب چاہیں اپنی مرضی سے غیب کی باتیں معلوم کرلیں ۔اس لئے کاہن ، نجومیوں اور جنّاتی ڈرامہ باز خواتین کی باتیں سب لغو اور فضول ہوتی ہیں ۔اور ان پر یقین کرنا ایمان کیلئے شدید خطرہ ہے۔حدیث آگے آرہی ہے۔

علامہ ابن ابی العز حنفیرحمہ اللہ متوفی 792ھ ہجری لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کتے کی قیمت ... زنا کی اُجرت ،... اور کاہنوں کی شیرینی (یعنی 'شکرانہ') حرام ہے۔'' (ابو دائود) اور شیرینی وہ چیز ہے جو نجومیوں اور فال نکال کرلکڑی پر ا،ب،ج وغیرہ لکھے حروف سے، پتھر پھینکنے والے یا ریت میں لکیر کھینچنے والوں اور قسمت کا حال بتانے والوں کو دیاجاتا ہے،امام بغوی

----

1. ۔اکثر و بیشتر ایسی کوئی بات نہیں ہوتی،نہ ہی کسی نے تعویذکیا ہوتا ہے اور نہ ہی سحر بلکہ اپنی اندر نفسیاتی کمزوری،شیطان کی وساوس اور توہم پرستی کی وجہ سے یوں سمجھنے لگتے ہیں۔

اور قاضی غیاض وغیرہما رحمھم اللہ نے ان کاموں کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔''

(شرح عقیدۃ الطحاویہ، ص:503، ناشر رحمانیہ لاہور)

معروف حنفی عالم علامحسن بن منصور اوزجندی رحمہ اللہ متوفی 592 ہجری فتاوی قاضیخان میں لکھتے ہیں:

"کسی نے کہا کہ مجھے چوری شدہ چیزیں معلوم ہیں تو شیخ محمد بن الفضل رحمہ اللہ نے فرمایاکہ ایسا کہنے والا اور جو اس کی بات کی تصدیق کرے کافر ہوگیا۔اگر اس نے کہا کہ جنات مجھے خبر دیتے ہیں اور میں آگے بتاتا ہوں ، فرمایا کہ وہ اور اس کی تصدیق کرنے والے کافر ہوجاتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: جو شخص کسی کاہن کے پاس کوئی سوال پوچھنے کیلئے گیا،اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی (سچا جانا) تو اس نے شریعت محمدی کا انکار کیا۔"اللہ عزوجل کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں ہے ، اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ (پس جب سلیمان علیہ السلام گر پڑے)اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگروہ غیب داں ہوتے تو اس ذلت کی مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔ (سورت سباء :14)۔"(فتاوی قاضیخان ،ج: 4 ،ص: 469)

قرآن اس بات پر گواہ ہے کہ علمِ غیب کے دعویدار، ان جھوٹوں کے پاس شیطان ہوتے ہیں جو ان کو ادھر اُدھر کی خبریں لادیتا ہے، اور پھر وہ]جھوٹا شخص[اس بات ہیں نبی کریم ﷺ کی احادیث کی تصریح کے مطابق سو جھوٹ اپنی طرف سے ملادیتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

{قُل ہَل اُنَبِّءُکُم عَلَی مَن تَنَزَّلُ الشَّیَاطِین،تَنَزَّلُ عَلَی کلِ اَفَّاکٍ اَثِیمٍ،یُلقُونَ السَّمعَ وَاَکثَرُہم کاذِبُون} (سورت شعرائ،آیات: 221تا 223)

''کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ شیطان کن پر اُترتا ہے؟ وہ ہر جھوٹے اور گناہ گار پر اُترتا ہے، اپنے دوستوں کو سنی ہوئی باتیں بتا تا ہے ،ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔''

قتادہ رحمہ اللہ] اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ[کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ ان جھوٹوں اور گناہ گاروں سے مراد کاہن ہیں (جو چوری کی جگہ بتاتے ہیں)،]یُلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ[سے مراد آسمان سے چرائی ہوئی خبریں ہیں ۔'' (تفسیر زادالمسیر،سورت الشعراء ،آیات: 221تا 223)

کاہن ،نجومی اور عَراف کے پاس جانے کی سزا

کاہن ،نجومی،عَراف اور پامسٹ کے پاس جانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

{مَنۡ اَتٰی کَاھِنًا اَوۡ عَرَّافًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوۡلُ فَقَدۡ کَفَرَ بِمَا اُنۡزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ} (مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن یا عراف کے پاس(کوئی بات) سوال پوچھنے گیا۔اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی (اس بات کو سچا جانا) تو اس نے شریعت محمدی کا انکا ر کیا۔ ''

☆...☆اور نبی کریم ﷺ کے بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہُنَّ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا :

{مَنۡ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنۡ شَیۡئٍ لَمۡ تُقۡبَلۡ لَہٗ صَلَاۃٌ اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً}

"جو کسی عراف یا نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو چالیس دن تک اس کی نمازیں قبول نہیں ہوگی۔"(صحیح مسلم ،باب تحریم الکہان و اتیانہم)

☆...☆اورحضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا :

{مَا مِنْ رَجُلٍ یَأْتِی کَاهِنًا فَیَسْأَلُهُ اِلَّاحُجِبَتْ مِنْهُ التَّوْبَۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً فَاِنْ هُوَ آمَنَ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِاللہِ}

"جو کسی عراف،کاہن،نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، اور اگر اس کی بات کو سچا جانا تو اللہ (کی شریعت کا) انکارکیا۔"(طبرانی فی الکبیر)

جب سوال کر نے اور اس کی بات پر یقین کرنے والے کا یہ حال ہے تو کا ہن اور نجومی کا خودکیا حشر ہو گا؟

امام نو وی رحمہ اللہ متوفی 671ھ ہجری صحیح مسلم کی شرح میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

"کاہن سے سوال کرنیوالا نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگالیکن اس کونماز کا ثواب اور اجر نہیں ملے گا ۔"

شیاطین انسانوں میں اپنے "دوستوں" کو آکر بعض باتیں بتاتے ہیں تاکہ یہ بھی گمراہی میں پکے ہو جائیں اور اس کی وجہ سے دوسرے بھی گمراہی میں پکے ہوجائیں۔جیسے بعض لوگ چوری کی جگہ وغیرہ بتاتے ہیں اور اس

طرح اللہ کی مخلوق میں فساد اور جھگڑے پھیلاتے ہیں کیونکہ جھوٹ موٹ کسی کے سر چوری تو پا جاتا ہے اور پھر معاشرہ میں فساد برپا ہوتا ہے ۔

ہمارے تمہارے مہربان ربِّ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایسے لوگوں کے بارے میں بھی قرآن و حدیث کے ذریعے خبر دی ہے کہ اے مسلمانو! ایسے لوگ ہوں گے ،ان سے بچنا اس لئے کہ وہ شیطان ہوں گے انسانی لباس میں اور شیطان ان کا دوست ہوگا۔

وعدہ پورا نہ کرنا۔۔۔امانت میں خیانت کرنا

وعدہ پورا نہ کرنا اور امانت میں خیانت کرنا گناہِ کبیرہ ہیں۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَا اِیمانَ لِمَنْ لَا اَمَانَتَ لَہٗ وَ لَا دِینَ لِمَنْ لَا عَہْدَ لَہٗ} (مسند احمد)

"جو امانت میں خیانت کرے اس کا ایمان (کامل) نہیں ،اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین(کامل) نہیں۔"

حائضہ(ماہواری والی) عورت سے جماع کرنا

حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان اس بارے میں یوں ہے:

{یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْمَحِیضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیضِ}

(البقرۃ:222)

"آپ ﷺ سے لوگ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں ،آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے پس اپنے بیویوں سے(اس حال میں جماع کرنے) سے بچو۔"

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ} (ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی کفارۃ من اتی حائضاً)

"نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرے ،تو فرمایا کہ ایسا شخص ایک دینار یا کم ازکم آدھے دینار کا صدقہ دے۔"

☆...☆اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرے ،اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کا انکار کیا ۔" (ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض)

تہبند یا کپڑا یا آستین یا پگڑی کا شملہ تکبراً لمبا کرنا

تہبند یا کپڑا یا آستین یا پگڑی کا شملہ تکبراً لمبا کرنا اِسبال کہلاتاہے۔

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے تکبر کی وجہ سے تہبند، قمیص یا عمامہ لمبا کرکے لٹکایا، اور گھسیٹا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔" (ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی قدر موضع الازار)

☆...☆اور فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کی شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی ہو۔“

☆...☆اور فرمایا:

”جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو ، وہ جہنم میں جائے گا ۔“

(ابوداؤد، کتاب الباس، باب فی قدر موضع الازار)

یعنی ایسا کرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

...اسبال یعنی ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانے کی ممانعت صرف مردوں کیلئے ہے ،خواتین اس ممانعت سے مستثنیٰ ہیں، ان کیلئے مکمل پردے کیلئے ٹخنوں کے نیچے شلوار لٹکانا ضروری ہے۔

بدفالی اور نحوست کی وجہ ے سفر وغیرہ نہ کرنا

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ ۔ثَلَاثًا۔ وَ مَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ}

”بدفالی شرک ہے،بدفالی شرک ہے،اس بات کو تین بار دہرایا۔ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو بدفالی کا خیال نہ آتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کردیتاہے۔“

(ابوداؤد،کتاب الطب، باب فی الطیرۃ)

☆...☆اور فرمایانبی کریم ﷺ نے:

{مَنْ رَدَّتْہُ الطِّیَرَۃُ مِنْ حَاجَۃٍ فَقَدْ اَشْرَکَ۔قَالُوا یَا رَسُولَ اللہِ مَاکَفَّارَۃُ ذٰلِکَ؟ قَالَ اَنْ یَقُولَ اَحَدُہُمْ: اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلاَّ خَیْرُکَ وَلاَ طَیْرَ اِلاَّ طَیْرُکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ} (مسند احمد)

"جس شخص کو بدشگونی نے اس کی ضرورت سے واپس کردیا(یعنی بدشگونی کی وجہ سے سفر وغیرہ سے باز رہا) ،اس نے شرک کیا۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا کہ اس وقت یہ کہو: اے اللہ! بھلائی صرف تیری طرف سے ہے اور قضاء و قدر صرف تیری ہی ہاتھ میں ہے،اور تیرے سوا کوئی اور مددگار، حاجت روا،خیر وشر کامالک اور اِلٰہ نہیں۔"

بدفالی یا بدشگونی کیاہے؟

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِنَّمَا الطِّیَرَۃُ مَا اَمضَاکَ اَوْ رَدَّکَ} (مسند احمد)

"بدشگونی یہ ہے کہ تم اس کی وجہ سے کسی کام کو کرنے لگو ، یا کسی کام سے واپس رُک جائو۔"

بدفالی اور نحوست کی مثالیں

...مسئلہ:کوّے کا گھر کے دیوار یا منڈیرپر بیٹھ کر کائیں کائیں کرنے کے ساتھ یہ بد شگونی رکھنا کہ کوئی برا خبر آنیوالاہے، ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے۔

...مسئلہ: صبح صبح دکاندار کا قرض نہ دینا کہ پھر سارا دن اچھا نہیں گزرے گا، ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے۔

...مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ صبح فلاں کا چہرہ دیکھا تھا اسلئے سارے کام خراب ہورہے ہیں، یہ گناہ ہے۔

...مسئلہ: آنکھ پھڑکنے کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی مرے گا ، کوئی ناخوشگوار واقعہ ہونے والا ہے۔ یہ سب بے اصل اور خلاف شرع ہے۔

...مسئلہ: بعض لوگ منگل کے دن کو منحوس سمجھتے ہیں،یہ بھی غلط ہے،کسی بھی دن کو منحوس سمجھنا جائز نہیں ہے

...مسئلہ: چڑیوں کے ریت میں نہانے سے بارش کا گمان کر لینا،اسی طرح مور کے بولنے کو بارش ہونے کی علامت قرار دینا بے اصل ہے، اور ان باتوں پر یقین کرنا گناہ ہے۔

...مسئلہ: صبح سویرے کسی کو گالی دینے ،ٹھوکر لگ جانے یا اور کوئی ضرر پہنچ جانے پر شام تک اسی طرح ہوتے رہنے کا شگون لینا،بے اصل اور خلاف شرع ہے۔

...مسئلہ: رات کو کتے کے رونے سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کل صبح اس بستی(گائوں) ہیں موت ہونے والی ہے ، یہ خیا ل غلط اور شریعت کا مذاق اُڑانا ہے۔

...مسئلہ: مشہور ہے کہ جب ہچکی آتی ہے تو قبر یاد کرتی ہے ،(یا کوئی دوست، دشمن یاد کرتا ہے) یہ خیال غلط ہے، ہچکی آنے کا یہ سبب نہیں بلکہ اس کی کوئی طبعی یا طبّی وجہ ہو سکتی ہے۔

...مسئلہ: عورت کو منحوس جاننا غلط اور خلافِ شرع ہے۔

مولانا رفعت قاسمی دیوبندی رحمہ اللہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

''جب کسی شخص کو کسی کام میں نقصان ہوتا ہے، یا کسی مقصود میں ناکامی ہوتی ہے تو وہ یہ جملہ کہتا ہے کہ:

'' آج صبح سویرے نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی'' ،جبکہ انسان صبح سویرے بستر پر آنکھ کھلنے کے بعد سب سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کی شکل دیکھتا ہے،تو کیا گھر کا کوئی آدمی اس قدر منحوس ہو سکتا ہے کہ صرف اس کی شکل دیکھنے سے سارا دن نحوست میں گزر جائے؟اسلام میں نحوست کا تصور نہیں یہ محض توہم پرستی ہے۔''

(مسائل شرک و بدعت،ص:62)

جب کسی کے کئی بچے مرتے ہیں تو پھراس کے بعد جو بچہ پیدا ہوتا ہے، اسے دوسروں کے کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور اس کا کوئی برااور غلط نام رکھتے ہیں، ان لوگوں کا یہ گندہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس طرح ان کے بچے مریں گے نہیں ۔یہ غلط اور خلاف شرع عقیدہ ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ برے نام بدلنے کی ترغیب فرماتے تھے، اب اُمتی کس کی بات پر عمل کرے گا ، جاہل لوگوں کے من گھڑت نحوستوں کی ، یا نبی کریمﷺ کی ؟ بچے ملنااور بچے مرنا اللہ کی طرف سے ہے ۔

کیا عورت کا منحوس ہے؟

☆...☆حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

'' ایک مرتبہ نبی ﷺ کی موجودگی میں نحوست کا تذکرہ ہو ا توآپﷺ نے فرمایا کہ نحوست کا تعلق ... گھر ، ... گھوڑے ا ور ...عورت

کیساتھ ہوتا ہے۔"(لیکن جب ان تین چیزوں میں ہی نحوست نہیں تو پھر کسی چیز میں بھی نہیں ۔)

...گھر کی نحوست تو یہ ہے کہ وہ تنگ ہو، اور پڑوسی اچھے نہ ہوں۔

...گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ وہ سرکش ہو ۔

... اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ وہ بانجھ ہو۔

ایک روایت میں'بد اخلاق' کا لفظ بھی آیا ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی۔

عام طور پر گائوں،دیہاتوں اور پنڈوں میں چھوت چھات اور توہمات کی اتنی زیادہ صورتیں مروج ہوتی ہیں کہ اُنہیں شمار کرنا آسان نہیں ہوتا۔شہروں اور متمدن آبادیوں میں بسنے والے انسان بھی ان توہمات سے اپنا پیچھا اب تک نہیں چھڑاسکے۔

...کسی یتیم بچے کے گھر میں آنے پر کوئی نقصان ہو جائے تو وہ منحوس ، ... کسی لڑکی کے گھر میں بہو بن کر آنے پر سسرالی رشتہ داروں میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو وہ منحوس، ... ٹریفک حادثے کا شکار ہو جائے تو صبح سب سے پہلا دکھائی دینے والا شخص منحوس ، ...کاروبار میں خسارہ ہوجائے تو وہ پیشہ منحوس ، ... بیٹی کو جنم دے کر ماں فوت ہوجائے تو وہ بیٹی منحوس ، ... اولاد ہوجانے سے ضروریات زندگی میں تنگی پیدا ہو جائے تو وہ منحوس۔

غرضیکہ ہمارے بنائے ہوئے خاکوں کے مطابق'منحوسوں'کاایک طوفان ہے جو کسی کے تھامے نہیں تھمتا اور ایک ایسا سیلاب ہے جسے دنیا کاکوئی بند روک نہیں سکتا۔لیکن اگر ہم اسلام کے سائبانِ رحمت تلے آ جائیں تو یہاں

ہمیں 'نحوست' نام کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔یہاں ہمیں صرف رحمت ، ہمدردی،خوش نصیبی اور خوش قسمتی ہی ملے گی جو ہماری زندگی کی تمام نحوستوں کو بھی دھو کر صاف کر دے گی۔

نحوست کا یہ تصور جو راقم السطور نے ذکر کیا،کم و بیش یہی تصور اہل عرب میں بھی موجود تھا۔ظاہر ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کو ان فاسد اور بے بنیاد خیالات کی اصلاح کر نا تھی اسلئے فرمایا کہ اسلام کے نظریہ حیات اور اصول زندگانی کے مطابق تو کوئی چیز اپنی ذات کے اعتبار سے منحوس ہوتی ہی نہیں ہے، اگر کسی چیز میں نحوست ہوسکتی تو وہ ان تین چیزوں میں ہوتی،لیکن جب ان تین چیزوں میں ہی نحوست نہیں ہے تو پھر کسی چیز میں بھی نہیں ہوسکتی۔

.1 گھر میں نحوست:

اگر تم سمجھتے ہو کہ گھر کی نحوست یہ ہے کہ... وہاں کوئی مرجائے،... گھر خریدتے ہی کوئی حادثہ ہو جائے،... گھر میں رہائش اختیار کرتے ہی کوئی جانی یا مالی نقصان ہو جائے تو یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ ہاں!اگر تم کسی چیز کو گھر کے حوالے سے منحوس سمجھنا ضروری خیال کرتے ہو تو وہ ضروریات کیلئے ناکافی ہو نا ہے،(جب تم اسے منحوس نہیں سمجھتے تو پھر کوئی اور چیز بھی منحوس نہیں ہو سکتی)باقی کوئی جانی یا مالی نقصان ہو جانا سو اس کا تعلق نحوست کیساتھ نہیں ہے۔

.2 گھوڑے میں نحوست:

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ سواری کی نحوست یہ ہے کہ... اسے خریدتے ہی ایکسیڈنٹ ہو جائے،... خریدتے ہی وہ چوری ہوجائے،... اسے خریدتے ہی اس کی بریک خراب ہوجائے تو یہ خیال صحیح نہیں ہے۔اگر تم کسی چیز کو سواری کے حوالے سے منحوس سمجھنا ضروری خیال کرتے ہو تو وہ اس کا تمہارے قابو میں نہ آنا ہے،جب تم اسے منحوس نہیں سمجھتے تو پھر کوئی اور چیز بھی منحوس نہیں ہو سکتی۔

.3 عورت میں نحوست:

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ... وہ جہیز کم لائے،...کھانا زیادہ کھائے، ... کام کرنے میں سستی کرے،...بچے پیدا کرنے میں چستی کرے،...ہر سال ایک نئی بچی شوہر کے ہاتھ میں تھما دے،تو یہ خیال صحیح نہیں ہے۔اگرتم کسی چیز کو عورت کے حوالے سے منحوس سمجھنا ہی چاہتے ہو تو وہ عورت کی بد خلقی اور اس کا بانجھ پن ہے،جب تم اسے منحوس نہیں سمجھتے تو پھر کوئی اور چیز بھی منحوس نہیں ہو سکتی ۔ ’ ’

(الطریق الاسلم اردو شرح مسند امام الاعظم ناشر رحمانیہ لاہور ص:
(334,333,332

ظلم کے اُوپر ظلم ،،...اور وہ بھی عورت پر ،عورت کی طرف سے

عورتوں میں نحوست کے اعتقاد کا مرض بہت عام ہے، ہر چیز میں نحوست مانتے ہیں، پاؤں پھسل جائے تو بھی کہتے ہیں کہ کس منحوس کا چہرہ دیکھا تھا، برتن ٹوٹ جائے تو بھی دلہن کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر شادی کے بعد یعنی دلہن کا گھر میں آنے کے بعد شوہر کی موت ہوجائے، بارات لے

جاتے ہوئے راستے میں کوئی حادثہ پیش آئے وغیرہ تو دلہن کو منحوس سمجھتے ہیں ۔مگر جب اسی عورت کی بیٹی کسی کے گھر بیاہی جائے اور اس کی شادی کے دن یہی حادثات پیش آئے اور کوئی اس کے سامنے اس کی بیٹی کو منحوس کہے تو یہی انصاف دشمن عورت کاٹنے کودوڑے گی، لڑے گی، اور یہی کہے گی کہ میری بیٹی کو منحوس کیوں کہا؟

اپنی بیٹی کے بارے میں ایک قسم کا سوچ اور پرائی بدنصیب کے بارے میں دوسری قسم کا سوچ رکھنا بھی ظلم ہے ، اور ظلم کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور اس کے بارے میں ضرور پوچھاجائے گا۔

اگر تیری بیٹی منحوس نہیں ہوسکتی تو دوسروں کی بیٹی بھی منحوس نہیں ہوسکتی اور اگر تم دوسروں کی بیٹی منحوس سمجھتی ہو تو تیری بیٹی بھی منحوس ہوسکتی ہے۔ دوغلاپن منافقت ہے جس کی سزا اللہ کی طرف سے ضرور ملے گی۔

...یاد رکھو!انسان منحوس نہیں ، ...عورت منحوس نہیں بلکہ انسان کی سب سے بڑی نحوست انسان کے برے اور بد اعمال ہیں۔

آندھی /طوفان کے وقت جھاڑوچارپائی کے نیچے رکھنا

آندھی /طوفان کے وقت جاہل لوگ جھاڑو کو چارپائی کے نیچے رکھنے میں آندھی کے شر سے بچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ جہالت کی انتہاہے ،اس لئے کہ یہ ٹونے ٹوٹکے ہندو سماج کی پیداوار ہے جن کے ساتھ ہمارے اجداد کئی سو سال تک اکٹھے رہے ہیں۔انہوں نے ہمیں اپنے طریقے اور ٹونے ٹوٹکے سکھائے مگر افسوس کہ ہم مسلمان ان کو اپنے اسلامی طریقے نہ

سکھاسکے،اس لئے کہ ان کا اپنے طریقوں پر پختہ یقین ہے مگر مسلمان کا یقین انتہائی تردد اور شکوک و شبہات کا شکار ہے ۔

وہ ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا '' کے مصداق ایک طریقہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا، حالانکہ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتاہے کہ صحیح طریقوں کو اپنائو اور غلط غیراسلامی طریقوں کو ٹھکرائو۔

☆...☆آندھی اور طوفان کی شر سے بچنے کیلئے ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے:

{اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیرَھَا وَ خَیرَ مَافِیھَا وَ خَیرَ مَا اُرسِلَتْ بِہِ ، وَاَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَافِیھَا وَ شَرِّ مَا اُرسِلَت بِہِ}

(صحیح مسلم،کتاب صلاۃ الاستسقاء ،باب التعوذ عندد رویۃ الریحِ والغیم والفرحِ بالمطرِ)

''یا اللہ! میں تجھ سے اس (آندھی)کے خیر کا سوال کرتاہوں،اور وہ خیر جو اس کے اندر ہے،اور اس خیر کا بھی جس کیلئے یہ(آندھی)بھیجا گیاہے۔اور(یا اللہ!)میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتاہوں،اور اس شر سے بھی جو اس کے اندر ہے ، اور اس شر سے بھی جس کیلئے یہ بھیجا گیاہے۔''

قبروں پر چراغ جلانااور قبروں کو مساجد بنانا

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے:

{لَعَنَ رَسُولُ اللہِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِینَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ}

"...مقبرے جانے والی عورتوں ،...مقبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور... ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے ۔"
(ابو دائوشریف، باب فی زیارۃ النساء القبور۔۔۔ترمذی شریف ۔۔۔۔نسائی شریف)

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

"قبروں پر چراغ جلاناجائز نہیں ، حدیث میں ہے: لعن اللہ زوّارات القبور والمتخذین علیھا السُّرج یعنی قبرستان جانے والی خواتین پر اور جو قبروں پر چراغ جلائے ان سب پر اللہ کی لعنت ہو۔" (فتاوی دارالعلوم دیوبند یعنی امدادالمفتین ،ج:2، ص:157)

قبر پر تعمیر حرام ہے

☆...☆سیدنا جابررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے :

{نَھٰی رَسُولُ اللہِ ﷺ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ}

" قبر کو چونے سے پختہ بنانے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر قبہ (گنبد)وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔" (مسلم ،کتاب الجنائز، باب النھی عن تجصیص القبر والبناء علیہ)

نبی کریم ﷺ کے اس اور اس جیسے بے شمار احادیث کی روشنی میں فقہائے عظام اور علمائے کرام نے قبروں کو پختہ کرنے اور ان پر تعمیر کرنے کو حرام اور مکروہ کہاہے۔

امام شرف بن یحییٰ نووی شافعی رحمہ اللہ متوفی 671ھ ہجری صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

"ہمارے اصحاب کا کہناہے کہ قبر کا پختہ کرنا مکروہ ہے۔اور اس پر بیٹھنا اور ٹیک لگاناحرام ہے۔اور جہاں تک اسے پختہ کرنے کا تعلق ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں:

...اگر قبر اپنی ملکیت میں ہو تواس کا پختہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے ،...اور اگر قبر عوامی اور وقف قبرستان میں ہو تو حرام ہے۔امام شافعی اور اس کے شاگردوں نے یہی فرمایا ہے ۔ امام شافعی نے }کتاب االاُم { میں لکھاہے کہ میں نے بڑے بڑے اماموں کو دیکھاہے کہ مکہ مکرمہ میں قبروں پر کیئے گئے تعمیرات کو گراتے تھے ۔ "

(شرح النووی علی مسلم،کتاب الجنائز، باب النھی عن تجصیص القبر والبناء علیہ)

فقہائے احناف سے قبورپر گنبد اور ان کو پختہ بنانے کی ممانعت

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ متوفی 150ھ ہجری کا فتوی:

امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد رحمہااللہ لکھتے ہیں:"اور نہیں دیکھتے ہم کہ زیادہ کیاجائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی، اس کے سوا اور مٹی اس میں نہ ڈالی جائے ،اور مکروہ سمجھتے ہیں ہم یہ کہ قبر کو چونا گچ یعنی پختہ کیاجائے، یا مٹی سے اس کی لپائی کی جائے ، یا اس کے پاس

مسجد بنائی جائے ، یا اس پر نشان بنایاجائے ،یا اس پر لکھا جائے ۔اور مکروہ ہے قبر کو پکی اینٹوں سے بنانا،یا اس میں پکی اینٹ داخل کرنا ۔ اور قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی گناہ نہیں ، یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔"(کتاب الآثار ، باب تسنیم القبور و تجصیصھا)

رقص، سرود

☆...☆حضرت ابو اُمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{اَمَرَنِی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیرِ}

(مشکوۃ،باب بیان الخمر و وعید شاربھا)

"میرے رب نے مجھے معازف اور مزامیر(آلاتِ موسیقی کو دنیا سے) مٹانے کا حکم فرمایا۔"

...معازف ان باجوں کو کہتے ہیں جو ہاتھ سے بجائے جاتے ہیں ،اور ...مزامیر ان باجوں کو کہتے ہیں جو منہ سے بجائے جاتے ہیں۔ تو جب یہ دونوں دنیامیں نہ ہو تو شیطان کے چیلے کس چیز سے لوگوں کو گمراہ کر سکیں گے؟ قارئین! اگر تھوڑی بہت بصیرت اور انصاف سے کام لیاجائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ جب یہ آلات نہ ہو تو پھر قوالی یا سماع کس طرح ہوگا۔

☆...☆اور یہ بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" گانا دل میں نفاق اس طرح اُگاتاہے جس طرح بارش سے سبزہ اُگ آتا ہے ۔"

(شُعَبُ الایمان ،حدیث:4889،،،مشکوۃ،ج:2،ص:411،باب البیان والشعر)

قارئین! قوالی شریعتِ محمدی میں حرام ہے ۔صوفیاء کیلئے بھی حرام ہے ،پیر فقیر کیلئے بھی حرام ہے ،خاص کیلئے بھی حرام ہے اور عام کیلئے بھی حرام ہے،مطلقاً حرام ہے۔کوئی اس کو کسی بھی صورت میں حلال ہونے کی صورت اپنی طرف سے نہیں نکال سکتا۔آیئے نبی کریم ﷺ کی احادیث اور فقہاء احناف کے فتاوے ملاحظہ کیجئے:لہو ولعب اور گانے بجانے کوجو بھی نام دیاجائے لیکن حقیقت نام بدلنے سے نہیں بدلتی۔اس بات کی طرف واضح اشارہ نبی کریم ﷺ کے ارشادِ مبارکہ میں ملتاہے:

☆...☆حضرت خذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"جب اس اُمت کے لوگ شراب کونبیذ کانام دے کر حلال سمجھے،سودکو خریدو فروخت کا نام دے کر حلال جانے ،حرام یعنی رشوت کو تحفے کا نام دے کر حلال سمجھے اور زکوۃ کو تجارت بنائے تو اس وقت ان کی تباہی ہے ۔"(کنزالعمال،حدیث نمبر:38497)

...اگر کوئی کہے کہ ہم تو آلاتِ موسیقی بجاکر اچھے اچھے اور نصیحت آموز اشعار پڑھتے ہیں اس لئے یہ حرام نہیں ہونا چاہئے تواس کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی نبی کریم ﷺ پر درود شریف ان آلات کے ساتھ سُر تال میں پڑھنا شروع کرے تو اس پر کیا فتوی لگے گا؟حالانکہ بریلوی علماء بھی لکھتے ہیں کہ:

"گاہک کو سودا دکھاتے وقت {درود شریف} پڑھنا، یا{ سبحان اللہ} کہنا کہ اُس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ،ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو

دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اُس کے آنے کی خبر ہو جائے ،اُس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔"

(بہارِ شریعت ، جلد اوّل،حصہ سوم ،مطبوعہ دارلعلوم امجدیہ رضویہ ،کراچی ،ص: (88,87

یہاں]درود شریف[پڑھنا، یا]سبحان اللہ[پڑھنا ناجائز کیوں ہوا؟ اور فتوی بھی بریلوی عالم کا ہے۔

علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ متوفی 1253ھ ہجری لکھتے ہیں:

"اگر کوئی حرام کھانا کھاتے وقت] بسم اللہ[کہے تو امام شیہملی نے لکھاہے کہ وہ کافر ہوجائے گا اور اس حرام کھانے سے فارغ ہوتے وقت] الحمدللہ[کہا تو بعض متاخرین کی رائے ہے کہ اس صورت میں کافر نہ ہو گا ۔ مگر ا س کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اس نے عادتاً]بسم اللہ[پڑھی یا] الحمدللہ[کہا توکفر نہیں، البتہ اگر جانتے ہوئے کہ حرام کھارہاہوں اور پھر]بسم اللہ[پڑھ کر شروع کیا،اور یہ جانتے ہوئے کہ حرام کھایا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر اداکرتے ہوئے] الحمد للہ[کہا تو کافر ہوجائے گا۔ایک شخص نے شراب کا پیالہ اُٹھایا اور]بسم اللہ[کہہ کر پی گیا تووہ متفقہ طور پر کافرہے۔اسی طرح وہ شخص بھی کافرہوجائے گاجو زناکرتے وقت]بسم اللہ [کہے،یا جوا کھیلتے وقت] بسم اللہ[کہے۔"

(مقدمہ ردالمحیار علی درالمختار،،،،،کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ،ناشر مصباح العلم لاہور، ص:64)

دیکھو ! اللہ کا نام لینا ایک حرام کام شروع کرتے وقت اگر کفر ہے تو حرام آلاتِ موسیقی بجانے کے ساتھ اللہ کا نام لینا کیوں کفر نہیں؟ سوچو اور ایمان بچانے کی فکر کرو اس لئے کہ ایمان کے بغیر انسان کافر ہے اور کافر کی بخشش ہرگز نہ ہوگی۔

اے سادہ لوح مسلمان! ہر کسی کی ہر بات قرآن وسنّت پر پرکھ کر قبول کرو۔ اگرہر کس و ناکس کی ہر اَول پَول اور بکواس آنکھیں بند کرکے قبول کروگے تو نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کی مخالفت کا گناہ گار ٹھہروگے، کیا تم پیارے نبی ﷺ کی مخالفت برداشت کر سکتے ہو ؟ اگر نہیں تو پیارے نبی ﷺ کی بات کے مقابلے میں] ہر کسی[کی بات رَد کیا کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" خلافِ شرع اور گناہ کے کام میں کسی کی بات ماننا جائز نہیں ۔"

(ترمذی، کتاب الجہاد، باب ماجاء لاطاعۃ مخلوقٍ فی معصیۃ الخالقِ)

قارئین! پیر ہویا مرشد ، فقیر ہو یا درویش، استاد ہو یا والدین۔ ان سب کی خلافِ شریعت بات ہر گز نہیں مانی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ:

{ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ }

(سورت الزمر:18,17)

"خوشخبری دو ان لوگوں کو جو (ہر کسی کی)بات کو سن کر ان میں سے احسن و افضل بات پر عمل کرتاہے۔"

مفسرین کی ایک کثیر تعداد نے اس آیت میں]یَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ[سے مراد عام لوگوں (غیر انبیاء علیہم السلام) کی باتیں لی ہیں جن میں توحید، شرک، کفر ،اسلام ،حق و باطل ہر قسم کی باتیں شامل ہوتی ہیں۔اس لئے آیت کا مطلب یہ ہوا کہ یہ خوش نصیب لوگ مومن اور کافر سب کی باتیں سنتے ہیں، حق اور باطل دونوں طرح کی باتیں سنتے ہیں، لیکن پیروی ان باتوں کی کرتے ہیں جو احسن ہو، حق ہو۔توحید اور شرک کی باتیں سنتے ہیں مگر توحید والی باتیں مانتے ہیں ،اور شرک والی باتیں رَد کرتے ہیں۔حق اور باطل دونوں قسم کی باتیں سنتے ہیں مگر حق بات مانتے ہیں اور باطل کو رَد کرتے ہیں۔اور اس لئے آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو عقل والے کہا،فرمایا:

{وَ اُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ} (سورت الزمر:18)

"اور یہی لوگ عقل والے ہیں۔"

(دیکھئے: تفسیر طبری،،، تفسیر روح المعانی،،، تفسیر معارف القرآن)

☆...☆امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں میری بات چھوڑ دو۔"

☆...☆اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ متوفی 179 ہجری کا مشہور قول ہے کہ:

"ہم میں سے ہر ایک کی کوئی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور رَد بھی کی جاسکتی ہے مگر اس صاحبِ قبر یعنی نبی کریم ﷺ کی بات (یعنی آپ ﷺ کی بات کسی طرح رَد نہیں کی جا سکتی)۔"

ان حقائق کی روشنی میں کوئی بھی کسی شرعی حکم کے مقابلے میں اپنا قول منوانے کی کوشش کرے گا تو کافر، زندیق اور مرتد ہوجائے گا۔

قارئین! ہندوستان کے بزرگ اور متقی سلطان، سلطان شمس الدین التمش گزرے ہیں، اس کا دورِ حکومت 1211ء تا 1236ء ہے۔ اس کے بارے میں حسن سنجری فوائد الفواد میں لکھتے ہیں:

"تیرہویں صدی کے نصفِ اوّل میں دہلی میں خاص طورپر سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں علماء کا زبردست اثر تھا۔انہوں نے سماع کو بدعت قرار دے کر ممنوع کردیاتھا لیکن اس کے باوجود صوفیاء چھپ کر محفلِ سماع منعقد کرتے تھے۔"

(مضامینِ تصوف،مطبوعہ دوست ایسوسی ایٹس لاہور، ص:149)

اسی خلافِ شریعت محفل کی وجہ سے کس طرح عبادات اور شعائرِ اسلام کا مذاق اُڑایاجارہاہے ، خود پڑھیئے :

"ایک دفعہ اسی ابو سعید کے درویش وجد ورقص میں مصروف تھے کہ اذان کی آواز آئی لیکن انہوں نے درویشوں کا رقص جاری رہنے دیا اور کہا کہ تمہاری نمازیہی ہے۔۔۔" (وحدت الوجود۔ایک غیراسلامی نظریہ، ص :129)۔اس کفر سے اللہ کی پناہ۔اس لئے اس کے حرام ہونے میں شک کرنا بھی حرام ہے۔

رقص کو بعض نے کفراور بعض نے فسق کہاہے

علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ متوفی 1253ہجری لکھتاہے:"رقص موزون حرکات کے ساتھ دائیں بائیں جھکنے ، جسم کو نیچاکرنے اور چھلانگ لگانے کو کہتے

ہیں جس طرح بعض نام نہاد صوفیاء کرتے ہیں،اسے بعض نے کفر اور بعض نے فسق کہاہے۔"

(ردالمحیار،کتاب الجہاد،مطلب فی مسیحل الرقص)

شیطانی آلات یعنی ڈھول ، باجے سرود ، طبلہ دنیا سے مٹانے کا حکم

☆...☆حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اُمِرۡتُ بِھَدَمِ الطَّبۡلِ وَالۡمِزۡمَار} (کنزالعمال،،، جامع الاحادیث)

"مجھے طبلہ اور باجے بانسری مٹانے کا حکم دیاگیا۔"

نبی کریم ﷺ کو حکم دیاگیا کہ ان شیطانی آلات کو دنیا سے مٹادو اور اسی نبی کے عشق کے جھوٹے دعویدار ان شیطانی آلات کو شیطانی قیاسات سے جائز قرار دیتے ہیں ۔فیا للعجب!

☆...☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اِنَّ اللہ حَرَّمَ الۡخَمۡرَ وَالۡمَیۡسِرَ وَالکوبۃَ وَ قَالَ کلُ مُسۡکِرٍ حرام'وَقَالَ سُفۡیَانُ قُلتُ لِعَلِیَّ مَاالکوبۃِ؟ قَالَ الطَّبۡلُ}

(سنن الکبری للبیہقی،، صحیح ابن حبان)

" اللہ تعالیٰ نے (ہم پر) شراب ، جوا اور کوبۃ حرام فرمایاہے،اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے ۔ سفیان راوی کہتاہے کہ میں نے علی بن بذیمۃ سے پوچھا کہ] کوبۃ[ہے کیا؟ فرمایا: طبلہ۔"

قارئین! جو لوگ اپنے سادہ لوح مریدوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے ہیں کہ:-

قوالی حرامیوں کیلئے حرام اور حلالیوں کیلئے حلال ہے ۔ قارئین! اس کا جواب یہ ہے کہ:

... سود اور زناکا شوقین آکر کہہ سکتاہے کہ سود اور زنا حرامیوں کیلئے حرام اور حلالیوں کیلئے حلال ہے،،،

...کوئی شرابی آکر کہہ سکتاہے کہ جوا اور شراب حرامیوں کیلئے حرام اور حلالیوں کیلئے حلال ہے، ،،

...کوئی بدمعاش آکر کہہ سکتاہے کہ بہن بیٹی سے نکاح حلالیوں کیلئے حلال اور حرامیوں کیلئے حرام ہے۔

خدارا! جواب دو، تم ان حرام کاموں کو تمہاری قول کے مطابق حلال کرنے والوں کو کیا جواب دوگے؟

حنفی مذہب میں قوالی حرام ہے

علامہ شامی حنفی متوفی 1253ھ ہجری لکھتاہے:

{وما یفعلہ متصوفۃ زماننا حرام ،لایجوزالقصد والجلوس الیہ و من قبلھم لم یفعل کذلک۔۔۔۔ الیٰ ان قال۔ والحاصل لا رخصۃ فی السماع فی زماننا لان الجنید تاب عن السماع فی زمانہ}

(ردالمحیار علی درالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ)

"اور آج کل صوفیاء جو کرتے ہیں تو وہ حرام ہے۔اس کیلئے جانا اور اس میں بیٹھنا بالکل جائز نہیں،اوران سے پہلے صوفیاء نے یہ قوالیاں نہیں کئے۔۔۔الیٰ ان قال۔۔۔ (علامہ شامی لکھتاہے کہ)حاصلِ کلام یہ کہ ہمارے

زمانے میں سماع (قوالی) کی اجازت نہیں اسلئے کہ جنید بغدادی رحمہ اللہ متوفی 298ھ ہجری نے اس سے توبہ کیا تھا۔"

علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ یہ بھی لکھتاہے:

{کان النصرآبادی(متوفی 357ھ ہجری) یسمع فعوتب،فقال: انہ' خیرٌ من الغیبۃ، فقیل لہ' ھیھات بل زلۃ السماع شرٌ من کذا وکذا سنۃً یغیاب الناس۔و قال سّرِیُ: شرط الواجدِ فی غیبہٖ ان یبلغ الیٰ حدّ لو ضُرِبَ وجھُہُ بالسیفِ لا یشعُرُ فیہِ بوجعٍ} (ردالمحیار علی درالمختار،کتاب الحظر والاباحۃ)

"نصر آبادی قوالی سناکرتاتھا ،جس پر اس کی سرزنش کی گئ تو اس نے کہا (جس طرح عقل پرست کہاکرتے ہیں)کہ یہ کام غیبت کرنے سے بہتر ہے۔تو اسے کہاگیا کہ افسوس ہے تم پر بلکہ سماع کی لغزش اتنے اتنے سال لوگوں کی غیبت سے بدتر گناہ ہے۔ اور سرّی رحمہ اللہ فرماتاہے کہ : وجدکے نام پر بے خیال ہونے یا دنیاوی خیالات سے گم ہونے کا دعوی کرنے والے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ وجد میں اس مقام تک پہنچے کہ اگر اس کے چہرے کو تلوار سے ماراجائے تو بھی اسے وجد میں ہونے کی وجہ سے درد و اَلم کی خبر نہ ہو ۔"

(ورنہ وہ وجد کا دعوی کرنے میں جھوٹا ہوگا ۔ ڈرامہ باز ہوگا، سستی شہرت کا طلب گار ہوگا)

انسان کا یہ کہنا کہ ہم پر بارش فلاں ستارہ طلوع ہونے سے ہوتی ہے

موسموں کی تبدیلی، بارش برسنے اور دیگر اُمور ہیں سیاروں کی تاثیر کا اعتقاد رکھناحرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{اَلَمۡ تَرَوا اِلَی مَاقَالَ رَبُّکُمۡ عَزَّ وَجَلَّ؟قَالَ مَا اَنۡعَمۡتُ عَلَی عِبَادِی مِنۡ نِعۡمَۃٍ اِلَّا اَصۡبَحَ فَرِیقٌ بِہِمۡ بِھَا کٰفِرِیۡنَ۔یَقُولُونَ الکَوَاکِبُ وَ بِالکَوَاکِبِ} (مسلم ،کتاب الایمانً ، بابیان کفر من قال : مُطِرنا بالنوءِ)

"کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟فرمایا: میں نے اپنے بندوں کو جو بھی نعمت دی ، اُن میں سے ایک گروہ نے صبح اس نعمت کا انکار کیا،اور کہنے لگے کہ ستارے ،ستارے، اور ستاروں کی وجہ سے (یہ نعمت ہمیں ملی،ایسا کہنا ناجائز ہے)۔"

☆...☆اورحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

{مَا اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مِنۡ بَرَکَۃٍ اِلَّا اَصۡبَحَ فَرِیقٌ مِنَ النَّاسِ بِھَا کٰفِرِیۡنَ۔ یُنۡزِلُ اللّٰہُ الۡغَیۡثَ فَیَقُولُونَ الکَوَاکِبُ کَذَا وَ کَذَا۔ و فی حدیث المرادی بِکَوکَبِ کَذَا وَ کَذَا} (مسلم ، کتاب الایمان ، بابیان کفر من قال : مُطِرنا بالنوءِ)

"اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی نعمت(بارش) آسمان سے اُتارا تو صبح ایک فرقہ اس سے انکار کرنے لگا۔یہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں تارہ نکلا یا ڈوبا،اس کی وجہ سے بارش برسا۔اور مرادی کی حدیث میں ہے کہ یہ لوگ کہنے لگے کہ فلاں تارے کے سبب سے ہم پر بارش برسا۔"

☆...☆حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی، اور رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور رسول ﷺ بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں میں بعض ایمان کی حالت میں صبح کرتے ہیں اور بعض کفر کی حالت میں۔ پس جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہم پر بارش برسا تو اس نے مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں (کی تاثیر) کا منکر ہوا۔ اور جس نے کہا کہ ہم پر ستاروں کی گردش (یا فلاں ستارہ طلوع ہونے کی)وجہ سے بارش برسا تو وہ کافر ہوا میرے ساتھ (اللہ کی ذات کا منکر ہوا) اور ستاروں پر ایمان لایا۔" (مسلم ،کتاب الایمان ، بابیان کفر من قال : مُطِرنا بالنوئِ)

میت پر ماتم کرتے وقت منہ پر طمانچہ مارنا

کسی پیارے کے مرنے پر صبر کرنا بڑے اجر وثواب کا کام ہے، اورماتم کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

آنسوئوں بہنا، سسکیاں لینا، رونے کی وجہ سے ہچکی بندھ جاناغیراختیاری اُمور ہیں اور ان پر کوئی گناہ نہیں مگر...بال نوچنا، ...فضول مدح سرائی کرنا، ...جاہلیت کے نعرے لگانا، ... گریبان پھاڑنا ، ... چہرہ پیٹنا ناجائز ، حرام اور گناہِ کبیرہ ہیں، جن پر اللہ کی طرف سے عذاب ملنے کی وعید دی گئی ہے۔

☆...☆ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{اَرْبَعٌ فِی اُمَّتِی مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ. وَ قَالَ: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ} (صحیح مسلم، کتاب الجنائز ، باب التشدید فی النیاحۃ)

"میری اُمت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے:... اپنے حسب پر فخر کرنا،... دوسروں کی نسب پر طعن کرنا،... ستاروں سے پانی کی اُمید رکھنا،...اور (میت پر) بَین و ماتم کرنا۔ اور فرمایا: بَین و ماتم کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے اس گناہ سے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھے گی کہ اس کے جسم پر گندھک کا لباس اور کھجلی کی اُوڑھنی ہوگی ۔"

☆...☆حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَ شَقَّ الْجُيُوبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ}

"جو(میت پر ماتم کرتے ہوئے) منہ پر طمانچے مارے،اور گریبان پھاڑے، اور زمانہ جاہلیت کی طرح باتیں کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔"(بخاری، کتاب الجنائز ، باب لیس منا من شق الجیوب)

...} دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ{زمانہ جاہلیت کی طرح باتیں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ روتے ہوئے میت کی ایسی صفات بیان کرے جو اس میں یا تو تھے

نہیں یاایسی صفات کا ہونانا ممکن ہو جیسے یہ کہنا کہ : ...اے بھائی جب تم زمین پر چلتے تھے تو زمین تیرے چلنے سے ہلتی تھی،... اے میرے پہاڑ جیسے مضبوط باپ، بھائی وغیرہ وغیرہ۔ایسی مدح سرائی کرکے رونے اور گریبان پھاڑنے والے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ وہ ہم میں سے نہیں۔اللہ ہم سب کو اس گناہ سے بچائے ، آمین ۔

میت کے موقع پر میت کے بعض چالاک خواتین رشتہ دار میت کے چارپائی پر کھڑے ہو کر چاروں طرف ہاتھ پھیلاکر گھومتی ہیں اور اَول پول بکتی ہیں ،جیسے ۔نعوذباللہ۔ یہ کہتے ہیں کہ مصیبتوں نے بس ہمارا گھر دیکھ لیاہے وغیرہ وغیرہ،اور بعض سینہ کوبی کرتے ہیں ایسا کہنااور کرنا سخت گناہ، حرام اور ناجائز ہے۔بعض ناسمجھ مرد و خواتین روتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے میرے باپ! میں کلمہ بھول جائوں گا/ جائوں گی، مگر تیرانام نہیں بھولوں گا/بھولوں گی۔یہ بہت بڑی جہالت والی خطرناک اور گناہ کی بات ہے۔مصیبت کے وقت صبر کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

مصیبت کے وقت اللہ کی طرف سے بھلائی کی دعاء اور اس کے برکات

☆...☆حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اس وقت }اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ{ پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے }اَللّٰھُمَّ اَجُرنِی فِی مُصِیبَتِی وَاَخلُف لِی خَیرًا مِنھَا{ تو اللہ اس سے بہتر چیز اس کوعطا فرماتا ہے۔ بی بی رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ جب میرا (پہلا)شوہر ابو سلمۃ رضی اللہ عنہ انتقال کرگئے تو میں نے (

دل) میں کہا کہ اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لئے کہ ان کا گھر پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہ دعا پڑھی }اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِی فِی مُصِیبَتِی وَاَخْلِفْ لِی خَیْرًا مِنْھَا{ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمۃ رضی اللہ عنہ کے بدلے رسول اللہ ﷺ کو شوہر بنادیا۔''

(مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عندالمصیبۃ)

☆...☆حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِی۔ فَیَقُولُونَ نَعَمْ۔ فَیَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ۔ فَیَقُولُونَ نَعَمْ۔فَیَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَیَقُولُونَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ۔ فَیَقُولُ اللّٰہُ ابْنُوا لِعَبْدِی بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَ سَمُّوہُ بَیْتَ الْحَمْدِ} (ترمذی، کتاب الجنائز، فضل المصیبۃ اذا احتسب)

''جب کسی کا بچہ فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے جگر کا ٹکڑا قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد و ثناء کی اور }اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ{ پڑھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس (صابر) بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بنائو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔''

اللہ کا واسطہ دے کر مانگنے والے کو کچھ نہ دینا۔۔۔اللہ کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ اور مانگنا

☆...☆بھیک مانگنا بھی ناجائز ہے مگر جب کوئی کسی سے اللہ کا واسطہ دے کر مانگے اور وہ نہ دے تو ایسے شخص کے بارے میں بھی آپﷺ کا یہ فرمان ہے:

{مَلْعُونٌ مَنْ سَئَلَ بِوَجْہِ اللہِ وَ مَلْعُونٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْہِ اللہِ فَمَنَعَ سائلہٗ}

"...لعنتی ہے وہ شخص(بھکاری) جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے(یعنی بھیک)،... اور وہ شخص بھی لعنتی ہے جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگاجائے اور وہ مانگنے والے کو خالی ہاتھ لوٹا دے۔"(طبرانی فی الکبیر)

اللہ کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ اور مانگنا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔

☆...☆حضرت جابر رضی اللہ عنہسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

{لَا یُسْاَلُ بِوَجْہِ اللہِ اِلاَّ الْجَنَّۃُ}

(ابوداؤد، کتاب الزکاۃ باب کراہیۃ المسالۃ بوجہ اللہ تعالٰی)

"اللہ کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگو۔"

اللہ تبارک و تعالٰی سے دست بدعاہوں کہ ہم سب کو ہر قسم کی ...چھوٹی بڑی گناہ،... منکرات ، ... خرافات ... خلافِ سنت طریقوں، ...فضول اور خلافِ شریعت رسم ورواج... اور بدعات سے محفوظ رکھیں ، اور ان کاموں کے کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جواللہ تعالٰی کی رضا اور ہماری نجاتِ اُخروی کا سبب ہو،آمین یا ربّ العالمین۔

{اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ،وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ}

صلوۃ تسبیح کی فضیلت

کتب احادیث جیسے ابوداؤد، ابن ماجہ ، صحیح ابن خزیمہ ،طبرانی اور بیہقی میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے کہ اگر کوئی اسے روزانہ پڑھ سکتاہو تو روزانہ پڑھ لے۔اگر روزانہ نہیں پڑھ سکتا تو ہفتے میں ایک بار پڑھ لے۔اگر ہفتے میں بھی نہیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لے، اگر سال میں بھی نہیں تو عمر بھر میں اگر ایک مرتبہ پڑھ سکے تو پڑھ لے۔"

(تفصیل : فقہ السنۃ،ناشر الفیصل بازار لاہور،حصہ اوّل،ص:304)

صلوۃ تسبیح کا طریقہ

صلوۃ تسبیح میں {سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ للہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ} مذکورہ تعداد کے مطابق پڑھو:

1. تکبیرِ تحریمہ {اَللہُ اَکبَرُ} کے بعد ثناء یعنی {سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمدِکَ وَ تَبَارَکَ اسمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیرُکَ} کے بعد 15 مرتبہ "،

2. پھر {اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ،، بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم}،، پھرسورت فاتحہ یعنی{ اَلحَمدُ} اور دوسری سورت یعنی قراء ت کے بعد10مرتبہ

""

3. پھر رکوع میں {سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم} کے بعد 10مرتبہ "،

4. رکوع سے سر اُٹھا کر قومہ میں{ سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہ،------} کے بعد 10 مرتبہ"،

5. پہلے سجدے میں {سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی} کے بعد10مرتبہ،،،
6. دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے یعنی جلسہ میں 10مرتبہ،،،
7. دوسرے سجدے میں بھی} سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی { کے بعد 10مرتبہ،،،

یہ کل75 تسبیحات ہوئے پہلی رکعت میں۔

...دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے فوراً بعد سب سے پہلے تسبیحات 15مرتبہ،،،

...اس کے بعد{بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم}،،پھر سورت فاتحہ یعنی{اَلحَمدُ} اور دوسری سورت یعنی قراء ت کے بعد10مرتبہ ،،،رکوع میں 10مرتبہ،،، قومہ میں 10مرتبہ،،،

...دونوں سجدوں میں 10،10مرتبہ،،،دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں 10مرتبہ،،،

یہ کل75 تسبیحات ہوئے دوسری رکعت میں۔

اس ترتیب سے چاروں رکعت مکمل کیجئے۔

اگر کسی واجب کی ترک کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا پڑے تو ان سجدوں میں تسبیحات نہیں پڑھنا، اس لئے کہ حدیث میں چار رکعت میں 300مرتبہ تسبیحات پڑھنا آیاہے جو اس کے بغیر پورے ہوجاتے ہیں۔

(ترمذی ،باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح،،،، مشکوۃ، باب التطوع ، ص: 117 ،،،، مکمل ومدلل مسائل نماز،مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور،ص:258،،،،فقہ السنۃ، مطبوعہ الفیصل لاہور ،ص:304)

استخارہ کا طریقہ اور اس کی دعاء

جب کسی کو کوئی کام درپیش ہو، اوراس کے... کرنے ،... یانہ کرنے میں تردّد ہو، ... یا اس بات میں تردّد ہو کہ وہ کام کس وقت کیاجائے تو ایسی حالت میں مستحب ہے کہ دو رکعت نمازِ استخارہ پڑھی جائے ، اس کے بعد جس طرف طبیعت کو رغبت ہو وہ کام کیاجائے۔

(درِ مختار۔۔۔۔مراقی الفلاح)

بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ تک نمازِ استخارہ کی تکرار کے بعد کام کیا جائے ۔ (درِ مختار۔۔۔۔مراقی الفلاح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں سب کاموں میں استخارہ اس اہتمام سے سکھایاکرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایاکرتے۔آپ ﷺ فرماتے کہ جب کوئی تم میں سے کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے ،اس کے بعد یہ دعا مانگے:

{ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَستَخِیرُکَ بِعِلمِکَ وَ اَستَقدِرُکَ بِقُدرَتِکَ وَ اَسئَلُکَ مِن فَضلِکَ العَظِیمِ فَاِنَّکَ تَقدِرُ وَلا اَقدِرُ وَ تَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَ اَنتَ عَلَّامُ الغُیُوبِ اَللّٰھُمَّ اِن کُنتَ تَعلَمُ اَنَّ ھٰذَا الاَمرَ(کام ،حاجت ، مراد کا نام لو) خَیرٌ لِّی فِی دِینِی وَ مَعَاشِی وَ عَاقِبَۃِ اَمرِی فَاقدُرہُ لِی وَ یَسِّرہُ لِی ثُمَّ بَارِک لِی فِیہِ، وَ اِن کُنتَ تَعلَمُ اَنَّ ھٰذَا الاَمرَ شَرٌّ لِی فِی دِینِی وَ مَعَاشِی وَ عَاقِبَۃِ اَمرِی فَاصرِفہُ عَنِّی وَاصرِفنِی عَنہُ وَ اقدُر لِیَ الخَیرَ حَیثُ کَانَ ثُمَّ اَرضِنِی بِہٖ}

(بخاری شریف، کتاب الدعوات ،باب الدعاء عندالاستخارۃ)

اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اپنی حاجت ذکر کرے مثلاً نکاح کا ارادہ ہو تو وہ ذکر کرے یعنی ھذا ا لنکاح (حاجت اپنی زبان ہیں بول سکتے ہو) کہ ہم فلاں جگہ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔یعنی اس مقصد کیلیئے استخارہ کر سکتے ہو کہ فلاں جگہ رشتہ ہمارے لئے اچھا ہوگا یا برا، مگر اس کام کیلیئے استخارہ جائز نہیں کہ میں شادی کروں ، یا نہ کروں۔اس لئے کہ نکاح نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور جس نے آپ ﷺ کی سنت سے منہ موڑا ، وہ آپ ﷺ کا تابعدار اُمتی نہیں، اور جب تابعدار اُمتی نہ ہو تو وہ کوئی بدبخت مسلمان ہی ہو سکتا ہے ۔بعض مشائخ سے منقول ہے کہ بعد اس دعاء کے پڑھنے کے با وضو قبلہ رُو ہو کر سویاجائے ۔اگر خواب میں سفیدی یا سبزہ دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام اچھا ہے، کرنا چاہیئے۔اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام برا ہے نہیں کرنا چاہیئے۔(شامی)

اگر ایک دن میں معلوم نہ ہوسکے تو تین دن یا سات دن یہ عمل کرے ،ان شاء اللہ معلوم ہو جائے گا ۔ ‘ ‘ (مکمل و مدلل مسائل نماز،ص: 255)

قارئین! یاد رکھنا چاہیئے کہ استخارہ کسی کام میں تردّد کے وقت کیاجاتاہے ،بعض لوگوں سے چوری ہو جائے تو کوئی جاہل خاتون آکر کہتی ہے کہ استخارہ کرو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ استخارہ میں دشمن، چور یا قاتل کا پتہ نہیں لگتا، اور نہ اس طرح کسی پر چوری ثابت ہوسکتی ہے۔

...بعض دیہات میں ایسے خواتین ہوتے ہیں جو دینی اور دنیوی علم کے لحاظ سے بالکل اَن پڑھ ہوتے ہیں مگر چالاکی سے دنیا دولت سمیٹنے کی غلط

مقصد سے وہ ان چھوٹے دیہات میں }بی بی{اور } عالمہ صاحبہ{بنی ہوتی ہیں ،لہٰذا ایسے جاہل خواتین سے سیکھی ہوئی دینی باتیں مستند علماء اور جامعہ عثمانیہ پشاور اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک جیسے معتبر مدارس کے مفتیانِ کرام کے سامنے پیش کرکے اُن کی رائے معلوم کرنے کے بعد ان پر عمل کرنا چاہیۓ۔

یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیۓ کہ استخارے کیلئے خواب میں کچھ آنا ضروری نہیں ہے لیکن کبھی خواب دیکھنے سے بھی خوب اندازہ ہوجاتا ہے ...جیسے سرخی یا سفیدی کا نظر آنا... یا کسی اور طریقے سے رہنمائی ملنا ۔قارئین!یہی استخارہ کا صحیح طریقہ ہے۔مگر سادہ لوح اَن پڑھ اور جاہل خواتین نے اپنی طرف سے اس میں جو ملاوٹیں کی ہیں اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

صلوۃ حاجت اور اس کا طریقہ

جب کسی کوکوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے، خواہ وہ حاجت بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو، یا بالواسطہ کسی بندے سے اس حاجت کاپورا ہونا مقصود ہو،(مثلاً کسی نوکری کی خواہش ہو ،یاکسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) تو اس کو چاہیۓ کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے، پھر ...اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے ،...اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر یہ دعاپڑھے:

{لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ،

وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِی ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَ لَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضاً اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ }۔۔۔۔

...اس دعاء کے بعد جو حاجت درپیش ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرے ۔"

(ترمذی،کتاب الدعوات ،باب ماجاء فی صلاۃِ الحَاجَۃِ)

یہ نماز حاجت روائی کیلئے مجرَّب ہے بعض بزرگوں نے اپنی ضرورتوں میں اسی طریقہ سے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کی ،ان کاکام پورا ہو گیا ۔"

(شامی،کتاب الصلوۃ،باب الوتر والنوافل)

☆جاہل صوفیاء اور بے علم پیرانِ باطل اپنے مریدوں پر رُعب جمانے کیلئے اپنی طرف سے کوئی چیز یا طریقہ بناکر اُن کو بتاتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے اُوپر ان مریدوں کا اعتماد نہ کھونے کی ڈر سے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ سلطانِ سکندر کا وظیفہ ہے، یہ ذوالقرنین کا وظیفہ ہے۔ذوالقرنین کی طرف منسوب نماز عشاء کے بعد خاص طریقے سے نفل پڑھنے اور دعامانگنے کی کوئی اصل شریعتِ محمدی میں نہیں۔یہ طریقہ کسی جاہل نے ازخود گھڑ کراُن کی طرف منسوب کیاہے ۔ قارئین نے دیکھا کہ ہم سب پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان نبی عربی علیہ السلام نے ہمیں اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کے دربار سے پورا کروانے کیلئے کیاکیاطریقے بتائے ہیں،اس لئے قارئین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سنت اعمال اور وظائف پر عمل کر کے ہم اللہ کے قریب ہوتے جائیں گے اور شیطان سے دور ہوتے جائیں گے جبکہ سنت طریقے چھوڑ کر ،یا بھلاکر اوراُن

کے مقابلے میں جاہل اور بے علم پیرانِ باطل کی من گھڑت طریقے اپنا کر ہم شیطان کے قریب اور اللہ سے دور ہوتے جائیں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی قربت نصیب فرمائے، آمین ۔

بد نظری سے حفاظت کیلئے دَم

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے:

{أُعِیذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ}

ترجمہ: ”میں تم دونوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان ، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظرِ بد سے (اللہ کی) پناہ مانگتا ہوں۔“

اور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان الفاظ کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔“

(ترمذی،کتاب الطب، باب الرقیۃ من العین)

نظرِ بد سے بچاؤ کا طریقہ

جسے اپنی اولاد یا مال یا حال پسند آئے اُسے یہ پڑھنا چاہئے:

{مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ} تو نظرِ بد نہیں لگتا۔

کسی کی جوانی ، خوبصورتی ،مال ودولت یا اور کوئی بات اچھی لگے تو یہ کہنا چاہئے:

{مَاشَآءَ اللہ بَارَکَ اللہ} تو نظرِ بد نہیں لگتا۔اس لئے کہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی چیز دیکھے اور وہ اسے اچھا لگے تو اس کیلئے برکت کی دعا مانگے،اس لئے کہ نظر کا لگ جانا حق ہے(مگر ایسا کہنے کے بعد اسے نظرِ بد سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا)۔" (طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ،،،،مسائل شرک و بدعت ،ص: 63، ناشر مکتبہ خلیل لاہور)

نظرِ بد لگنے کے بعد علاج

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہماسے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"نظر کا لگ جاناحق ہے ، اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت کرنے والے ہوتی تو وہ نظرِ بد ہوتی ۔ جب کوئی تم سے (نظرِ بد کے علاج کے طور پر)غسل کرنے کیلئے کہے ،تو غسل کیاکرو۔"

(مسلم شریف ،کتاب السلام ،باب الطب والمرض والرقی)

غسل کاطریقہ

جس کی نظر لگی ہو اسے کہاجائے کہ... وضو کرے ،...منہ اور کہنیوں تک ہاتھ اور گھٹنے اور تہمد (شلوار) کے اندر کا حصہ جسم دھو ڈالو۔(پانی والے)برتن کومریض کی پیٹھ کے پیچھے سے اس پر ڈال دیاجائے۔یا وہ خود اس پانی کو اپنے جسم پر بہائے۔

دوسرا طریقہ

{سورت الفلق }،{ سورت الناس} اور}سورت نون والقلم{ کے ان آیات پر دَم کرنا :

{فَاجۡتَبَاهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ وَ اِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَ يَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ}

نوٹ: ...سپیلہی(ایک خوشبودار پودا)جلانا اور مریض کے سامنے پھرانا،...یا پھٹکڑی آگ میں ڈال کر جلانااور یہ کہنا کہ دیکھو اس کی شکل فلاں کی شکل جیسی بن گئی،...یاراستے کاکوڑا کرکٹ جلانا ، اور یہ منتر پڑھنا] نیلی آنکھوں والے ،سیاہ آنکھوں والے[، وغیرہ ہندو قوم سے سیکھے ہوئے خرافات طریقے ہیں مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہئے،جو لوگ اب تک یہ طریقے ناسمجھی اور جہالت کی وجہ سے استعمال کرتے رہے ہیں ، اب بھی ان سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرماکر ان کی یہ گناہ بخش دے گامگر کسی بات کا غلط اور خلافِ شریعت ہونا معلوم ہوجانے کے بعد اس پر عمل کرنا دینِ اسلام کی زرّین تعلیمات کے ساتھ ضد اور عناد کے برابراور رسم ورواج کے مقابلے میں خرافات قبول کرنا ہے اس لئے اس پر یقینا اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

...بچے کی پیدائش پر مائیں اپنے بچوں کوبد نظری سے بچانے کیلئے اس کے گلے یا ہاتھ کی کلائی میں کالے رنگ کی ڈوری باندھ دیتی ہیں ،...یا بچے کے سینے یا سر پر کاجل سے کالا رنگ کا نشان (تل) لگا دیا جاتا ہے،یہ محض توہم پرستی ہے ، اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

(آپ کے مسائل ،ج:1،ص:272 بحوالہ: مسائل شرک و بدعت ،ص: 64، ناشر مکتبہ خلیل لاہور)

...بد نظری سے حفاظت کیلئے بچے کے گلے میں سیپی ،منکے یا کوئی ہڈی وغیرہ لٹکاناہندو مشرکوں سے سیکھے گئے خلافِ شریعت طریقے ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے۔ہمارے نبی کریم ﷺ کے سکھائے ہوئے طریقوں میں---ہر مشکل کا حل ---ہر مرض کا مداوا ---ہر بیماری کا علاج ---اورہر پریشانی کے ازالے کا علاج موجود ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت طریقوں سے پیار کرنے والا مسلمان بنادے ،آمین۔